New Era Magazine

www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

میری عاشقی تم سے

از رانیہ مہر

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

اسلام آباد کا ایک پوش علاقہ جس میں ھر طرف گہما گہمی اور ناچ گانے کی آوازیں آرہی تھی-- -

ھر کوئ خوش گپیوں میں مصروف نظر آرہا تھا---

ایک بڑی سی راہداری کے درمیان میں خوبصورت سٹیج پر ایک حیسن جوڑا بٹھا جس میں دلہن ریڈ بلڈ رنگ کا لہنگا پہن کر سر پر گھونگھٹ اُوڑھ کر صرف مسکرا رہی تھی-

---

ساتھ میں بیٹھا دلہا---

کالے رنگ کی شروانی پہنے ھوۓ ایک ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا جس کی کالی گہری آنکھیں کسی کو بھی اپنی طرف متوجہ کرنے کے لے کافی تھی-----------

----

روح---

,روح بیٹا اٹھ جاؤ صبح ھو گئ ہے ---------

-جی ماما میں اٹھ گی----

روح نے مسکراتے ہوئے جواب دیا---

-تنزیلہ بیگم اپنی اس بیٹی کو دیکھ کر خوش ھو جاتی تھی کیونکہ روح ہمیشہ ان کی ہر بات مانتی تھی------

-روح بیٹا چلو فریش ہو جاؤ-----

-اور یہ ہانی کدھر گئ ہے-----

-تنزیلہ بیگم نے اپنی نظروں کو ارد گرد گما کر پوچھا--ماما آپ کو پتا ہے ہانی اس وقت کدھر اور کس کام میں مصروف ہو گئ-----

-روح نے واش روم کی طرف جاتے ہوئے کہا--- -

پتہ نہیں کیوں مجھے یہ خواب روز آتا ہے---- -

اس خواب کا کیا مقصد ہو گا-----

روح نے پریشانی سے منہ دھوتے ہوئے سوچا-- -

ایک کشادہ کمرہ جس کو بہت سادگی سے سجایا گیا تھا---

-بیڈ پر سوئے ھوئے نوجوان جس کی آنکھیں بڑی اور گہری ڈراک براؤن جو کہ ہر وقت چمکتی رہتی ہیں---

برہان----

اٹھ بھی جاؤ یار پتا بھی ہے آج کون سادن ہے----

ہانی نے اپنے چھوٹے بھائ کو اٹھاتے ہوے کہا--- -

کیا یار ہانی پتہ بھی ہے کہ رات ساری ٹسیٹ یاد کرتے گزر گی اب آنکھ لگی تھی-----

-----

اور تم اگی جگانے جاو مجھے سونے دو برہان نے غصے سے کشن اٹھا کر ہانی کے مارتے ہوے کہا---------------

-اولمبو -----

-فریش ہو کر جلدی آو---

-اگر دوبارہ سوے تو پھر تم جانتے ہو میں کیا کرو گی---

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

-ہانی نے سنجیدہ ہو کر کہا

-لیکن اس کی آنکھوں میں شرارت صاف نظر آرہی تھی---

ہانی---

بڑی بڑی آنکھوں والی جس کی آنکھوں میں ہر وقت شرارت رہتی ہے-------

چشمااس کی آنکھوں کی خوبصورتی کومزید ظاہر کرتا ہے-----------

کمر تک جاتے کالے لمبے بال----

ہانی روح کی چھوٹی اور برہان کی بڑی بہن جس کا کام صرف روح اور برہان کے ناک میں دم کرنا ہے -

----

ایک بہت بڑا بنگلہ جو کہ خوبصورتی کا منہ بولتا ثبوت ہے-

ہر طرف ملازم جو کہ اپنے مالک کے ایک حکم کے لیے تیار بیٹھے ہیں------ -

کشادہ کمرہ جو کہ لائٹ پنک کلر سے سجایا گیا کھڑیوں پر لگے پردے وڈراب کے ساتھ

www.neweramagazine.com

ڈرائینگ روم دوسری طرف واش روم دروازے کے ساتھ تھری سیٹر صوفے اور سں نٹر پر ایک فل جہازی بیڈ جس پر ایک نوجوان سویا ھوا اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے-- -

اپنے ماتھے کو مسلتے ہوے سوچتا ہے------

یہ کیسا خواب تھا--------

آخر کیوں مجھے ایسے خواب آتے ہیں-------

-ایک ہی خواب وہ بھی شادی والا---

- نہیں ایسا نہیں ہو سکتا-----

-میری زندگی کا صرف ایک ہی مقصد ہے وہ بھی اُس لڑکی کو ختم کرنا جس کی وجہ سے آج میں اس دنیا میں تنہارہ گیا ہو--- -

ایک بار بس مجھے مل جاؤ -----

جہاں بھی ہو میں نے اپنے بدلے کا حساب تم سے لینا ہے - تمہاری وجہ سے میرے بابا میرے ساتھ نہیں رہے---------

یہ سوچتے ہوئے اس کے کانوں میں آواز گونجتی ہے--------

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

)-یہ لڑکی تو ہے ہی منحوس اس کی وجہ سے تمھارے بابا نہیں رہے ہمارے ساتھ سب اس کی وجہ سے ہوا------------(

-یہ سب سوچتے ہوے اس کا چہرہ غصے سے لال ہو گیا--------

-

-وہ اپنی آنکھیں کھولتا فون کی طرف دیکھتا ہے جو کب سے رنگ کر رہا تھا-------

- -

-ہاں گل خان---

-پتہ چلا وہ لڑکی کدھر ہے اس وقت-ہارون نے غصے سے پوچھا------

نہیں ہارون سر ہمیں نہیں پتہ چل سکا وہ لڑکی کدھر ہے گل خان نے افسوس سے کہا-

----

گل خان کی بات سنتے ہی ہارون غصے میں موبائل کو زمین پر مارتا ہوا واش روم کی طرف چلا گیا---- -

ہارون خان بزنس مین----

جو کہ اپنی کرڑورں کی جاہیداد کا اکلوتا وارث ---ماں باپ بچپن میں ہی فوت ہو گ ئے-----

ہارون خان کا دنیا میں واحد سہارا اس کی پھوپھو جن کا وہ لاڈلا ہے---

----

نہیں ماما میں نے نہیں جانا-----

آپ کو پتہ ہے نہ میں کیسی ہو پھر بھی آپ مجھے وہاں بھیج رہی ہے یہاں اتنے لوگ ہو گے---

مجھ میں ہمت نہیں ہے اس دنیا کا سامنا کرنے کی ان کے ان سوالوں کا جواب دینے کی جس کا مجھے علم بھی نہیں ہے-----

روح نے اپنی ماں کو روتے ہوئے کہا---

رونے سے اس کی آنکھیں اور بھی پر کشیش نظر ا رہی تھی-----------

کیوں ہمت نہیں ہے تم میں آخر کب تک ڈرو گی تم کب تک ہم ساتھ رہے گے تمہارے---------

تم ضرور سب کا سامنا کرو گی خود میں ہمت لاو تاکہ تم ایک مضبوط اور حوصلہ مند لڑکی بن سکو------

جتنا اس ڈر کو سوار کرو گی اتنا ہی تم ڈرتی رہو گی----

اب کچھ نہ سوچو اس بارے جو تم نے کیا ہی نہیں---

تنزیلہ بیگم نے روح کو پیار سے سمجھایا -

روح کو اپنی ماں کی باتیں سن کر کچھ سکون ملا

مہر ہاوس میں صبح کا آغاز ہو چکا تھا لیکن سب اپنے ابھی بھی سو رہے تھے--------

وجہ یہ کہ آج چھٹی تھی مہر صاحب بھی آج گھر ہی موجود تھے --------

سلمی جاو--

سب کو جگاو اتنا ٹائم ہو گیا ہے---

تنزیلہ بیگم ناشتہ لگاتے ہوئے کہا---

بیگم بچوں کو سونے دو ہم دونوں ساتھ مل کر ناشتہ کرتے ہے کبھی کبھی تو یہ موقع ملتا

ہے----

مہر صاحب کی بات پر تنزیلہ بیگم نے ان کو مسکرا کر دیکھا---

مہر صاحب ایک بزنس مین ہے-----

ان کی شادی نرم مزاج ملنسار خاتون تنزیلہ بیگم سے ہوئی------

جو کہ ایک اچھی بیوی کے ساتھ اچھی ماں بھی ثابت ہوئی------

مہر صاحب کے تین بچے---

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بڑی بیٹی روحا---

جو کہ ایم اے کر رہی ہے-بہت ہی معصوم اور سلجھی ہوئی لڑکی لیکن نازک دل کی مالک ہے سفید رنگت ڈارک براؤن آنکھیں ڈارک براؤن کمر تک اتے بال--

چھوٹی بیٹی حنین----

جو کہ انٹر کر رہی ہے--

گوری رنگیت کالی بڑی آنکھیں ان آنکھوں پر لگا چشما اور آنکھوں میں ہر وقت نظر آتی

شرارت اس کی آنکھوں کی خوبصورتی کو مزید ظاہر کرتی ہے------

کمر سے نیچے آتے کالے لمبے بال-----

چھوٹا بیٹا برہان---

جو کہ انٹر کے پہلے سال کا سٹوڈینٹ ہے----

گندمی رنگیت ڈارک براؤن آنکھیں براؤن بال کلین شیو چہرے پر ہر وقت کی مسکراہٹ-----

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

-ایک خوشحال فیملی----

-مہر صاحب کی پوری دنیا اپنے بیوی بچوں تک محدود تھی --

روحا کے کانوں میں وہ ساری باتیں گونج رہی تھی جو تنزیلہ بیگم نے اسے سمجھائی تھی

-آج روحا کا یونی میں پہلا دن تھا-----

روحانے بہت شور مچایا وہ یونی نہیں جائے گی اُس میں اتنی ہمت نہیں کہ سب لوگوں کا سامنا کر سکے---

لیکن جب تنزیلہ بیگم اور ہانی نے سمجھایا پھر روحا کو مجبوراً جانا پڑا---

کیونکہ روحا اپنی فیملی کے لیے کچھ بھی کر سکتی تھی------

بلیک ڈریس پر پنک حجاب لیے آنکھیوں میں آنسو اور چہرے پر سنجید گی لے وہ گلاس روم میں داخل ہوئی --

روح یونی میں کوئی سمینار ہے کیا------

پری نے آس پاس لوگوں کا رش دیکھ کر پوچھا---

ہاں آج کوئی بزنس مین ہارون خان نے آنا ہے---

روح نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا-

روح کیا سوچ رہی ہو ---

پری نے روحا کی طرف دیکھا جو نوٹ بک پر لکھنے کی بجائے کچھ سوچ رہی تھی---

نہیں ویسے ہی روحا نے پری کو ٹالتے ہوئے کہا----

روحا اپنے خواب کے بارے سوچ رہی تھی جو اسے روز کی طرح آج بھی آیا تھا-----

-

****

*****

چلو روح ہم کسی کے ساتھ مزاق کرتے ہے

ویسے بھی ہارون خان کے آنے میں دیر ہے کیوں نہ کوئی ہلہ گلہ ہو جائے پری نے بور

ہوتے کہا----

پریسہ خان----

روحا کی بچپن کی دوست

دو بھائیوں کی بہن-----

شربتی آنکھیں سرخ پھولے ہوئے گال سنہری بال سفید رنگیت----

چنچل سی لڑکی ہر وقت شرارتوں میں مصروف رہتی--

آرام سے بیھٹی رہو۔پری کی بچی سب کو تنگ کرنا تمھارا فرض ہے کیا روح نے غصے سے پری کو ڈانٹ دیا۔--

وہ دیکھو آیٹوڈیم کے دروازے سے کوئی بھی انسان انٹر ہو گا تمھیں بس جا کر اُس کا والٹ لیناہے۔پری نے روح کی کسی بات کو سیر یس نہ لیتے ہوئے اپنی بات کو دہرایا

روح کو اپنی جان فنا ہوتی محسوس ہوئی کیونکہ اُسے پتہ تھا اس سے یہ کام نہیں ہونا ---اب روح کی نظریں دروازے پر ٹھکی تھی اور لبوں پر ایک ہی دعا تھی کہ جو بھی آئے لڑکی ہو------

ہارون خان اپنے آفس میں بیھٹا فائلز دیکھ رہا تھا۔جب اس کا فون رنگ ہوا۔فون پر نام دیکھ کر ہارون کے چہرے پر بیزارت کے تاثرات آئے۔-

السلام وعلیکم ممانی----

کیسی ہیں آپ--

ہارون نے کال اٹھاتے ہوئے پوچھا۔۔

میں ناراض ہو--

تم کب آئے امریکہ سے پاکستان مجھے بتانا ضروری نہیں سمجھا۔۔۔

ممانی نے ناراضگی سے کہا

میں کچھ دنوں میں چکر لگانے والا تھا--

ہارون نے اپنی ممانی سے جھوٹ بولا کیونکہ وہ بھی جانتا تھا وہ اپنے ماموں کے گھر کبھی نہیں جائے گا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہیں وہ لڑکی ملی--

ممانی نے غصے اور نفرت سے پوچھا--

ہارون کا یہ بات سن کر غصہ سوا نیزے پر پہنچ گیا۔۔۔۔

میں اسی مقصد کے لیے پاکستان آیا ہو۔۔

شدید نفرت ہے مجھے اس سے--

جس کی وجہ سے میں نے اپنے بابا کو کھویا ہے جس کی وجہ سے میں آج یتیم ہو میں جلدی اس تک پہنچ جاوگا آپ بے فکر رہے۔۔۔

یہ کہتے ہوئے ہارون نے درد اور غصہ سے فون کاٹ دیا۔۔----

اس نے گل خان کو فون ملایا

گل خان ہارون کا سکیرٹری ہے جو ہارون کے بارے میں سب کچھ جانتا ہے۔۔

تمہیں ابھی تک وہ لڑکی نہیں ملی--

کتنا عرصہ ہو گیا اُسے ڈھوتے ہوئے ہارون نے غصہ سے گل خان کو کہا۔۔۔

سوری سر

پر ہم نے کبھی اس لڑکی کو نہیں دیکھا نہ ہی کوئ ایسی چیز جانتے جس سے ہمیں اور معلومات مل سکے۔۔۔

"ہمم--"

کہا کر ہارون نے فون بند کر دیا۔۔۔ کیونکہ اس لڑکی کے زکر پر ہمیشہ ہارون کا دماغ ماؤف ہو جاتا تھا۔۔۔

دیکھو پری میں ایسا بلکل نہیں کر سکتی روح نے اپنی دوست کو سمجھایا۔۔۔

روح تم تو ہو ہی ایسی کیا پتہ کوئی لڑکی ہی آجائے

۔پری نے روح کو اپنے طور میں سمجھایا۔۔

ایک لنیڈ کروزور کتی ہے----

جس میں نوجوان بیلک تھری پیس سوٹ پہن کر ہاتھ میں راسٹ واچ آنکھوں پر بلیک سن گلاسز لگائے مغرور تیکھی ناک جس پر ہر وقت غصہ گہری کالی آنکھیں کالے گہرے بال جیسے جیل سے سیٹ کیا گیا عنابی ہو ہٹ جس پر ایک مخصوص مسکراہٹ رہتی ہے چھ فٹ لمبا قد کے ساتھ اپنی شاندار وجہہ پر سنلیٹی سے چلتا ہوا اپنے آس پاس لاکھوں لڑکیوں کا دل دھڑکا گیا تھا۔۔۔۔

----

www.neweramagazine.com

--

ہائے روح میری دعا ہے اس دروازے سے کوئی ہینڈسم اور ڈشینگ لڑکے کی انٹری ہو۔

--

۔پری نے بڑے چہک کر بات کی۔--

جس کو سن کر روح کی جان لبوں پر آگئی تھی۔۔۔تم صرف بکواس ہی کر سکتی ہو--

روح نے پری کے سر میں کتاب مارتے ہوئے کہا--

کیا روح تم اتنی جلدی سنجیدہ کیوں ہو جاتی ہو---

ہانی برہان کو دیکھو کبھی تمہیں سنجیدہ نظر آئے بھی ہے وہ دونوں--

پری نے افسوس سے کہا---

روح پری کی بات سن کر خاموش ہو گئی اور دروازے کی طرف دیکھنے لگ گئی----

جیسے ہی روح نے دروازے کی طرف دیکھا ویسے ہی ہکا بکا رہ گئی آنے والی شخصیت کو

دیکھ کر۔۔۔۔

آنے والی شخصیت کوئی اور نہیں ہارون خان دی بزنس ٹائیکون تھا۔۔

چل روح اب جا کر والٹ لے کر آ-----

پری کی بات سن کر روح کو اپنی جان جاتی ہوئی محسوس ہوئی------

ہارون خان جیسے ہی انٹر ہوا---

اس پری پیکر کو دیکھ کر اپنی آنکھیں جھپکنا بھول گیا۔۔

جو اس کی طرف آہستہ آہستہ قدم اٹھا کر آرہی تھی-----

۔بلیک کلر کے ڈریس اور پنک کلر کے حجاب میں دو ڈارک براؤن آنکھوں والی جس میں ہر وقت ایک خوف رہتا ہے۔ تیکھی ناک جو کہ گولڈ کی نوز پن سے سجائی گی گلاب کے پنکھڑی جیسے چھوٹے ہوئے اپنی انگیاں مسلتی ہوئی وہ حسن کی دیوی چل کر ہارون کے پاس آرہی تھی۔۔

روح کی نوز پن نے ہارون کو زیادہ متاثر کیا---

السلام وعلیکم سر

روح نے پاس جاکر مخاطب کیا تو ہارون اپنے خیالات سے نکلتے ہوئے اس پری کو دیکھا جس کو ایک نظر دیکھ کر ہارون خان جیسے انسان کو محبت ہو گئی۔۔۔۔

شاید پہلی نظر کی محبت---

ہارون خود ہی سوچ کر مسکرانے لگا--

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وعلیکم السلام---

پنک روز--(گلابی پھول)

ہارون نے روح کی طرف دیکھ کر جواب دیا۔۔

پنک روز کہتے ہوئے ہارون کو ماضی میں کچھ یاد آیا لیکن اس نے اپنے خیالات کو جھٹلا دیا----

جی سر

آپ کیا کہہ رہے ہے--

روح نے حیران ہو کر اس بندے کی طرف دیکھا جو اُسے پنک روز کہہ رہا تھا۔۔۔

ہارون نے روح کی بات کا کوئی جواب نہ دیا کیونکہ وہ اسے دیکھنے میں مصروف تھا--

روح کو جب جواب نہ ملا تو اس نے ہارون کی طرف دیکھا---

اس کی آنکھوں کی طرف دیکھ کر روح گھبرا گئی فوراً اپنی آنکھیں نیچے کر لی

اس کی یہ حرکت ہارون کو بہت اچھی لگی-------

کیا آپ کو کوئی کام ہے --

ہارون کے سوال پے روح کو اپنا کام یاد آیا --

مجھے آپ کا والٹ چاہیے----

۔روح نے پری کو دیکھ کر ہارون سے کہا----

۔

شور وائے نوٹ--

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہارون نے بنا سوال کئے اپنا والٹ روح کے ہاتھ میں تھما دیا اور مسکراتے ہوئے

چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ کوئی عجیب پاگل بندہ ہے پری-----

روح نے ہکا بکا ہو کر پری کے پاس آکر بتایا----

۔یعنی پوچھا ہی نہیں کہ کیوں چاہیے والٹ اور تھما کر چلا گیا۔۔

روح ابھی بھی حیرت میں کھڑی پری کو بتا رہی تھی--

پری بھی ہارون کی اس حرکت پر حیران تھی--

۔گل خان مجھے اس لڑکی کی ساری معلومات شام تک چاہیے۔

ہارون خان نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے حکم دیا۔۔

چھوٹی سی بچی ڈارک براؤن آنکھوں والی--

جو آنکھوں میں بے شمار آنسوں لے رونے کی تیاری کر رہی تھی----

۔کمزور جسم والی

بے حد خوبصورت چہرے والی۔۔

لو آپا ----

میری بیٹی روپڑی۔۔

مہران نے اپنی کچھ گھنٹوں کی بھانجی کو پکڑتے ہوئے اپنی بہن کی طرف دیکھ کر کہا۔

مہران کے ساتھ اس کا چھ سال کا بیٹا بھی اس گڑیا کو دیکھنے میں مصروف تھا جس کی خو

بصورتی دیکھ کر مہران کا بیٹا فدا ہو رہا تھا۔۔۔

بابا یہ کتنی پیاری ہے بلکل پنک روز---

مہران صاحب اپنے بیٹے کی بات سن کر مسکرانے لگے-------

ہم نے صیح نہیں کیا پری دیکھو وہ سر بھی چلے گ ہے بنا والٹ لئے اور ہم نے اُن کے والٹ کے پیسوں سے پاڑٹی بھی کر لی۔ روح نے غصے سے پری کی طرف دیکھ کر کہا---

---

۔

روح کیوں ٹنیشن لے رہی ہو وہ سر ہمیں دوبارہ ملے گے تو والٹ واپس کر دے گ ہے---

پری نے ریکیس انداز سے کہا۔ ---

پری تم کبھی سنجیدہ بھی ہو سکتی ہو یا نہیں روح نے افسوس سے پوچھا--

نہیں کبھی نہیں ہو سکتی----

پری نے مسکرا کر جواب دیا--

روح نے پری کو کوئی جواب نہ دیا----

اور دونوں کلاس روم کی طرف چلی گئ۔۔

یہ لڑکی ہے ہی منحوس اس کی وجہ سے تمھارے بابا نہیں رہے ہمارے ساتھ۔نہ یہ آتی نہ ہی ایسا کچھ ہوتا۔

نسرین بیگم غصے سے بول رہی تھی-----

۔نہیں بھابھی اس میں میری بیٹی کا کیا قصور وہ تو معصوم سی ہے۔اس کیا معلوم کیا ہوا ہے --

بس میں نے فصیلہ کر لیا۔

میں اپنے بیٹے کو لے کر جا رہی ہو۔جہاں میرے شوہر کی قاتل رہتی ہو وہاں میں نہیں رہ سکتی----

۔نسرین بیگم نے اپنا سامان اور بیٹے کو پکڑا اور گھر سے چلی گئ۔۔

ہر روز کی طرح آج بھی روح اپنے رب سے اس ناکردہ گناہ کی معافی مانگ رہی تھی جو اس نے کیا ہی نہیں تھا-

اس میں میرا کیا قصور اے اللہ----

میں تو جانتی بھی نہیں---

اور یہ دنیا والے میرے نہ کردہ گناہ کی سزا مجھے دے رہے ہیں -

اے اللہ تو سب جانتا ہے----

دلوں کے حال سے واقف ہے---

-تجھے پتہ ہے------

-تیری یہ گناہگار بندی ایسی نہیں کہ کسی کی جان لے سکے--------

روح یہ تمھاری آنکھوں کو کیا ہوا اتنی سرخ کیوں ہے۔-----

۔تنزیلہ بیگم نے روح سے پوچھا جو ناشتے کے لیے ٹیبل پر آکر بھیٹی تھی۔۔۔۔

یہ آنکھیں شاید رات زیادہ پڑھنے سے ہوئی ہے۔۔

روح نے اپنی نظریں چراتے ہوئے کہا۔--

برہان کے بچے میں نے تیرا منہ توڑ دنیا ہے۔ہانی کے چلانے اور لڑنے کی آوازیں نیچے آرہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماما ان دونوں کا کیا ہو گا۔روح نے ان کی آوازیں سن کر افسوس سے تنزیلہ بیگم کی طرف دیکھ کر کہا۔۔

کیا مسلہ ہے ہر وقت دونوں لڑتے رہتے ہو--

۔ہانی تم ہی لحاظ کر لیا کرو برہان تمھارا چھوٹا بھائی ہے۔تنزیلہ بیگم نے کمرے میں غصے سے داخل ہوتے کہا۔۔

ماما یہ برہان مجھے موٹی کہتا ہے میں موٹی ہو گیا۔

ہانی نے دنیا جہاں کی معصومت چہرے پر لاتے ہوئے تنزیلہ بیگم سے پوچھا۔۔۔

جو کہ اپنا ماتھا مسلتے ہوئے سوچ رہی تھی۔ان دونوں کا کیا ہوگا۔۔۔

کبھی تو ہانی خاموش ہو جایا کرو ہر وقت تم شرارتوں میں مگن رہتی ہو---

کیاامی ہر وقت مجھے ہی کہتی رہا کرے اس لمبو کو بھی کچھ کہہ لیا کرے---

ہانی نے رونے کے تاثرات بناتے ہوئے کہا ---

برہان ہانی کی شکل دیکھ کر قہقے لگا رہا تھا----

کنٹین میں بھیٹی وہ دونوں باتوں میں مصروف تھی

جب اچانک روح کو یاد آیا۔

۔پری یہ سر کا والٹ ہمارے پاس رہ گیا۔ہم تو جانتی بھی نہیں وہ سر کہاں رہتے ہے۔تم رکھ لو جب بھی سر آئے تو تم واپس کر دینا--

روح نے بیزار ہو کر کہا----

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہائے وہ ہیڈ سم اور ڈیشنگ سا بندہ ہائے اگر وہ میری زندگی میں آئے تو مزہ آ جائے۔۔

پری نے اپنی ایک آنکھ ونک کر کے روح کی طرف دیکھ کر کہا۔۔

پری تم تو ہو ہی ٹھرکی--

روح نے غصے سے کتاب اٹھا کر پری کے سر پر ماری۔۔۔

آج پھر یہ خواب مجھے آیا آخر کیا ہے اس کی تعبیر

۔ہارون سوچتے ہوئے خود کلام ہوا--

۔ہارون نے آنکھیں بند کی اس پری کا چہرہ آنکھوں کے سامنے آ گیا--

۔۔پنک روز--

صرف اور صرف میری---

اس کا خیال آتے ہی ہارون کے ہونٹوں پر مہیم سی مسکراہٹ آئی۔۔

یہ میں کیا سوچ رہا ہو--

نہیں میری زندگی کا مقصد صرف اُس لڑکی سے بدلہ لینا۔۔

میں بھی اُسے وہی درد دوگا جو میں اتنے سال برداشت کرتا آیا ہو۔۔

ہارون غصے سے بیڈ پر موبائل پھنکتے ہوئے کہتا ہوا روم سے باہر چلا گیا۔۔۔۔--

پاپا میں آجاؤ کیا--

روح نے مہر صاحب کے کمرے میں آتے ہوئے اجازت مانگی۔

آجاؤ میری پیاری بیٹی--

کیسا ہے میرا بیٹا مہر صاحب نے روح کو گلے لگاتے ہوئے پوچھا۔۔

میں نہیں ٹھیک میں ناراض ہو۔

آپ تو ٹائم ہی نہیں دیتے روح نے روٹھے پن سے کہا۔

ہاہاہاہا

،بیٹا آپ خود مصروف ہوتی ہے اپنی پڑھائی میں مہر صاحب نے ہنستے ہوئے روح سے کہا

اچھا بابا مجھے آپ سے کچھ پوچھنا ہے---

جی بیٹا پوچھو اتنا گھبرا کیوں رہی ہو---

روح کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیسے پوچھے لیکن پھر بھی ہمیت کرتے ہوے بولی---

پاپا کیا آپ ہارون خان بزنس ٹائیکون کو جانتے ہے-

روح نے کنفشوز ہوتے پوچھا۔

ہارون خان کا نام سن کر ایک منٹ کے لیے مہر صاحب کے چہرے پر ایک سایہ آیا اور گیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ کیوں پوچھ رہی ہے بیٹا مہر صاحب نے اپنے آپ کو قابو کرتے ہوے روح سے پوچھا۔

پاپا آپ بھی تو بزنس کرتے ہے شاید جانتے ہو آپ--

میں نے اُن کا والٹ واپس کرنا تھا۔پری کی شرط پوری کرنے کے چکر میں اُن کا والٹ میرے پاس رہ گیا آپ واپس کر دے انھیں کسی بھی طرح-

روح نے والٹ سامنے پکڑاتے ہوئے پوری بات بتائ۔--

جی بیٹا صرف نام سنا ہے میں نے--

مجھے کچھ پتہ لگا تو میں انھیں یہ والٹ دے دوں گا

مہر صاحب نے مسکراتے ہوے جواب دیا

۔اچھا دیکھو برھان اور ہانی کیا کر رہے ہیں۔مہر صاحب نے روح کا۔

اوکے پاپا روح کہتے ہوئے روم سے نکل گئ۔۔۔

ہارون خان کب پاکستان واپس آیا---

۔مہر صاحب پریشان سے سوچ میں پڑ گئے۔۔۔۔

فجر کے وقت قبرستان میں ایک قبر کے قریب کھڑا شخص جس کی سرخ انگارا آنکھیں بنی اس کے دل کا حال بیان کر رہی تھی۔۔۔

بابا آج آپ کو دنیا سے گئے ہوئے بیس سال ہو گئے ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Poetry|Interviews

میں ان سالوں میں پل پل مرتا اور جتا رہا ہو۔

ہارون کے بات کرتے ہوئے شدت ضبط کے باوجود آنکھ سے آنسو نکل کر اس کی ہلکی ڈارھی میں گر کر جذب ہو گیا۔۔

بیلک شرٹ بلیک ہی جنیز اور اوپر بیلک ہی ہڈی پہنے وہ قربستان سے باہر نکلتا ہے۔۔

جب سامنے سے آتے فقیر کو دیکھ کر روک جاتا ہے تا کہ اسے پیسے دے سکے۔

جیسے ہی وہ پیسے دینے کے لیے والٹ تلاش کرتا ہے۔

ہارون کو اچانک یاد آتا ہے---

اوہ والٹ تو پنک روز کے پاس رہ گیا۔۔

ہارون کو جب یاد آیا اس کے چہرے پر مسکرائٹ آ گئ۔۔

اللہ نے تمھاری زندگی میں اُسے بیھج دیا ہے جو تمھارے دکھ درد کا مرہم بنے گی۔۔

ہارون کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر فقیر نے کہا اور چلا گیا۔۔۔

ہارون فقیر کی بات سن کر خوش ہو گیا اور اس نے وہی اپنے رب سے اپنی پنک روز روح کے لے دعا کی--

----

ہیپی برتھ ڈے روحا-ہیپی برتھ ڈے روحایونی کی ساری کلاس روح کو آج برتھ ڈے وش کرر ہی تھی۔۔

آج روحا بیس سال کی ہو گی۔

لیکن وہ اپنے برتھ ڈے پر کبھی خوش نہیں ہوتی تھی لیکن آج روح کو اس طرح سب کا وش کرنا بہت اچھا لگا تھا اور وہ اس خوشی پر خود حیران تھی--

شکریہ آپ سب کا مجھے اچھا لگا آپ سب نے وش کیا۔روح نے خوشی سے سب کو کہا۔

پری روح کے چہرے کو دیکھ کر سوچ رہی تھی کہ کیسے آج صبح روح اداس تھی۔اور اب اس کے چہرے پر خوشی صاف نظر آرہی تھی روح سمجھ گئ تھی یہ سب پری نے کیا ہے اس کی خوشی کے لے---

"دوست ایسے ہی ہوتے ہیں اپنے دوست کو خوش کرنے کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار رہتے ہیں۔دوستی کا دوسرا نام ہی محبت عزت اور احساس ہے۔اگر دوستی میں محبت

عزت اور احساس نہ ہو وہ دوستی نہیں ہوتی۔ دوستی اللہ کی نعمت ہے اور ایسی نعمت ہر کیسی کو نہیں ملتی۔۔ جس کو ایسے دوست مل جائے جو اپنے دوست کی خوش کے لیے کچھ بھی کر جاے۔ تو وہ بہت خوش نصیب انسان ہے۔۔ "

ایسی ہی دوستی روح اور پری کے درمیان تھی۔

آج پریسہ نے جب روحا کو اداس دیکھا تو اسے خوش کرنے کے لیے پوری کلاس کے ساتھ مل کر پلان بنایا۔۔

روح مجھے پارٹی دو

۔پری نے روح کو کنٹین کی طرف لجاتے ہوئے کہا۔

۔اوکے میری جان روح نے پری کو گلے لگاتے ہوے کہا

پری روح کے اس عمل پر حیران ہوئی--

روح تم ٹھیک تو ہو نا یہ اج تم نے مجھے گلے کیسے لگالیا پری نے پریشان ہو کر پوچھا کیونکہ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پری جانتی تھی روح کو یہ سب اچھا نہیں لگتا تھا-

پری کی بات سن کر روح مسکرانے لگی

پری تم اچھے سے جانتی ہو کہ ہانی کے بعد تم ہی ہو جس سے میں اپنی ہر بات شیئر کرتی ہو ہانی میری دھڑکن ہے تو تم میرا دل ہو اور میں بھی جانتی ہو کہ تم دونوں میری خوشی کے لے کچھ بھی کر سکتی ہو اور تم دونوں کے بغیر میں کچھ نہیں آج کے لے بہت شکریہ روح نے آنکھوں میں آنسو لاتے ہوئے آج پری کو دل کی بات بتادی--

روح نے آج سے پہلے یہ سب باتیں پری سے نہیں کی تھی کیونکہ اسے ہمیشہ یہ ڈر تھا کہ جس سے وہ محبت کرے گی وہ ہی اس سے دور ہو جاے گا ہانی اور پری روح کے اس ڈر سے واقف تھی

دیکھو روح تم صرف میری ہو مجھے اس چشمیش کے ساتھ نہ ملایا کرو پری نے نروٹھے پن سے کہا---

چلو کچھ کھاتے ہے بھوک لگ گئ مجھے

روح نے پری کی بات پر مسکراتے ہوئے کہا-

وہ دیکھ سر آرہے ہے پری اور روح جب پزا کھانے لگی تو سامنے آتے ہارون کو دیکھا۔۔

ہارون جو کے آج روح سے ملنے آیا تھا۔اِن دونوں کو کینٹین جاتے دیکھ چکا تھا۔۔

تبھی وہ بھی وہی آگیا--

السلام وعلیکم سر

روح نے ہارون کو مسکراتے ہوئے کہا

روح کی مسکراہیٹ دیکھ کر جہاں ہارون خوش ہوا وہی پری حیران ہو کر روح کو دیکھ رہی تھی

روح کا دل آج بہت خوش تھا وہ خود نہیں ھانتی تھی کہ آج خود بخود دل اتنا خوش کیوں ہو رہا ہے--

۔پنک روز کیسی ہو ہارون نے ہنستے ہوئے روح سے پوچھا۔۔--

گل خان حیرت سے دیکھ رہ تھا کیسے صبح سے ہارون غصے میں گھوم رہا اور اب روح کو دیکھ کر ہنس رہا ہے۔۔۔

میں ٹھیک ہو سر آپ کیسے ہے روح نے ہارون سے پوچھا---

پہلے ٹھیک نہیں تھا لیکن اب پر سکون ہو

ہارون کے جواب پر روح نے نا سمجھی سے پری کی طرف دیکھا جسے خود کچھ سمجھ نہ آیا--

سر آج روحا کا برتھ ڈے ہے پری نے ہارون اور

روح میں مداخلت کرنا ضروری سمجھا--

لفظ روحا پر ہارون کے چہرے پر سایہ لہرایا جو روح اور پری سے چھپا نہ رہ سکا-

۔سر آپ کا والٹ اس وقت میرے پاس نہیں وہ میں نے پاپا کو دے دیا تھا تا کہ آپ کو دے دیں اور سوری سر ہم نے کچھ پیسے نکال لے تھے روح نے شرمندہ ہوتے ہارون کو بتایا

روح نے خود سے یہ ہی اندازہ لگایا تھا کہ ہارون والٹ لینے آیا ہے--

کوئی بات نہیں اور

ہیپی برتھ ڈے مس روحا ہارون یہ کہتے ہوے غصے میں چلا گیا۔۔۔

دیکھا میں نے منع کیا تھا کیسے اب سر غصے سے چلے گ ئے انھیں اچھا نہیں لگا ہمارا پیسے

نکلانا روح نے روٹھے پن سے پری کو کہا۔۔۔

گل خان روحا کے بارے کچھ پتہ چلا

۔ہارون نے گاڑی کا دروازہ کھول کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے پوچھا

نہیں سر گل خان نے شرمندہ ہوتے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگر پنک روز ہی وہ ہوئی--

۔نہیں ایسا نہیں ہو سکتا----

ہارون نے پریشانی سے سوچتے ہوئے گاڑی کی رفتار تیز کر دی۔۔۔۔

ماما میں کیسی لگ رہی ہو۔

روح نے تنزیلہ بیگم سے پوچھا۔۔ریڈ شارٹ فراک کے ساتھ بلیک کیپری اور بلیک ریڈ ڈوپٹہ حجاب کے سٹائل میں روح بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔میک اپ کے نام پر صرف لیپ گلوس لگایا تھا۔۔

آج پری کے بھائی کی شادی تھی روح جانا نہیں چاہتی تھی لیکن پری کی ضد پر روح کو مانا پڑا۔۔

ماشاءاللہ آپو کتنی پیاری لگ رہی ہے۔

۔ہائے آپو میں تو فدا ہو گئی۔ہانی نے کمرے میں داخل ہوتے اپنی جان سے زیادہ پیاری بہن روحا کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماما یہ ہماری ہانی کچھ زیادہ شراتی نہیں ہو گی ُروح نے ہانی کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا آپو میں تعریف کر رہی آپ آگے سے کیا کہا رہی ہے ہانی نے روٹھے پن سے کہا۔۔

تم بھی چلو ہانی مزہ آئے گا میں اکیلی کیا کروگے وہاں۔روح نے اپنے حجاب کو پن لگاتے ہوئے ہانی سے کہا۔۔

نہیں آپ جاؤ ویسے بھی آپ کی خوبصورتی دیکھ کر کون میری طرف دیکھے گا۔ہانی

شرارتی انداز سے کہتے ہوئے کمرے سے بھاگ گئ۔۔ کیونکہ اسے پتہ تھااس بات پے روح اسے کتنی باتیں سنائے گئ

ہانی کے بھاگ جانے پر روح نے زور سے قہقہ لگایا۔

تنزیلہ بیگم حیران رہ گئ کیونکہ روح کافی دنوں بعد مسکرائی تھی۔

روح اپنی ماں کی آنکھوں میں حیرانی دیکھ چکی تھی

ماما پتہ نہیں آج کل میرا دل خود بخود خوش ہو رہا ہے روح نے پریشان ہوتے ہوئے اپنی ماں کو بتایا

اللہ میری بیٹی کو ہمیشہ ایسے ہی خوش رکھے امین

تنزیلہ بیگم نے روح کا ماتھا چومتے ہوئے دعا دی۔۔

اور میری بیٹی نے وہاں کسی کی بات پر توجہ نہیں دینی۔ تنزیلہ بیگم نے روح کو سمجایا۔۔۔

تم بہت بری ہو روح مہندی پر کیوں نہیں آئی

۔پری نے روح کے گلے لگتے ہوئے شکوہ کیا۔

شکر کرمیں بارات میں آگئی۔ تمھیں پتہ بھی ہے یہ شور رش مجھے نہیں پسند روح نے آس پاس نظر دوڑا کر کہا۔۔

کس بات کا ڈر ہے تم کو جو ہر وقت ڈر میں رہتی ہو۔تم نے مجھے اچھے سے تمہاری برتھ ڈے بھی انجوائے نہیں کرنے دی۔۔

پری نے پر شکوہ نگاہ سے روح کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔۔

پری کی بات کا روح کے پاس کوئی جواب نہ تھا

دو دن پہلے۔۔

گہرا اندھیرا ہر طرف سناٹا ہوا عالم وحشت ذدہ ماحول-----

وہ تنہا شخص اپنے بابا کی تصویر لے کر بچوں جیسی سسکیوں سے رو رہا تھا۔۔

وہ بھول چکا تھا وہ ایک جانا مانا بزنس ٹائیکون ہے بس یاد تھا۔ تو یہ اسے اس کے بابا سے بچھڑے ہوئے بیس سال ہو گئے ہے۔۔

سر" سر گل خان نے اسٹڈی کا دروازہ کھلتے ہوئے ڈرتے ہوئے ہارون خان کو مخاطب کیا

۔۔

گل خان اس لڑکی کی معلومات پتہ کروائی۔ہارون نے غصے سے دیکھ کر پوچھا۔۔

سر اصغر خان کے بیٹے کی شادی ہے انھوں نے آپ کو دعوت دی ہے۔۔

گل خان نے بات کو ٹالتے ہوئے کہا۔۔

تم بتادو اگر تم سے کام نہیں ہوتا میں کسی اور کو کہہ دیتا ہو۔ہارون کو گل خان کے بات ٹالنے پر غصہ آیا۔۔

سر آپ اس شادی میں جائے کیا پتہ وہ لڑکی مل جائے گل خان نے لالچ دیتے ہوئے کہا

۔۔

)اصغر خان ہارون کی کمپنی میں منیجر کی پوسٹ پر کام کرتے ہے انھوں نے اپنے بیٹے کی شادی پر ہارون کو بلایا تھا گل خان چاہتا ہے ہارون اس شادی میں جائے (

ہمم" کہہ کر ہارون کمرے کی طرف چلا گیا۔۔۔

چلو آؤ میں بھابھی سے ملاقی ہو۔پری نے روح کا ہاتھ پکڑ کر لے جاتے ہوئے کہا۔۔۔

بھابھی یہ میری دوست روحا سے ملے۔پری نے سٹیج پر آتے روح کا تعارف بھابھی سے کروایا۔۔۔

شادی کی بہت مبارک ہو بھابھی روح نے تحفہ دیتے ہوئے کہا۔۔

پری تمہاری دوست بڑی خوبصورت اور معصوم ہے جسے سن کر روح شرما گئ۔

روح تم بات کرو میں بابا کے آفس کے سرنے آنا ہے میں انھیں دیکھ لو۔۔پری نے معزرت کناں نگاہوں سے روح کو دیکھ کر کہا۔۔۔

وہ میں ,پری جو روح کے پاس آتی بات کرنے لگی تھی روح کے زرد پڑتے چہرے کو دیکھ کر خاموش ہو گئ۔۔پری میں گھر جا رہی۔۔۔روح جلدی سے کہتے ہوئے سٹیج سے

اتر گئی۔۔۔

روح کے کان میں ایک ہی آواز گونج رہی تھی وہ تیز تیز سانسوں سے چل رہی تھی
۔اپنے آس پاس دیکھے بناوہ ہال سے چلی گئی۔۔

نیلی جنیز،وائٹ ٹی شرٹ کے ساتھ نیلی جکیٹ پہنے ہاتھ میں راسٹ واچ آنکھوں میں
چمک لے وہ شادی ہال میں انٹر ہوا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب سامنے سے آتی حسن کی دیوی کو دیکھ کر مبہوت ہو کر اپنی جگہ رک گیا۔۔۔۔

روح کو ریڈ شارٹ فراک بلیک کیپری بلیک ڈوپٹہ حجاب کے ساتھ زرد چہرہ آنکھوں
میں بے تحاشا آنسو اپنے ہونٹ کو کاٹتے ہوئے وہ ہارون کے دل کی ڈھرکنوں کو دھڑکا
گئی تھی۔۔۔

جیسے ہی ہارون نے بولنے کے لئے لب واکیے روح پاس سے نظر انداز کر کے چلی گئی

یہ روح کو کیا ہوا ہارون نے پاس آتی پری سے پوچھا۔۔وہ طبیعت نہیں ٹھیک آپ آئے میں بابا سے ملوا دیتی ہو۔پری نے ٹالتے ہوئے ہارون کی توجہ اندر اصغر خان کی طرف دالائی۔۔۔۔

آج پھر وہ جائے نماز پر بیھٹی اپنے نہ کردہ گناہ کی معافی مانگ رہی تھی۔۔

جب وہی الفاظ اس کے کانوں میں گونجے جیسے وہ برسوں سے سنتی آئ تھی

روح پری کی بھابھی سے باتوں میں مگن تھی جب اس کو یہ الفاظ سنائی دیے

(ارے یہ وہی لڑکی ہے نہ جس کی وجہ سے سب کچھ ہوا توبہ کیسے شادیاں انجوائے کر رہی ہے دوسروں کی زندگیاں تباہ کر کے اس کی وجہ سے کسی کا باپ مر گیا اور یہ دیکھو کیسے مزے سے گھوم رہی)

روح یہ سب باتیں سن کر شادی ہال سے چلی گئ تھی ہارون کو وہ بھی دیکھ چکی تھی لیکن اس میں ہارون کا سامنا کرنے کی ہمیت نہ تھی.---

پتہ نہیں کیوں انسان بولتے ہوئے اپنے الفاظ پر غور نہیں کرتا۔جس کے الفاظ سے کسی دوسرے انسان کا کتنا دل دکھتا ہے۔۔ہم ایسے الفاظ پتہ نہیں کتنے اور کہاں استعمال

کرتے ہیں۔۔

ہمشہ کی طرح آج وہ روتے ہوئے سجدے میں گر کر سو گئ۔۔۔

روحا بیٹی کیا ہوا ہے۔جو ایسے خاموش ہو۔تنزیلہ بیگم نے روحا کے گہرے براؤن کمر تک آتے بالوں کی مالش کرتے ہوئے پوچھا۔۔

کچھ نہیں ماما--

۔کتنی دفعہ کہا ہے جھوٹ نہیں بولا جاتا تو نہ بولا کرو۔تنزیلہ بیگم نے روح کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔۔

کیوں ماما جب بھی میں خوش ہوتی ہو تب ہی مجھے اپنے نہ کردہ گناہ کی یاد دلائی جاتی ہے۔روحا نے روتے ہوئے کہا۔۔۔

چھوڑوان باتوں کو چلو باہر گھوم کر آؤ یاہانی کو ساتھ لے جاؤ۔تنزیلہ بیگم نے روحا کا منہ چومتے ہوئے بہلا یا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماما میں اکیلی چلی جاتی ہو روحا نے آنسو صاف کرتے ہوے کہا اور چلی گئ

روحا ابھی گھر سے نکلتی ہے جب ایک گاڑی میں دو آدمی نکل کر روحا کو زبردستی گاڑی میں بٹھا دیتے ہیں۔روحا کو بولنے کا موقع دے بغیر منہ پر رومال رکھ دیا وہی روحا بے ہوش ہو گئ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

---سولہ

سال کی لڑکی روتے ہوئے گھر میں داخل ہوتی ہے۔ماما میری دوست مجھے چھوڑ کر پاکستان سے چلی گئ۔لڑکی نے روتے ہوئے اپنی ماں کو بتایا۔۔تم ہو ہی ایسی جس سے محبت کرو گی وہ چھوڑ دے گا تمھیں یہ بات اُس کی پھپھو کی بیٹی نے کہی۔۔۔

آج پھر یہ باتیں اس کے کانوں میں گونج رہی تھی جب اُسے سولہ سال کی عمر میں پتہ چلا تھا اس کا کیا قصور تھا۔۔۔

گہرا اندھیرا ہر طرف خاموشی میں بیٹھی وہ یہ سب باتیں سوچ رہی تھی۔جب دروازہ

کھول کر وہ شخص اندر داخل ہوا۔

پنک روز کیسی ہو۔ہارون خان نے تحمل سے روحا کے مقابل زمین پر بھیٹتے ہوئے پوچھا

--

روحا پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پرے تھے ہارون خان کو سامنے دیکھ کر۔۔۔

سہ "سر آپ روحا نے ہکلاتے ہوئے پوچھا۔۔

میں تم سے نکاح کرنا چاہتا ہو میری زندگی میں شامل ہو جاؤ تم نے مجھ جیسے انسان کو محبت کرنا سکھایا ہے میں بہت محبت کرنے لگا ہو تم سے وعدہ ہے میرا ہر خوشی تمہیں دوں گا۔ہارون نے روحا کی بات کو نظر انداز کر کے اپنے دل کی بات سامنے رکھی۔۔۔

روح ہارون کی بات سن کر حیران رہ گئ

میں اپنے ماما پاپا کی مرضی سے نکاح کرو گئ۔روحا نے پریشانی میں بے ربط الفاظ کہے۔۔

بس اتنی سی بات ہارون نے مزاق اڑایا۔۔۔

اگر میں نکاح نہ کرو تو روحا نے معصومیت سے کہا۔۔

تو یہ میری پنک روز مجھے پتہ ہے تمھارے پاپا کہاں اور کس وجہ سے شہر سے باہر

گ ئے ہے اور تمھارہ بھائی کون سے پارک میں دوستوں کے ساتھ گھوم رہا ہے

۔ہارون نے موبائل سے ویڈیو دیکھاتے ہوئے کہا جس میں برہان پارک میں گھوم رہا تھا۔۔۔ہارون کی بات پر روحا گبھرا گئی اُسے سمجھ آ گئی تھی ہارون کا اشارہ کس طرف ہے

جس دن سے روح نے ہارون کو دیکھا تھا وہ بھی اسی طرح بے چین تھی جس طرح ہارون خان

روح اپنی دل کی بات زبان پے کبھی بھی نہ لانے کا فیصلہ کر چکی تھی وہ خود اپنے جذبات کو سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ اب ہارون کی کہی بات پر خوش ہو یا پریشان۔

اپنے نصیب کا لکھا سمجھ کر روح دل سے نکاح کے لے رضامند ہو گئی تھی۔

لیکن اپنے جذبات کا ہارون سے اظہار نہ کرنے کا فیصلہ کر چکی تھی۔

کچھ---

دیر بعد روحا مہر سے روحا ہارون بن چکی تھی۔۔

نفرت ہے مجھے آپ سے روحا نے نکاح نامے پر سائن کرتے ہوئے ہارون سے کہا۔۔۔

اور مجھے محبت ہارون نے محبت پاش نگاہوں سے ریڈ حجاب میں روحا کی سرخ آنکھوں

میں دیکھ کر کہا۔۔۔جو رونے کی وجہ سے اور پر کشش ہو گئی تھی۔۔۔

نکاح سے 3 گنٹھے پہلے

میں اپنے دل کی بات کسے بتاؤ ہارون نے موبائل نکالتے ہوئے سوچا

ایک نوجوان لڑکا کالے بال کالی آنکھیں گوری رنگیت پولیس کی وردی پہنے ہوئے

بھاگ رہا تھا

زیان شاہ--------

وہ آج کسی بھی حال میں اس چور کو پکڑنا چاہتا تھا جس کی کافی دنوں سے اسے شکایت مل

رہی تھی--

لیکن آج بھی وہ ناکام ہوا وجہ کسی لڑکی میں ٹکرانا تھا

جو کالا برقعہ آنکھوں پے چشما لگاے گری ہوئی تھی زیان کی اچانک نظر پڑی تو اسے

غلطی کا احساس ہوا تبھی اسے اٹھانے کے لے اگے بڑھا

زیان ان کالی گہری آنکھوں میں کھو سا گیا برقعہ میں موجود لڑکی کی صرف چشمے کے پیچھے چھپی آنکھیں نظر آرہی تھی--

اوسانڈ کہیں کہ زارافے اندھے کہیں کہ آپ کو یہ جو دو آنکھیں دی گئی ہے ان کا استعمال بھی کر لیا کرے بس پولیس کی وردی پہین لینا کافی نہیں ہوتا زارافے کہیں کہ

ہانی نے غصے سے سے زیان کی طرف دیکھ کر کہا--

زیان جو ان آنکھوں میں دیکھنے میں مگن تھا ہانی کی باتیں سن کر خیالات سے باہر آیا

اپنے بارے زارافہ اور سانڈ کے لقابات سن کر زیان حیران رہ گیا اتنی اچھی پرسنالٹی جس پر لڑکیاں مرتی ہے اور یہ پاگل لڑکی کیا کچھ کہہ رہی تھی

او چشمیش زبان سمبھال کر بات کرو مجھے زہر لگتی ہے تیز دراز زبان والی لڑکیاں زیان نے ہانی کو غصے سے دیکھتے ہوے کہا---

اور مجھے یہ پولیس والے زہر لگتے ہے جو گھور کر دیکھے

ہانی کی بات پر زیان کو اپنی حرکت پر شرمندگی ہوئی--

چلو زارا فے مجھے سوری کرو ہانی نے اپنا چشما ٹھیک کرتے ہوئے کہا--

ڈی ایس پی زیان شاہ جس کے غصے سے ہر کوئی ڈر جاتا تھا اور یہ لڑکی اسے معافی مانگنے کا کہہ رہی تھی

زیان کا حیران ہونا بنتا تھا

او چشمش جاو یہاں سے زیان نے بیزاریت سے کہا

منحوس انسان میرا چشما ٹوٹ گیا ہے اس کی ادائیگی کرو معافی مانگ کر

ہانی نے خود ہی چشما توڑ کر زیان پر الزام لگایا

تمہارے اس دو ٹکے کے چشمے کے لے اپنی گڑیا کا صدقہ اتار کر تمہیں دے دوں بتاو کیا قیمت لینا چاہو گی تم جیسی لڑکیوں کو میں جانتا ہو جو ہم لڑکوں کی توجہ حاصل کرنے کے لے ہم سے ٹکراتی ہے

ہانی کی بات سن کر زیان کو غصہ اگیا تھا تبھی اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ کہہ کیا رہا ہے

)گڑیا زیان شاہ کی بہن(

)سفید رنگیت سنہری کندھے سے نیچے بال ہلکی گڑے آنکھیں چہرے پے معصومیت

جو ہر وقت نقاب میں چھپا رہتا ہے آج تک اسے کسی نے نہیں دیکھا تھا(

عمارہ شاہ----

)زیان شاہ کی ایک ہی بہن(

چٹاخ چٹاخ چٹاخ

ہانی نے زیان کو سنبھلنے کا موقع دیے بنا ایک ساتھ ہی تین تھپڑ زیان کے چہرے پر رسید کر دیے

ہانی کو زیان کی بات پے اتنا غصہ آیا کہ اس کا ہاتھ اٹھ گیا کوئی بھی لڑکی ایسی باتیں برداشت نہیں کر سکتی ہانی کا ردعمل بلکل ٹھیک تھا کسی کو کسی کے بارے کچھ بھی کہنے کا کوئی حق نہیں

تمہاری اتنی ہمیت تم نے مجھے تھپڑ مارا زیان کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا

جس طرح آپ سب لڑکیوں کو ایک جیسا سمجھ کر اتنی بکواس کر سکتے ہے اسی طرح میرا بھی اٹھ سکتا ہے

ہانی نے مسکراتے ہوے جواب دیا

اور ہانی کی مسکراہیٹ سے زیان کو اور غصہ آیا

میں تم سے اس تھپڑ کا بدلہ لے کے رہو گا اپنی اس حرکت پے تم بہت پچھتاو گی

یہ تو وقت بتاے گا زارا ‌ـ فے اتنا کہہ کر ہانی وہاں سے چلی گئ------

----

دوبئ کے مشہور ریسٹورینٹ میں نوجوان گندمی رنگیت شربتی آنکھیں براون بال جو اس وقت کھانے میں مصروف ہے---

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچانک اس کا فون رنگ ہوتاے فون پے لکھے نام کو دیکھ کر وہ مسکرانے لگتا ہے-

ہیلو کھروس انسان آج کیسے یاد کر لیا-

اسامہ نے فون اٹھاتے ہی فورا پوچھا-

اسامہ جبران--

جو کام کے سلسلے میں دوبئ گیا ہوا تھا-

ٹھرکی انسان خود تو جیسے بڑا یاد کرتا ہے تو دوبئ جا کر تو بھول ہی گیا سب ہارون نے اسامہ

کو شرم دلاتے ہوئے کہا---

کیابتاو یار یہاں کی شہزادیوں کو ہی دیکھنے سے فرصت نہیں ملتی اسامہ نے ہنستے ہوئے کہا-

چل اپنی بکواس بند کر اور میری سن-

ہارون نے اسامہ کو شروع سے لے کر سب بتادیا

اسامہ ہارون کی بات سن کر خاموش ہو گیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

--

ہارون میں پہلے بھی سمجھایا تھا جو کچھ بھی ہوا ہے اس میں اس لڑکی کا کوئی قصور نہیں اگر وہی لڑکی روحا بھابھی ہوئی تم فوراان سے نکاح کر وکیوں کہ انھیں بھی معلوم ہو گیا تو تمہارے لے مشکل ہو جائے گی اس لے سب باتوں کو چھوڑ کر روحا بھابھی سے نکاح کر لو اسامہ نے سنجیدہ ہو کر کہا--

ہارون کو بھی اسامہ کی بات ٹھیک لگی---

ٹھر کی مشورہ تو اچھا دیا ہے چل میں کچھ کر کے بتاتا ہو ہارون نے ہنستے ہوئے کہا---

چل اب بند کر فون میں ذرہ اپنا ٹھرکی پن پورا کر لو

اسامہ نے ہنستے ہوئے کہا---

تو نہیں ٹھیک ہو سکتا ٹھرکی ہارون نے افسوس سے کہا-

کھروس انسان میرا چھور یہ بتاوہ سنجیدہ انسان کہا مصروف ہے--

اسامہ نے ہارون سے زیان کے بارے میں پوچھا

وہ کہا مصروف ہو سکتا سوائے دو کاموں کے ایک اپنی ڈوٹی اور دوسری گڑیا

گڑیا کے نام پر اسامہ مسکرا نے لگا پتہ نہیں دشمن جان کیسی ہو گی اسامہ عمارہ کے بارے سوچنے میں اتنا مگن ہو گیا اسے پتہ بھی نہ چلا کب ہارون نے کال کٹ کر دی --

)ہارون زیان اور اسامہ بچپن کے دوست ہے(

سر آپ کو کچھ بتانا ہے گل خان نے ڈرتے ہوئے کہا

ہاں بولو--

سر جسے آپ ڈھونڈ رہے تھے وہی روحا میڈم ہے گل خان نے تفصیل سے بتایا--

ہارون پر حیرت کے پہاڑ ٹوٹ گے قسمیت کے فیصلے پر وہ حیران تھا--

اس نے سوچ لیا تھا وہ اپنی محبت کو حاصل کرے گا اور واقعی جو کچھ ہوا اس میں روح کا کوئی قصور نہیں ہے آخر کار ہارون نے آج اس بات کو تسلیم کر لیا تھا روح بے قصور ہے--

سچ کہا کسی نے محبت جب ہو جاے تب کچھ اور نظر نہیں اتا یہ ہی ہارون کے ساتھ ہوا تھا--

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہارون نے روح سے نکاح کا فیصلہ کر لیا

روح گھر آتے ہی اپنے روم میں چلی گئی روح اور ہارون دونوں ہی خوش تھے---

دونوں اس بات سے بے خبر تھے قسمیت کیا کھیل کھیلے گئی ان کے ساتھ

*---------------

ہاے میں نے اس پولیس والے کو تھپڑ مار تو دیا کہیں وہ مجھ سے ناول کے ہیرو کی طرح

بدلہ نہ لینے اجاے

حنین نے پریشان ہوتے سوچا---

کسے بتاو یہ بات سب مجھے ڈانٹے گے--

علیزے کو بتاتی ہو ہانی نے فون اٹھاتے ہوے سوچا--

)علیزے ہانی کی دوستی کالج ہوی معصوم سی گوری رنگیت براون بال براون آنکھوں والی علیزے حنین کو پہلی ہی نظر میں بہت پسند آئی اور دونوں کی بہت گہری دوستی ہی(

نہیں اسے بتاو گی اس کا تو سوچ سوچ کے بی پی لو ہو جانا ہانی نے افسوس سے سوچا

برہان کو بتاتی ہو وہی میری ہر بات سنتا سمجھتا ہے--

ہانی برہان کے کمرے میں گیٰ

اوے لمبو تجھے کچھ بتانا ہے ہانی نے کنفیوز ہوتے کہا-

ہاں بول چشمیش اور گھبرا کیوں رہی ہے تجھے پتہ نہ چہرہ دیکھ کر سمجھ جاتا کیا تکلیف تجھے

چل بتا کس سے لڑ کر آی ہے--

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھر ہانی نے برہان کو سب بتادیا--

ارے واہ بہت اچھا کیا ایسا ہی کرنا چاہیے ایسے لوگوں ساتھ برہان نے ہانی کی ساری بات سن کر جواب دہا--

لمبو مجھے ڈر ہے وہ بدلہ لینے نہ اجاے ہے بھی پولیس والا-

حنین نے پریشان ہوتے کہا

ارے چشمیش کیوں پریشان ہو رہی اس نے کونسا تمہیں دیکھا ہے--

چلو چھوڑو اس بات کو----

کچھ کھاتے ہے بھوک لگی ہے مجھے برہان نے ہانی کا ذہین دوسری طرف لانے کے لے کہا--

ہانی برہان کی بات سے کافی ریلیکس ہو گی تھی

ہانی بھی انجان تھی کہ اس کی زندگی میں کیا ہونے والا ہے جس کے چہرے پر ہسی آنکھوں میں شرارت رہتی ہے وہاں آنسو اور سنجیدگی آجائے گی--

----

جی آپ کون تنزیلہ بیگم اپنے سامنے اس نوجوان کو دیکھ کر پوچھتی ہے

پھوپھو میں ہو آپ کے بھائی کا بیٹا ہارون خان--

ہارون نے ان سے گلے لگتے ہوے کہا

میرا بیٹا میرے بھائی کا بیٹا کہا چلے گے تھے تم تنزیلہ بیگم نے روتے ہوے ہارون کا ماتھا چومتے ہوے کہا

پھوپھو اب میں واپس آگیا ہو کہیں نہیں جاو گا ہارون نے مسکراتے ہوے کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھوپھو امی کا انتقال ہو چکا ہے---

سن کر افسوس ہوا---

پھوپھو میں کچھ بتانے آیا ہو--

ہاں بیٹا بولو---

میں نے روح سے نکاح کر لیا ہے-------

"ماضی------

راشد خان--

جو ایک بزنس مین تھے--

ان کی شادی کلثوم بیگم سے ہوئ جو نہایت ہی سلجھی ہوئی خاتون تھی--

راشد خان کو پہلی اولاد بیٹی ہوئ جس کا نام تنزیلہ رکھا---

اور دوسری اولاد بیٹا ہوا جس کا نام مہران رکھا----

تنزیلہ اور مہران بہن بھائی ہونے کے ساتھ ساتھ اچھے دوست بھی تھے جو ہر بات شیر کرتے تھے----

مہران کو اپنی کالج فیلو سے محبت تھی-

اُس نے یہ بات تنزیلہ کو بتائی کہ وہ شادی کس سے کرنا چاہتا ہے--

تنزیلہ نے اپنے ماں باپ کو منا کر دونوں کی شادی کروادی----

----

www.neweramagazine.com

نسرین ایک اچھی لڑکی تھی--

وہ مہران سے بہت محبت کرتی تھی۔۔۔۔

نسرین نے ہمیشہ تنزیلہ کا خیال رکھا تھا اور تنزیلہ بھی, بہن بن کر نسرین کا ساتھ دیتی تھی۔۔۔

ایک سال بعد اللہ نے نسرین کو خوبصورت بیٹے سے نوازا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جس کا نام ہارون خان رکھا گیا۔۔۔۔

ہارون خان تنزیلہ کا بے حد لاڈلا تھا۔۔

ہر وقت ان کے پاس رہتا تھا۔۔۔۔

ایک سال بعد تنزیلہ کی شادی مہر صاحب سے کر دی۔۔۔۔ دونوں بہن بھائی اپنی شادی شدہ زندگی میں بے حد خوش تھے۔۔۔

"چھ سال بعد۔۔۔۔۔

نسرین تمہاری نند کیسی ہے مطلب تمیں کچھ نہیں کہتی۔۔۔

ساجدہ جو کہ نسرین کے بھائی اُکبر کی بیوی تھی۔۔ جس کا کام صرف دوسروں کے ساتھ نفرت اور حسد کرنا تھا۔ ساجدہ خود ان نند بھاوج کے پیار کو دیکھ کر جلتی تھی۔۔

آپا بہت اچھی ہے بلکل مجھ سے بہن کی طرح محبت کرتی ہے نسرین نے محبت سے بتایا

ہارون تو رہتا ہی آپا کے پاس ہے جیسے اُن کا بیٹا ہو۔

نسرین نے خوش ہوتے ہوے بتایا--

ایسی ہی ہوتی ہے بہنیں پہلے اتنا لاڈ پیار کرتی ہے بھاوج سے بعد میں جائیداد مانگنے لگ جاتی ہے---

تم دیکھنا مہران سے یہ کہہ کر جائیداد میں زیادہ حصہ لے گی کہ اللہ نے اُسے اولاد سے نہیں نوازا

ساجدہ نے نفرت سے کہا--

ایسی بات نہیں ہے بھابی--

تنزیلہ کو کسی چیز کی کمی نہیں ہے جائیداد میں بیٹوں کا حق ہے---

اب شادی کے چھ سال بعد تنزیلہ کو اللہ اولاد سے نوازنے والا ہے۔۔۔

اولاد کے بعد کسی چیز کی کمی نہیں ہوگی اسے وہ اپنے شوہر کے ساتھ بہت خوش ہے اگر وہ مہران سے جائیداد میں زیادہ حصہ مانگے گی بھی تو کوئی مسئلہ نہیں ہے---

نسرین کو ساجدہ کی باتیں بہت بری لگی تبھی ساجدہ کو باتیں سنادی---

میری دعا ہے --اس کی پہلی اولاد بیٹی ہو۔اسے میں اپنے ہارون کے لیے لے لوگیٔ ہمیشہ کے لیے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نسرین نے خوش ہوتے ہوئے کہا

اور ساجدہ کو یہ بات سن کر بہت تکلیف ہوئی

"ایک ماہ بعد-----

چھوٹی سی بچی ڈراک براؤن آنکھوں والی--

جو آنکھوں میں بے شمار آنسوں لے رونے کی تیاری کر رہی تھی----

۔کمزور جسم والی

بے حد خوبصورت چہرے والی۔۔

لو آپا ----

میری بیٹی رو پڑی۔۔

مہران نے اپنی کچھ گھنٹوں کی بھانجی کو پکڑتے ہوئے اپنی بہن کی طرف دیکھ کر کہا۔

مہران کے ساتھ اس کا چھ سال کا بیٹا بھی اس گڑیا کو دیکھنے میں مصروف تھا جس کی خو بصورتی دیکھ کر مہران کا بیٹا فدا ہو رہا تھا۔۔۔

بابا یہ کتنی پیاری ہے بلکل پنک روز---

مہران صاحب اپنے بیٹے کی بات سن کر مسکرانے لگے۔۔

تنزیلہ بیگم نے ایک خوبصورت بیٹی کو جنم دیا تھا جو تھی تو کمزور لیکن بہت پیاری تھی

اپا اس کا نام میں رکھو گا--

مہران نے خوش ہوتے ہوئے کہا--

تم ہی رکھ لو نام بتاو اپنی بھانجی کا ہمیں بھی

تنزیلہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا---

آپا اس کا نام روحا ہو گا--

میری بیٹی میری زندگی--

یہ میری زندگی ہو گی مہران نے روحا کا منہ چومتے ہوئے کہا---

لیکن بابا یہ تو پنک روز لگتی ہے میں اس کو پنک روز کہو گا---

ہارون نے اس چھوٹی پری کو دیکھا جو ان سب کو دیکھ کر رو رہی تھی---

----

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ایک دن پہلے-----

میری ایک ڈیل ہے اگر وہ ہو گی تو میری کمپنی کو 50 کرڑو کا منافع ہو گا---

مہران صاحب نے ایک فائل دیکھتے ہوئے نسرین کو بتایا---

یہ تو اچھی بات ہے--

اس طرح ہمارے بزنس کو ترقی ملے گی---

ہاں میں سوچ رہا یہ ڈیل آپا کی ڈیلیوری سے پہلے ہو جائے---

کیا تم سچ کہار ہی ہو نسرین--

ساجدہ نے جب یہ ساری بات سنی ڈیل والی--

تو حیران رہ گئی---

جی بھابھی وہ ڈیل کے سارے پیسے ہارون اور روحا کے نام کرنے ہے--

کیونکہ روحا کو مہران اپنی بیٹی مانتے ہے

۔۔نسرین نے پھر ساری بات بتادی۔۔۔

مہران آفس میں بیٹھا تھا جب اکبر آیا۔۔۔

تھوڑی دیر بات کرنے کے بعد اکبر نے اپنے آنے کی وجہ بتائ۔۔

مہران بھائ--

یہ ڈیل کے پیسے مجھے دینا میں اپنے بزنس میں لگاؤ گا۔۔۔

اکبر نے فوراً اپنے مطلب کی بات کی--

اکبر کی بات پر مہران کے ماتھے پر بل پرے--

نہیں---

یہ پیسے میں اپنے ہارون اور روحا کے نام کرو گا۔۔مہران نے سہولت سے انکار کیا۔۔۔

کیوں میرے بچے ہاشم اور کرن آپ کے کچھ نہیں لگتے کیا۔

اکبر نے برہمی سے کہا۔۔۔۔

مہران کو اپنا یہ سالہ زرا اچھا نہیں لگتا تھا جو کہ ایک عیاش پسند اور لالچی انسان تھا

اگر میں تمہیں برداشت کرتا ہو تو صرف نسرین کو وجہ سے ورنہ مجھے ایسے بھائی اچھے نہیں لگتے جو بہن کی عزت کرنا نہ جانتے ہو اور پھر بھی بے شرموں کی طرح ان سے پیسے مانگتے رہے

مہران نے اکبر کو شرم دلاتے ہوئے کہا--

اور اکبر کو آفس سے جانے کا کہا۔۔۔۔

مہران روحا کو ہاتھوں میں لیے کل والی اپنی اور اکبر کی بات سوچ رہا تھا۔۔۔

آپا اس کو پکڑے میں اپنی زندگی کے لیے مٹھائی لے کر آیا۔۔۔

مبارک ہو سر ڈیل ہو گی۔۔

مہران مٹھائی لے کر واپس گاڑی میں بیٹھا ہسپتال کی طرف جا رہا تھا جب اسے اصغر نے

فون کر کے یہ خوشخبری سنائی--

مہران بہت خوش تھا اسے ایک ساتھ دو دو خوشیاں ملی تھی

آج اس کی ڈیل تھی جو اصغر صاحب نے خود ہیڈل کی۔۔۔۔۔۔

تمہیں بھی مبارک ہو--

تم نے بہت اچھے طریقے سے سب کچھ ہنڈل کیا ہے مجھے فخر ہے تم پے

مہران نے خوش ہوتے ہوئے کہا

شکریہ سر--

سر پیسے میں نے بچوں کے نام کر وا دیے ہے جو وہ اٹھارہ سال کی عمر میں ہی اکاونٹ سے نکلوا سکے گئے

اصغر کو مہران نے پہلے ہی سب بتا دیا تھا کہ اس کی بھانجی ہی ہو گی اور اس کا وہ نام روحا رکھے گا ڈیل کے ہوتے ہی پیسے بچوں کے نام کروانے ہے

اچھا اصغر تمہیں ایک اور خوشخبری سناتا ہو اللہ نے مجھے بیٹی جیسی رحمیت سے ہی نوازا ہے اس کا نام میں نے روحا ہی رکھا ہے۔۔

مہران نے اپنی خوشی بتائی۔۔

پھر تو سر ڈبل مبارک اور ڈبل مٹھائی بنتی ہے

اصغر نے خوش ہوتے ہوئے کہا--

ہاں ضرور سب کو ڈبل مٹھائی ہی ملے گی چلو پھر جلدی ملتے ہے مہران نے مسکرا کر کہا-

-

اوکے سر--

اچانک مہران نے فون کاٹ کر نسرین کو فون کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نسرین میری بات سنو غور سے۔۔۔

میری ڈیل ہو گئی ہے---

اس ڈیل کے پیسے ہارون اور روحا کے نام کر دے ہے میں نے---

مہران نے اپنے پیچھے آتی گاڑی کو دیکھ کر جلدی جلدی بتایا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے---

آپ نے مجھے پہلے ہی یہ والی بات بتادی تھی۔۔

مہران کیوں پریشان ہوتے ہے پیسے بچوں کو ہی ملے گے--

آپ آجائے روحا بہت رو رہی ہے پھر بات کر لے گے۔۔۔ نسرین نے بات کو ٹالتے روحا کی طرف متوجہ کروایا۔۔۔۔جب کال کاٹ گئ۔۔

اُدھر مہران کی گاڑی کو زور سے ٹکر لگی--

ٹکر لگتے ہی گاڑی دور کھائی میں جا گری۔۔۔۔۔

بھابھی میرے دل کو کچھ ہو رہا جیسے دل پھٹ جائے گا۔۔

تنزیلہ بیگم نے روتے ہوئے نسرین سے کہا۔۔

کچھ نہیں ہوا بچے ایسے ہی ہوتے آپا ویسے بھی ہارون کو آپ نے ہی پالا ہے۔۔

نسرین نے یہ سمجھا تنزیلہ روحا کے رونے کی وجہ سے کہہ رہی ہے کیوں کے روحا مسلسل رو رہی تھی۔۔۔

نسرین کو بھی گھبراہیٹ ہو رہی تھی اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے کچھ ہونے والا ہے تنزیلہ کی حالت دیکھ کر نسرین نے اس سے اپنے خیالات کا اظہار نہ کیا جبکہ نسرین تنزیلہ کی بات سن کر اور پریشان ہو گئ تھی

ماما یہ پنک روز کیوں رو رہی ہے ہارون نے اپنی معصوم سی آنکھوں سے پوچھا۔۔

اس سے پہلے نسرین جواب دیتی--

جب خبر آئی----

مہران اس دنیا میں نہیں رہے۔۔۔

ماتم جیسا گھر کا ماحول ہو چکا تھا۔۔۔

ہر کوئی رونے میں مصروف تھا--

سب یہ بھول گئے کچھ گھنٹے پہلے ایک ننھی سی جان اس دنیا میں آئی ہے-

یہ لڑکی منحوس ہے--

اس کی وجہ سے مہران آج ہمارے ساتھ نہیں رہا ساجدہ نے روتے ہوئے نسرین اور ہارون کی توجہ بیڈ پر سو رہی چھوٹی روحا کی طرف کروائی-----

بھابھی ایسا تو نہ کہیے میری معصوم بچی کو کیا پتہ اس کا ماموں اس دنیا میں نہیں رہا---

تنزیلہ نے روتے ہوئے غم سے ساجدہ کو کہا---------

"ایک ماہ بعد----

نسرین ہارون کدھر ہے بات ہی نہیں کرتا-

ساجدہ نے فون پر ہارون کا پوچھا اس ایک ماہ میں ساجدہ نے نسرین کو روحا کے خلاف بہت بھڑکایا---

تبھی اس نے ہارون کا پوچھا--

ہارون سارا دن روحا کے آگے پیچھے پنک روز کہا کر گھومتا رہتا تھا۔۔۔۔

ہاں وہ روحا کے ساتھ کھیل رہا ہے۔۔۔

نسرین نے بھی ساجدہ کی باتوں پے یقین کر لیا تھا اسے نفرت تھی روحا سے اب اس کو ڈر تھا ہارون بھی ہاتھ سے نہ نکل جائے۔۔۔

کتنی دفعہ کہا اس لڑکی سے دور رکھو ہارون کو یہ تمھارے بیٹے کو بھی دور کر دے گی تم سے۔۔۔

ساجدہ نے نفرت سے کہا۔۔۔

تم کتنی پیاری ہو بلکل پنک روز جیسی---

جلدی سے بڑی ہو جاؤ میں تمہیں کہی نی جانے دوگا اپنے پاس رکھو گا ہمیشہ--

تم صرف میری ہو---

"میری پنک روز "

ہارون نے روحا کو گود میں لیتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں دور رہو۔۔

اس منحوس کی وجہ سے تم آج یتیم ہو۔۔

نسرین نے ہارون کے پاس آتے غصے سے کہا۔۔۔

یہ کیا کہہ رہی بھابھی۔۔۔

میری بیٹی کا اس میں کیا قصور ہے۔۔

نتزیلہ نے غم سے کہا۔۔۔

یہ ہے ہی منحوس اس کی وجہ سے میرا شوہر نہیں رہا۔۔ہائے وہ اسے اپنی زندگی کہتے تھے یہ واقعی ان کی زندگی لے گی۔۔۔

اب یہ میرے بیٹے کو بھی کھا جائے گی۔۔

بس بھابی میری بیٹی منحوس نہیں ہے مہران کی اتنی ہی زندگی لکھی تھی سمجھ جاے اس

بات کو اب

تنزیلہ نے غصے سے کہا----

آخر وہ ماں ہے کب تک برداشت کرتی

ہم نہیں رہ سکتے اس گھر میں جہاں میرے شوہر کی قاتل رہتی ہو آج میرا شوہر مر گیا کل کو میرے بیٹے کو بھی مجھ سے چھین لے گی مینے اپنی سب تیاری کرلی ہے میں اب یہاں نہیں رہ سکتی نسرین نے ہارون کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا

نہیں بھابھی ایسا نہ کرے میرے بھائی کے خون کو مجھ سے دور نہ کرے میں ہاتھ جوڑتی ہو مت جاے یہ آپ کا ہی گھر ہے--

تنزیلہ نے بہت منتے کی لیکن نسرین پر کوئی اثر نہ ہوا-----

ء اور پھر نسرین ہارون کو لے کر ہمیشہ کے لے چلی گئ---

بیٹا میری بیٹی کا کوئی قصور نہیں

اُسے معاف کر دو---

تنزیلہ نے روتے ہوے کہا--

تم نے روحا سے اس وجہ سے شادی تو نہیں کی بدلہ لے سکو۔۔

تنزیلہ بیگم نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔

میں معافی چاہتا ہو پھوپھو----

میں پوری زندگی روحا سے نفرت کرتا آیا

میں نے جب روحا کو پہلی بار دیکھا تھا مجھے اس سے تبھی محبت ہو گی تھی--

مجھے نہیں معلوم تھا روح کون ہے نکاح سے پہلے جب مجھے معلوم ہوا میں خود پر شان تھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہ کیا کرو--

اس طرح اچانک نکاح اس لیا کیا--

کیونکہ میں جانتا ہوا گر اسے میری سچائی پہلے معلوم ہو جاتی تو وہ کبھی شادی کے لے

راضی نہیں ہوتی۔۔

ہارون نے تحمل سے بتایا -

لیکن آج میں روحا کو اپنی زندگی میں شامل کر چکا ہو ہارون نے روحا سے نکاح کرنے

سے لے کر روحا کی وہ بات جس میں کہا(وہ اپنے ماں باپ کے سائے میں رخصت ہو گئ

والی ساری بات بتادی)۔۔۔۔

ہمیں بہت خوشی ہوئی جان کر روحا میرے پیارے بیٹے کی دلہن بنی۔

میری خواہش تھی----

میری بیٹی تمہاری دلہن بنے--

تم تو پنک روز کہہ کر بلاتے تھے روحا کو تنزیلہ بیگم نے دل کی بات ہارون کے سامنے رکھی----

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے بہت دکھ ہوا تھا جب بھابھی تمہیں اپنے ساتھ لے گی۔-

لیکن آج میں بہت خوش ہو۔۔

تنزیلہ بیگم نے ہارون کا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔۔۔

چلے پھر اپنے بیٹے کی ایک اور بات مان لے پھپھو جان ہارون نے دونوں کی طرف دیکھ کر کہا۔۔

ہاں کہو بیٹا مہر صاحب

جو خاموشی سے پھپھو بھتیجے کی ساری بات سن رہے تھے اب ہارون کی بات پر سنجید گیٔ سے بولے۔۔

میں کل ہی روحا کی رخصتی چاہتاہو۔تاکہ میں اُسے وہ ساری خوشیاں دے سکو۔جس کی وہ حقدار ہے

۔ہارون نے تحمل سے ساری بات کی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیاکرو۔۔

کیسے ماما بابا کو بتاؤ۔۔۔

ہارون نے مجھ سے نکاح کر لیاہے۔

روحابیڈپر لیٹی یہی سوچ رہی تھی۔

اگر ماما بابا نے مجھے غلط سمجھا پھر میں کیا کرو گی۔۔۔

اس سے پہلے روحا کچھ اور سوچتی جب دار وازے پر دستک ہوئ۔۔

ارے ماما بابا آپ اس وقت--

سب خیریت ہے۔

روح نے گھبراتے ہوئے پوچھا--

جی بیٹا---

ہم نے اپنی دونوں بیٹوں سے کچھ بات کرنی ہے اس۔ لیے آے ہے

۔مہر صاحب نے ہانی کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔جو گہری نیند میں سو رہی تھی۔۔

ماما ہانی ابھی سوئی ہے روحا نے تنزیلہ بیگم کو روک دیا جو ہانی کو جگا رہی تھی۔۔۔

نہیں ہانی کو جگانا ضروری ہے ورنہ بعد میں کہے گی مجھے کیوں نہیں بتایا۔۔

کیا آپو--

خود تو سوتی نہیں ہے سارا دن اور رات بھی جاگتی رہتی ہے کیسے رہ لیتی ہے مجھ سے نہیں ہوتا--

پتہ ہے نہ نیند مجھے کتنی عزیز ہے سونے دے مجھے صبح کالج بھی جانا ہے ہائے میری ننھی سی جان کیا کیا کرے۔۔۔

ہائے یہ کس نے تھپڑ مارا مجھے---

ہانی جو اپنی آنکھیں بند کیے نان سٹاپ شروع ہوئی تھی تنزیلہ بیگم کے تھپڑ لگتے خاموش ہوئی۔۔۔

ہائے بابا آپ---

ہانی نے جیسے ہی آنکھیں کھولی سامنے بیھٹے مہر صاحب کو دیکھ کر تھپڑ بھول کر اپنے بابا کے گلے لگی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں ماں تو کچھ نہیں ہے تمھاری جو سامنے کھڑی نظر نہ آئی --

۔تنزیلہ بیگم نے مصوعئی غصہ کرتے ہوئے کہا۔۔

آپ مجھے ہر وقت ڈانتی رہتی ہے کبھی پیار نہیں کرتی مجھ سے --

بابا کچھ نہیں کہتے مجھے اور بہت پیار بھی کرتے ہے مجھ سے تبھی میں ان سے بہت پیار کرتی ہو

ہانی نے اپنی ماں سے کو تنگ کرنے کو کہا کہا۔۔۔

اچھا چھوڑو--

بیگم وہ بات کرتے جس کے لیے آے ہے--

۔مہر صاحب نے اس بات پر متوجہ کروایا جن کے لیے آئے تھے۔۔۔

روحا بیٹا ادھر آؤ ہم نے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔

مہر صاحب نے روحا کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا جب وہ اِن کے قریب آئی۔۔

بابا میں نے بھی بات کرنی ہے پرررررر''''

روح نے گھبراتے ہوے کہا

آپ بات کرے بیٹا گھبرا کیوں رہی ہے--

ہم تو دوست ہے نہ آپ ہر بات اپنے بابا سے شئیر کرتی ہے بتائیں کیا کہنا ہے آپ نے-

-

۔مہر نے روحا کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا--

جب روحا نے رونا شروع کر دیا۔۔

بابا میرا قصور نہیں ہے--

سر ہارون نے یہ سب کیا

بابا آپ کو یقین ہے نہ اپنی بیٹی پر۔۔

میں ڈر گئی تھی بابا مجھے سمجھ نہیں آرہی تھی میں کیا کرو--

میں آپ سب کو کھونا نہیں چاہتی تھی روحا نے مسلسل روتے ہوئے کہا۔۔

آپ کیا کہہ رہی ہمیں سمجھ نہیں آیا کچھ---

تفصیل اور آرام سے بتاو پریشان نہ ہو--

مہر صاحب نے روح کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوے کہا

روحا نے ساری بات نکاح والی بتادی۔۔

روح کی بات سن کر مہر صاحب مسکرانے لگے

ہم بھی یہی سب پوچھنے آے تھے آپ سے-

ہارون آیا تھا۔

اُس نے سب کچھ بتادیا۔

ہمیں اپنی بیٹی پر پورا یقین ہے ا

ب ہماری بیٹی بتائے گی وہ خوش ہے کہ نہیں اور کیا چاہتی ہے

ویسے ہارون رخصیتی کا کہہ کر گیا ہے

مہر صاحب نے ساری بات بتادی۔۔

روحا بہت حیران اور پریشان تھی اب کیا جواب دیں۔

آپ دونوں خوش ہے--

تو میں بھی خوش بابا--

جیسا آپ کو بہتر لگے ویسا کرلے۔

روحا نے سر تحمل سے کہا۔۔

ہمیشہ خوش رہو میری بیٹی--

ہمیں یقین تھا۔ تم ہمارا مان رکھو گئ۔۔

تنزیلہ بیگم نے روحا کا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

کیا آپو کی کل رخصتی

ماما یہ ناانصافی ہے۔

میں نے کوئ تیاری بھی نہیں کی۔

ہائے میں نے گلاسز بھی لینے ہے۔

۔(ہانی کو گلاسز بہت پسند تھے تبھی وہ ہر موقعے پے نیو گلاسز لیتی تھی۔۔)

آپ کو پتہ ہیں نہ میں روحا آپو کی چھوٹی بہن ہو اور مجھے اب بتایا جارہا سب میری ساری تیاری رہتی ہے میں کیسے یہ سب کرو گی ٔہانی نے پریشان ہوتے ہوے کہا۔۔۔

ماما ہانی کو سب خرید کر دیں جو کچھ اسے چاہے

آپ کو پتہ ہی ہے حنین میری جان ہے

۔روحانے تنزیلہ بیگم کو دیکھ کر کہا جو ہانی کو گھوری سے نواز رہی تھی۔۔۔

ہائے اپو تم کتنی اچھی ہو۔۔

بس اس پری سے نہیں مجھ سے زیادہ محبت کیا کرو۔۔ہانی نے روح کا گال چومتے ہوئے کہا۔۔

۔ایک اور کام کردو مجھے بھی کوئی اچھا سا اور گھر کے کام کرنے والا شوہر ڈھونڈ دو۔۔

ہانی نے تنزیلہ بیگم کو غصہ دالانے کے لیے شرارت سے کہا۔۔

دیکھا اس لڑکی کو شوہر ایسا چاہیے جو کام خود کریں۔خود کچھ نہ کرنا ایک انڈا بھی نہیں بنانا آتا روح تمہارا ابرہان کا بہت قصور ہے اسے تم دونوں نے سر پر چڑھا رکھا ہے پتہ نیں کیا بنے گا اس کا۔۔۔

تنزیلہ بیگم واقعی ہانی کی کلاس لینے لگ گئی۔۔

ہاں تو جب شوہر کو اتنی خوبصورت بیوی ملے گی تو وہ خود کام نہیں کر سکتا کیا۔۔

ہانی نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔۔

تم "

اچھا نہ ماما چھوڑے-

اور آپ دیکھے گا میری ہانی کا نصیب کتنا اچھا ہو گا۔۔اور تمہیں ایسا شوہر ضرور ملے گا جو سارے کام کرنے کے ساتھ تمہیں تیار کریں اور تمہارے بال بھی بنا سکے۔۔۔روحا نے تنزیلہ بیگم کی بات کاٹتے ہوئے دعا دی۔۔۔

)ہانی کا ہر کام روحا اپنے ہاتھوں سے کرتی تھی اُسے تیار کرنے سے لے کر ہانی کے بال بنانے تک۔ہانی نے کبھی بال خود نہیں بنائے---

روحا کو خوشی ہوتی تھی ہانی کے کام خود کرنے سے تبھی حنین اور روحا کے درمیان بہن والی محبت کے ساتھ دوستی بھی تھی۔جو ایک دوسرے کے ساتھ ہر بات شیئر کرتی تھی ۔بڑی بہن ماں کے روپ جیسی ہوتی ہے اور روحا حنین کی ماں جیسی تھی جس کا فرض ہانی کی ہر خواہش پوری کرنا تھا۔۔

حنین روحا کی بے بی گرل تھی۔۔

"آٹھ گھنٹے پہلے۔۔۔۔

کیا---

تو ہمیں اب بتا رہا ہے--

کچھ شرم ہوتی ہے کچھ حیا ہوتی ہے جو شاید تجھ میں نہیں ہے

ہارون تونے ہمیں بتانا ضرروی نہیں سمجھا۔

نکاح کر لیا اور رخصتی بھی کروا رہا اب بھی نہ بتاتا رخصیتی ہو جاتی بچے ہو جاتے تب بتا دیتا

اور ویسے بھی ہم کونسا کچھ لگتے جو تو بتانا ضروری سمجھتا ہمیں

۔زیان نے غصہ کرتے ہوے دل کی بھڑاس نکالی۔۔

کھڑوس انسان ویسے تم کو جلدی کسی بات کی ہے اچانک یہ سب اسامہ نے ہارون سے پوچھا۔۔

تیرے جیسا میں ٹھرکی نہیں ہو بس لڑکیاں ہی دیکھتا رہو۔ہارون نے اسامہ کو شرم دلاتے ہوے کہا--

روحا میری محبت میرا عشق ہے۔جس کو میں نے اپنی زندگی میں شامل کر لیا ہے ہارون

نے عقیدت سے روحا کا ذکر کیا۔۔۔

اچھا چھوڑ یہ سب تم دونوں آؤ گے آج اور زیان تم گڑیا کو ضرور لے کر آؤ گے۔۔

ہارون نے عمارہ کا ذکر کیا جب اسامہ کے چہرے پر سنجید گی آئی جو کہ ہارون اور زیان

سے چھپی نہ رہ سکی رہی

اوٹھر کی تو کیوں سنجیدہ ہو گیا ہارون نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج سے چار سال پہلے

ارے او سنجیدہ انسان---

کچھ کھانے کو پوچھ لے کب سے آیا ہو تم نے پانی بھی نہیں پوچھا

اسامہ نے زیان کو شرم دلاتے ہوئے کہا

جا دفعہ ہو کچن سے لے آ جو لینا ہے مجھے نہیں آتا کچھ بنانے گڑیا کی طعبیت ٹھیک نہیں

ورنہ وہ بنا دیتی

زیان نے ٹی وی دیکھتے ہوے کہا

کیاہوا گڑیا کو اب کیسی ہے ٹھیک ہے نہ وہ اسامہ نے پریشان ہوتے ہوے پوچھا--

اسامہ کا اس طرح پوچھنا زیان کو ایک آنکھ نہ بایا

ہاں ٹھیک ہے وہ--

زیان نے آرام سے جواب دیا جب کہ اسے غصہ آرہا تھا --

چل میں کچھ لے کے آتا ہوا اسامہ نے کچن کی طرف جاتے ہوے کہا

اسامہ جارہا تھا جب وہ کسی سے ٹکرایا

عمارہ جو سو کہ اٹھی تھی وہ سمجھی گھر کوئی نہیں ہے تبھی بنا حجاب کے باہر آگئ

لیکن اپنے سامنے اسامہ کو دیکھ کر اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا---

اسامہ عمارہ کو دیکھنے میں مصروف تھا--

اسامہ عمارہ سے بہت محبت کرتا تھا اس کی صرف آنکھوں کو دیکھ کر ہی وہ اس کا دیوانہ تھا

آج پہلی بار اسے اپنے سامنے دیکھ کر وہ خود کی حالت سے گھبرا گیا تھا اور اسے ڈر تھا اپنی دوستی کا کہ کہیں زیان اسے غلط نہ سمجھ لے

یہ ہی حال عمارہ کا تھا اس نے بھی اپنے جذبات کو کسی پر ظاہر ہونے نہیں دیا تھا

اپنی دوستی بچانے کے لے اسامہ دوبئ چلا گیا تا کہ اس محبت کو بھول جاے لیکن ایسا نہ ہو سکا دونوں کی محبت زیادہ ہوتی گی

کیا چشمش روحا آپو کی رخصتی

تم مجھے اب بتا رہی اور ہم دونوں نے تو دیکھا نہیں وہ لڑکا کون کہاں اور کیسا ہو گا۔

برہان نے بھائ والی فکر سے کہا۔

ہائے یہ تو میں نے بھی نہیں پوچھا۔۔ہانی نے اپنا دکھ سنایا۔ چلو ماما سے پوچھتے ہے برہان نے باہر جاتے ہوے کہا۔----

ماماما

اف کیا ہو گیا ہے کیوں دونوں ایسے شور کر رہے ہو تنزیلہ نے غصے سے کہا

ماما ہمیں ہارون خان سے ملنا ہے

میں دیکھنا چاہتا ہو وہ لڑکا کیسا ہے میری آپو کو خوش رکھ سکے گا یا نہیں

برہان نے تنزیلہ بیگم سے فکر مند ہوتے ہوئے پوچھا۔

ہارون مہران خان کا بیٹا ہے ----

کزن ہے تمہارا----

تمہارے ماموں کا بیٹا۔

NEW ERA MAGAZINE.com

دونوں کا نکاح بچپن میں ہو گیا تھا اب ہارون رخصتی چاہتا ہے۔

تنزیلہ نے جھوٹ بولا وہ جانتی تھی دونوں بچے حقیقت کو نہیں سمجھ کسے گے۔

پرررررماما"

میں ماں ہو تم لوگوں کی مجھے پتہ ہے کیا کرنا ہے۔۔اب جاؤ اپنی تیاری کرو دونوں۔

تنزیلہ نے حنین کی بات کاٹتے ہوئے کہا

مہر ہاوس میں اس وقت ناچ گانے اور شور کی آوازیں آ رہی تھی۔۔

ہانی اور برہان بہت خوش تھے اپنی بہن کے لے--

خوش روحا بھی بہت تھی لیکن وہ یہ ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی

دوسری طرف ہارون

ہارون پلیس کو خود اپنے ہاتھوں سے سجا رہا تھا۔۔

گل خان تم نے دیکھنا ہے ساری چیزیں پوری ہے نہ میری پنک روز کو کوئی پریشانی نہ ہو

--

ہارون نے خوش ہوتے گل خان سے پوچھا۔

جی سر آپ فکر نہ کرے

میڈم کو سب اچھا لگے گا۔۔۔

گل خان نے ہارون کو مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

۔جو صبح سے ایک ہی سوال ہزار دفعہ پوچھ چکا تھا۔۔

ہائے برہان یہ تم ہو۔

کتنے خوبصورت لگ رہے ہو۔۔

برہان جو کہ مہرون کلر کی شرٹ بلیک پینٹ میں بالوں کو جیل سے سیٹ کیے۔آنکھوں میں چمک لے فون میں باتوں میں مصروف تھا جب پریسہ کی آواز آئ۔۔

جی باجی

,برہان نے جیسے ہی پری کی طرف موڑ کر جواب دیا پری کو دیکھ کر ہکا بکا رہ گیا۔۔۔

پری مہرون کلر کی فراک پہنے لاہئٹ سے میک اپ پھولے ہوئے سرخ گال انکھوں میں کاجل لبوں پر ریڈ لیپ اسٹک بالوں کو کرل کیے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی اس کی تیاری کسی کے بھی ہوش اڑانے کے لے کافی تھی۔۔۔

کیامیں باجی لگتی ہو

۔باجی تمہاری صرف روحا اور وہ چڑیل ہانی ہے میں نہیں۔

تم سے صرف چار سال بڑی ہو اچھا

۔پری نے غصہ کرتے کہا۔۔۔

لیکن آپ آپو کی دوست ہے تبھی باجی ہوئی میری

بتاؤ نہ ہانی میں نے کچھ غلط کہا۔

برہان نے جلدی سے اپنی صفائی دی اور سامنے آتی ہانی ہوی ہانی سے پوچھا۔

ہاہاہاہاہا"

باجی پری اور تم واہ"

ہانی نے ہنستے ہوئے پری کا مزاق اڑایا۔۔

ہانی رائل بیلو کلر کی مکیسی پہنے لاہیٹ سے میک اپ ریڈ لپ اسٹک لگاے بالوں کو سٹریٹ کیے بے حد خوبصورت لگ رہی تھی ہانی نے آج کے فنکشن کی وجہ سے چشما نہیں لگایا تھا اور چشمے کے بغیر وہ اور بھی خوبصورت لگ رہئ تھی برہان نے ہانی کو دیکھ کر ماشاءاللہ کہا وہ اپنی بہن کے معاملے میں بہت سیریس تھا اسے ہانی پر یقین اور محبت سب سے زیادہ تھی۔۔۔

تم چپ رہو چڑیل پری نے غصہ سے کہا۔۔

میں چڑیل خود اپنی شکل دیکھی ہے پتہ نہں روحا آپو نے کیا سوچ کر تم کو دوست بنایا۔

ہانی نے بھی کھری کھری سنایٔ۔

اور تم کو بہن کس نے بنایا ہاے میں بہن ہوتی روحا کی مزہ آجاتا۔پری نے بھی غصے سے

کہا۔

روحا کتنی معصوم, سادہ سی ہے۔

ایک تم شکل سے ہی معصوم ہو گلاسز کی وجہ سے ورنہ حرکتوں سے تم شیطان ہو پوری۔

پری نے دل کی بات کی۔۔

"اللہ معاف کرے تم لڑکیوں سے میں تو چلا برہان نے دونوں کے درمیان سے جانا

عافیت جانی۔

اور تم کیا ہو ٹھرکی ہر وقت میرے معصوم بھائی پر نظر رکھتی ہو۔ہانی نے جواب دیا

۔تو تمہارا بھایٔ کویٔ سپر سٹار ہے جو میں نظر رکھو گی پری نے نظریں چراتے کہا۔۔

)پری اور ہانی کی ایک نہ ختم ہونے والی لڑائی شروع ہو چکی تھی۔جو کہ صرف روحا کے

لیے ہوتی تھی۔۔۔)

برہان تم نے فوجی کو بلایا ہے شادی پے ہانی نے جوس پیتے ہوئے پوچھا

ہاں میں نے رات ہی انھیں بارات اور ولیمے کا کہہ دیا تھا برہان نے موبائل اٹھاتے ہوئے کہا

چلو اچھا ہے آج بی پی لو بھی مل لے گی فوجی سے جیسے مجھے فوجی پسند ہے اسے بھی بہت پسند ہے ہانی نے شرماتے ہوئے کہا

اگر تمہیں فوجی کی بجائے کوئی پولیس والا مل گیا تو کیا کرو گی---

برہان نے ہانی کو تنگ کرنے کے لیے پوچھا اسے معلوم تھا ہانی کو پولیس والوں سے کتنی نفرت ہے

دیکھ برہان ایسا نہ سوچ کسی پاگل کو قبول کر لو گی لیکن پولیس والے کو نہیں

دونوں بہن بھائی اپنی ہی باتوں پر ہنسنے لگے

کبھی کبھی مذاق میں کی گی باتیں سچ ہو جاتی ہے

اف یہ بی پی لوائی کیوں نہں

ہانی نے علیزے کو فون کرتے ہوے کہا

اندھی ہو گئی ہو آج چشمے کے بغیر تم جو میں تمھیں نظر نہیں آ رہی -

علیزے نے ہانی کے سر میں مارتے ہوے کہا---

او بی پی لو تم کب آئی ہانی نے علیزے کو گلے لگاتے ہوے پوچھا

جب مجھے ان محنوس لقابات سے نواز رہی تھی

علیزے کو ہانی کا بی پی لو کہنا پسند نہ ایا تبھی فورا برا مان گی

ارے یار تم تو جانو ہو میری پیار سے کہتی ہو بی پی لو ہانی نے قہقہ لگاتے ہوے کہا---

چل دفع ہو چشمیش--

علیزے نے ہنستے ہوے کہا اور ہانی کے گلے لگ گی---

جانو آج وہ فوجی آے گے میں ان سے ملواوں گی تمھیں وہ بہت اچھے ہے ہانی نے خوش

ہوتے ہوئے بتایا---

ہائے سچی آج ہم فوجی سے ملے گی علیزے نے خوش ہوتے ہوئے پوچھا--

ہاں بس ان کے سامنے تیرا بی پی نہ لو ہو جائے--

ہانی پھر تنگ کرنے سے باز نہ آئی اور زور سے قہقہ لگایا-

ہانی نہ اتنا ہنسا کرو----

کتنی بار کہا ہے نظر لگ جائے گی--

علیزے نے ہانی کی بات کو نظر انداز کرکے اپنی بات کہہ دی

جانو میری فکر چھوڑو اپنی فکر کرو--

فوجی دیکھ کر بے ہوش نہ ہو جائے ہانی نے آنکھ و نک کرتے ہوئے کہا

علیزے ہانی کی بات پے شرما گی

بلیک میکسی بالوں کو کرل ڈالے ریڈ لپ اسٹک لگائے سمو کی آئی میک اپ میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی

بارات آگئی بارات آگئی اچانک شور ہونے لگا---

پریسہ حنین علیزے پھول کی پلیٹ لے کر بارات کے ویلکم کے لے چلی گئی---

اچانک ہانی کسی سے ٹکرائی---

ایم سو سوری آپ کو لگی تو نہیں ہانی نے فوراسامنے دیکھتے ہوے معذرت کی---

لیکن ہانی سامنے کھڑی پری پیکر کو دیکھ کر حیران رہ گی-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عمارہ---

جس نے پنک میکسی کے ساتھ حجاب کر کے نقاب کیا ہوا اور ہاتھوں میں وائیٹ گلوز

پہنے ہوے تھے --

تھا اس کی صرف آنکھیں نظر آرہی تھی--

کوئی بات نہیں مجھے کچھ نہیں ہوا--

عمارہ کے جواب پے ہانی ہوش میں آئی--

چلے تعارف بعد میں کرے گے بارات کو دیکھ لیتے ہے ہانی عمارہ کو زبردستی ساتھ لے گی---

----

ہارون بلیک شیروانی میں کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا----

زیان نے بلیو جینز اور بلیک ٹی شرٹ پر بلیو جیکٹ پہنی ہوی تھی

اسامہ نے وائیٹ پینٹ وائیٹ ٹی شرٹ پر پنک کوٹ پہنا ہوا تھا وہ تینوں ہی بہت خوبصورت لگ رہے تھے تینوں کی تیاری بہت سی لڑکیوں کا دل دھڑکانے کے لے کافی تھی

بارات کا بہت اچھا استقبال کیا گیا ---

اسامہ عمارہ کو دیکھ کر پہچان گیا تھا عمارہ بھی حیران تھی اسامہ واپس کب آیا---

ہانی اور زیان نے ایک دوسرے کو ابھی نہیں دیکھا تھا--

ہانی اور برہان ہارون کو دیکھ کر بہت خوش ہوے--

جب ان کا تعارف کروایا گیا تو ہانی برہان نے بہت ہنسی مذاق کیا----

ہارون کو ہانی اور برہان پہلی نظر میں بہت اچھے لگے---

برہان فوجی آے نہیں ابھی تک ہانی نے ہال سے باہر آکر برہان سے پوچھا-----

وہ دیکھو سامنے آرہے ہے---

ہانی کے ساتھ علیزے بھی وہی موجود تھی

وہ بھی فوجی کو دیکھ کر حیران رہ گی تھی

)فوجی بابر خان(

)اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا

گوری رنگیت کالے بال اور کالی ہی آنکھیں

چال میں خانوں والا روب(

بلیک پینٹ شرٹ پہنے چلتا ہوا برہان کے پاس آیا

السلام و علیکم۔

ہانی اور علیزے فوجی کی آواز سن کر خیالات سے باہر آئی--

و علیکم السلام--

تینوں نے ایک ساتھ جواب دیا--

بابر نے جب ہانی اور علیزے کو دیکھا اس کی نظر علیزے پر ہی اٹک گئی--

بلیک کلر بابر کا پسندیدہ کلر تھا علیزے پہلی ہی نظر میں بابر کو پسند آ گئی--

آخر دونوں خان تھے کیسے ایک دوسرے کی طرف متوجہ نہ ہوتے--

بلڈ ریڈ کلر کا لہنگا برائڈل میک اپ گولڈ کی جیولری

پہنے بالوں کو کرل کیے ناک میں نتھ جس کا موتی روحا کے لب کو چھو رہا تھا۔۔روحا بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

آئینے میں خود کو دیکھ کر دھک رہ گی تھی روحا۔

شازیہ باجی آپ کب آئی--

روحا نے جیسے ہی دروازے کی طرف دیکھا تو پوچھا۔۔

تم بہت پیاری لگ رہی ہو روح پر افسوس تم خوش نہیں رہ پاؤ گی۔۔

روحا کی پھپھو کی بیٹی شازیہ نے جب سے ہال کے سٹیج پر بیٹھے ہارون خان کی وجہ پرسنلٹی دیکھی تھی تب سے وہ روحا کی قسمت پر رشک کر رہی تھی اور اب روحا کو دلہن کے روپ میں دیکھ کر حسد اور جلن محسوس کر رہی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیسی باتیں کر رہی باجی--

روحا نے حیران پریشان ہو کر پوچھا۔۔

کبھی سوچا تمہارے ماموں کا بیٹا تم سے بدلہ لینے آیا تو کیا کرو گی یا کبھی تمہارے شوہر کو پتہ چلا تمہارا ماضی تب کیا کرو گی۔۔۔

بس کر دے باجی کتنی دفعہ بتاؤ میرا قصور نہیں کیوں بار بار مجھے یہ سب یاد کروایا جاتا ہے

۔روحا نے روتے ہوئے غم اور غصے سے بیڈ پر بیٹھ کر کہا۔۔۔

تمہارے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے--

جب بھی کسی سے محبت کرو گی وہ انسان ہمیشہ کے لے تم سے دور چلا جائے گا۔۔

یہ ہر دفعہ ہوا ہے تمہارے ساتھ ایسا اور اب بھی ہو گا

شازیہ اپنی بھڑاس نکال کر کمرے سے چلی گی۔۔

نہیں ایسا نہیں ہو گا میں کبھی نہیں بتاؤ گی ہارون کو میں محبت کرنے لگی ہوان سے۔۔۔

روحا نے دل میں سوچ کر سامنے داخل ہوتی پری کو دیکھ کر چہرا صاف کیا۔۔۔

یہ چڑیل کیوں آئی تھی۔

پری نے غصہ سے شازیہ کو جاتے ہوئے دیکھ کر پوچھا۔

چھوڑو---

یہ بتاؤ کدھر دفع تھی صبح سے

پتہ ہے نہ تم ہی میری دوست ہو اس وقت مجھے تمہاری کتنی ضروت ہے اور تم ہو کہ صبح سے غائب ہو--

روحا نے پری کا دھیان دوسری طرف کرنے کے لیے کہا۔۔۔

کوئی دوست نہیں ---

اگر ہوتی تو ضرور مجھے نکاح کا بتاتی۔

پری نے غصے سے کہا۔۔

مجھے نہیں پتہ تھا--

پری یہ سب اچانک ہو گیا۔۔۔

روحا پری کے قریب بیٹھتے ہوئے روتے ہوئے کہا۔۔

یہ دیکھ میرے ہاتھ بس کردے بہن کیوں مجھ کنواری کو مروانا چاہتی ہو۔

اگر تمہارے شوہر کو پتہ چل گیا اُس کی پنک روز میری وجہ سے رو رہی ہے وہ میرا قتل کروادے گا۔

اور میں مرنا نہیں چاہتی۔۔

ہائے ابھی میں نے ہیڈ سم سے لڑکے کے ساتھ شادی کرنی ہے۔

پری نے مزاق کرتے روحا کو گلے لگایا۔۔۔

پری کی جان بستی تھی روحامیں تبھی وہ روحا کو خوش کرنے کے لیے یہ سب باتیں کرتی تھی۔۔۔

اسلام آباد کا ایک پوش علاقہ جس میں ھر طرف گہما گہمی اور ناچ گانے کی آوازیں آرہی تھی۔۔ ۔

ھر کوئی خوش گپیوں میں مصروف نظر آرہا تھا۔۔۔

ایک بڑی سی راہداری کے درمیان میں خوبصورت سٹیج پر ایک حیسن جوڑا بیٹھا روحا ریڈ بلڈ رنگ کا لہنگا پہن کر سر پر گھونگھٹ اُوڑھ کر صرف مسکرا رہی تھی۔۔۔۔

ساتھ میں بیٹھا ہارون خان۔۔۔

کالے رنگ کی شروانی پہنے ھوئے ایک ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا جس کی کالی گہری آنکھیں کسی کو بھی اپنی طرف متوجہ کرنے کے لے کافی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"سر سر میرا ہاتھ روحا نے ہارون کی توجہ اپنے ھاتھ کی طرف دالائی جو کب سے ہارون اپنے بھاری سفید ہاتھ میں روحا کا سیفد کومل ھاتھ تھام کر بیٹھا تھا۔۔۔۔

کیا پنک روز اب یہ ہاتھ نہیں چھوڑنے والا پوری زندگی کے لیے تھاما ہے اور مجھے سر نہیں ہارون کہو

میری جان--

ہارون نے روحا کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ جیسے سن کر روحا کے گال سرخ گلنار ہو گے۔۔

برہان کیا ہوا تم رو رہے کیا۔

ہانی جو خود آج روحا کی رخصتی کا سوچتے ہوئے دکھی ہوتی برہان کے پاس آئی برہان کو روتے ہوئے دیکھ کر اس سے پوچھا۔۔

نہ کرو ہانی میرا موڈ نہیں ہے برہان نے ٹالتے ہوئے کہا۔۔

اے لمبو

میں کچھ نہیں لگتی کیا جو صرف آپو کے لیے رو رہے ہو جس دن میں چلی گی تو کیا کرو گے۔۔

ہانی برہان کے گلے لگتے ہوئے دکھی سے کہا۔۔۔

تمہیں پتہ ہے نہ تم اور آپو میری جان ہو گھر کی رونق ہو آپو آج گھر سے چلی جائے گی

اس لے اداس ہو۔ برہان نے عقیدت سے ہانی کے ماتھے کو چوم کر کہا۔۔۔

ہاں میں بھی اداس ہو میں کیسے رہو گی میرے بال کون بنائے گا--

ہانی نے آنکھیں صاف کرتے ہوئے کہا-

اچھا رونق وہ اور میں کیا برہان کے بچے

۔ہانی نے برہان کا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے برہان کو دھکا مارا۔۔۔

ہائے تم تو چشمش موٹی ہو جس دن تم گھر سے گی اس دن میں نے مٹھائ باٹنی ہے۔۔

برہان نے اپنی ٹون میں واپس آتے ہوئے ہانی کو چھڑا۔۔۔

چل دفع ہو دیکھنا تمہاری بیوی مجھ سے بھی بڑی موٹی اور چڑیل ہو گئ۔۔

ہانی نے پیار سے برہان کے گال کھیچتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا دیکھ کیسے ساری لڑکیاں تم کو دیکھ رہی ہے تم کسی کی طرف نہ دیکھنا خاص کر اس

ٹھرکی پری سے دور رہنا--

ہانی اور برہان نے زور سے قہقہ لگایا---

پاس کھڑا زیان یہ سب نفرت سے دیکھ رہا تھا--

)ہانی کی آواز اور آنکھوں کو دیکھ کر زیان اسے پہچان گیا تھا---

دیکھ ہانی نے بھی لیا تھا زیان کو لیکن اس نے ایسے ظاہر کیا جیسے دیکھا نہ ہو(

نفرت ہے مجھے ایسی لڑکیوں سے جو ہر کسی کے گلے کا ہار بنتی ہے افسوس یہ کیسے اس لڑکے کو گلے لگا رہی ہے زیان نے ہانی کو نفرت سے دیکھتے ہوے سوچا--

زیان کو شروع سے ہی لڑکیاں اتنی پسند نہ تھی

جو اس کی جاب تھی اس میں زیادہ تر کیس اس نے لڑکیوں کے ہنڈل کیے تھے جو خود کی عزت کی پرواہ نہیں کرتی تب سے اسے اور بھی نفرت ہو گی لڑکیوں سے----

اس لیے اس نے عمارہ کو پردہ کرنا سکھایا اسے علماء بنوایا ہر ایک سے دور رکھا---

جب دودھ پلائی کی رسم میں ہانی نے بہت ہنسی مذاق کیا جس میں اسامہ نے اس کا بھرپور ساتھ دیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تب بھی زیان دونوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھ رہا تھا--------

زیان اور ہارون کی نسبیت اسامہ بہت خوش اخلاق انسان تھا وہ جلدی ہر کسی کے ساتھ گھل مل جاتا تھا زیان اور ہارون شروع سے ہی سنجیدہ تھے کچھ ان کے حالات کی وجہ سے کچھ ان کے ماں باپ نہ ہونے کی وجہ سے

زیان ہارون جانتے تھے اسامہ لڑکیوں کی کتنی عزت کرتا ہے پھر بھی جان بوجھ کر اسے ٹھرکی کہتے تھے

روح اپنے والدین کی دعاوں سے رخصیت ہو گی

سب رسمیں ہارون نے خود کی کوی اور کرنے والا نہ تھا-------------

روح کب سے ہارون کا انتظار کر رہی تھی اس نے سوچ لیا تھا وہ ہارون کو ہر گز دل کی بات نہیں بتاے گی

ہارون بہت مشکل اسامہ اور زیان سے جان چھڑوا کر آیا تھا-----

جب وہ کمرے میں داخل ہوا روح کو دیکھ کر خود میں سکون اترتا محسوس کیا

کیسی ہو پنک روز

ہارون نے روح کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا

ٹھیک---

روح نے گھبراتے ہوئے جواب دیا--

یہ تمہاری منہ دیکھائی کا تحفہ--

ہارون نے لاکٹ دیتے ہوئے کہا جس پر HR لکھا ہوا تھا روح کو بہت پسند آیا

شکریہ--

روح نے بس اتنا کہنا ہی بہتر سمجھا---

پنک روز بہت پیاری لگ رہی ہو تم خود پے قابو پانا مشکل ہے اب--

ہارون نے مسکراتے ہوئے کہا--

روحا میں بہت محبت کرتا ہو تم سے میں تمھیں ہر خوشی دوں گا بس مجھ سے دور نہ جانا

چاہے جو بھی ہو جائے مجھ پر ہمیشہ یقین رکھنا--

اور میں تب تک تمہارے نزدیک نہیں آو گا جب تک تمہاری خوشی رضامندی اس میں شامل نہ ہو---

ہارون نے سنجیدہ ہو کر کہا---

)بیٹا شوہر کا سب سے زیادہ ہے اگر شوہر بیوی سے خوش ہو جائے اللہ بھی اس عورت کو اس کا صلہ دیتا گا اس لے جو بھی ہو اپنے شوہر کا پہلے سوچنا اسے اس کا حق ادا ضرور کرنا---(

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

روح کے کانوں میں تنزیلہ کی باتیں گونجی جو اسے انے سے پہلے سمجھائی گئ تھی----

ہارون میں اس رشتے کو دل سے قبول کیا ہے یہ ہی میرا نصیب تھا میں اپنے رب کے کیے گے فیصلے پے خوش ہو اس رشتے میں میری مرضی شامل ہے میں آپ کو اجازت دہتی ہو----

روح نے ہارون کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا

ہارون روح کی بات پر خوش ہو گیا---

آج دو محبت کرنے والے ایک ہو گے تھے---

ہارون کی ہر بات اور ہر عمل سے روح کے لیے محبت نظر آرہی تھی---

روح بھی خوش تھی وہ سمجھ گی تھی روح ہارون کے لیے کیا ہے--

آج کی رات دونوں کے لیے خوشیوں سے بھرپور تھی- تھی--

وہ دونوں انجان تھے ان کی زندگی میں کیا طوفان آنے والا ہے-----------

NEW ERA MAGAZINE .com

صبح کی کرنیں کھڑکیوں سے اندر داخل ہوتی بیڈ پر سوئی روحا کے چہرے پر پڑ رہی تھی

--

روحا جو ہارون کے سینے پر سر رکھے سو رہی تھی۔ سورج کی کرنیوں کی وجہ سے اس کی آنکھ کھل گی اور فوراً اٹھنے لگی----

لیکن اس کی یہ کوشش ناکام رہی--

کیونکہ وہ مکمل ہارون کی سخت گرفت میں قید تھی--

ہارون نے بھی گرفت ایسے سخت کی ہوئی تھی جیسے ابھی چھوڑے گا تو روح اس سے دور چلی جائے گی۔۔

روحانے جب ہارون کی طرف دیکھا--

اس کے لب خود ہی مسکرانے لگے--

آپ بہت اچھے ہے ہارون---

اس بات کا اندازہ مجھے رات ہو گیا مجھ سے ایسے ہی محبت کرتے رہنا کبھی دور نہ ہونا روح نے ہارون کی پیشانی کو چومتے ہوے اپنے دل میں کہا--

روح کے لمس سے ہی ہارون کی آنکھ کھل گی--

روح فورا پیچھے ہو گی---

ہارون روح کی اس حرکت پر مسکرانے لگا

گڈ مارنیگ جان ہارون---

ہارون نے روح کو دوبارہ اپنے اوپر گراتے ہوے کہا---

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

روح ہارون کی اس حرکت پر کنفیوز ہو گی وہ کیا کرے کیا کہے تبھی اس نے اپنی نظرے نیچی رکھی---

پنک زور تم بھی تو کچھ بولو ---

ابھی تو اپنے معصوم شوہر کی نیند کا فائدہ اٹھا کر اسے پیار کر رہی تھی اب بولتی بند ہو گی میری پنک روز کی

ہارون نے زور سے قہقہ لگاتے ہوئے کہا--

ہارون کی بات پر روح نے فوراً اس کی طرف دیکھا لیکن اس کی آنکھوں میں دیکھنے کی ہمیت روح میں نہ تھی

آپ بہت بے شرم ہے ہارون---

روح نے اپنی شرمندگی کو ختم کرنے کے لیے سارا الزام ہارون پر لگا دیا--

وہ تو میں پہلے نہیں تھا--

جب سے تم آئی ہو تب سے ہو گیا ہو ہارون نے آنکھ ونک کرتے ہوئے کہا--

ہارون کی بات پر روح شرما گی

پنک روز شکریہ میری زندگی میں آنے کے لیے میں بہت خوش ہو رہا--

مجھ سے دور نہ جانا اپنے ہارون پر ہمیشہ یقین کرنا چاہے حالات جیسے بھی ہو

ہارون نے روح کے ماتھے کو چومتے ہوئے کہا

ہارون کے لمس سے روح نے خود میں سکون اترتا محسوس کیا--

ہارون کی کسی بات کا وہ جواب دینا نہیں چاہتی تھی--

چلے ہارون اٹھ جاے کافی ٹائم ہو گیا ہے---

مجھے بھوک بھی لگی ہے روح نے ہارون کے اوپر سے اٹھتے ہوئے کہا---

ہارون کا جواب سنے بغیر واش روم چلی گی--

پیچھے ہارون مسکراتا رہ گیا---

یااللہ میں نے ہمشہ اس بے قصور سے نفرت کی ہے مجھے معاف کر دے--

مجھے میری پنک روز سے کبھی الگ نہ کرنا---

ہارون نے آنکھیں بند کر کے دعا کی--

ایسا کیا بناو جو ہارون کو اچھا لگے۔۔

روحا نے سیڑھیوں سے اترتے کچن کی طرف جاتے ہوئے سوچا۔۔

ہاں آلو کے پراٹھے بنا لیتی ہو"

ہائے ہانی اور برہان کو کتنے پسند ہے پراٹھے پتہ نہیں رات کیسے دونوں سوئے ہو گے ماما پاپا کو بھی پتہ نہیں نیند آئی ہو گی یا نہیں

روحا نے آنسو صاف کرتے ہوئے سوچا---

فون کر لیتی ہو پتہ چل جائے گا--

روح نے فون اٹھاتے ہوئے سوچا

او چشمیش تمھیں تو اپنی نیند سے زیادہ کوئی پیارا نہیں کل ساری رات کیسے جاگ کر گزار لی--

برہان نے ہانی کو تنگ کرنے کے لیے کہا--

نیند سے بھی زیادہ میرے لے میری فیملی ضروری ہے مجھے کل زرا سی بھی نیند نہیں آئی میں کیسے رہو گی آپو کے بنا--

ہانی نے روتے ہوے کہا

پاگل روتے نہیں ہے دعا کرتے ہے اللہ انھیں وہاں خوش رکھے--

برہان نے ہانی کے آنسو صاف کرتے ہوے کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

برہان میں ایک بات کہو---

ہانی نے گھبراتے ہوے پوچھا

ہاں میری چشمش کہوں جو کہنا ہے اور گھبراوں نہ پلیز--

ہارون نے سنجیدگی سے کہا اسے ہانی کا گھبرنا بلکل پسند نہ تھا--

برہان مجھے معلوم ہے مجھ سے سب پیار کرتے ہے--

سب مجھے سمجھتے ہے لیکن تمہارے جتنا کوئی نہیں سمجھتا وعدہ کرو اپنی بہن کا ساتھ کبھی

نہیں چھوڑو گے ہمیشہ مجھ پر یقین رکھو گے--

ہانی نے سنجیدگی سے کہا-

ایسے کیوں کہہ رہی ہو---

کچھ ہوا ہے کیا--

بتاو مجھے جلدی--

برہان نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا--

پتہ نہیں مجھے ایسا لگ رہا میں تم سب سے دور ہو جاوگی--

ہانی نے روتے ہوئے کہا--

ظاہر ہے کل کو تمہاری بھی شادی ہوگی ہم سے دور چلی جاوگی وہ دن میرے لے سب سے زیادہ خوشی کا ہوگا کہ تم سے جان چھوٹ گی--

برہان نے ہانی کو تنگ کرنے کے لیے کہا لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا--

حنین تم تو جان ہو میری--

مجھے تم سے زیادہ کوئی عزیز نہیں---

میں وعدہ کرتا ہوں میں ہر موقعے پر اپنی بہن کا ساتھ دوں گا چاہے جو بھی ہو جائے پہلے اپنی بہن پر یقین کروں گا---

برہان نے ہانی کو گلے لگاتے ہوئے کہا--

برہان کی بات پر ہانی خاموش رہی--

ہارون نے جب غور کیا تو دیکھا وہ سو گئی تھی--

اسے اپنی زندگی میں نیند سے زیادہ کوئی عزیز ہو ہی نہیں سکتا---

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

برہان نے افسوس سے سوچا---

اللہ میری بہنوں کو ہمیشہ خوش رکھے--

برہان نے ہانی کو بیڈ پر لیٹاتے ہوئے دعا کی--

رہنے دیتی فون کرنے کو---

وہ پریشان ہو جاے گے---

ویسے بھی رات کو مل ہی لینا ہے---

روح نے فون واپس رکھتے ہوے سوچا---

اور کچن میں آکر پراٹھے بنانے کی تیاری کرنے لگی--

کیا بنا رہی ہے میری پنک روز---

ہارون نے روحا کے ارد گرد اپنا حصار بنا کر روحا کے کندھے پر تھوڑی رکھتے ہوئے پوچھا

"جہ جی آلو کے پراٹھے۔

روحا جو پراٹھا بنانے میں مصروف تھی---

ہارون کی حرکت پر خود کی حالت پر قابو پاتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

کیا یار اتنی محنت کیوں کر رہی ہو

آج تمہارا پہلا دن یہاں اور تم کاموں میں لگ گی چھوڑو اسے یہ ملازمہ بنا لے گئ

چلو روم میں چلتے ہے ہم۔۔

ہارون نے روحا کا رخ اپنی طرف موڑتے ہوئے کہا۔۔

لیکن مجھے اچھا لگتا اگر آپ کے لیے میں ناشتہ بناتی روحانے سر جھکا کر کہا۔۔۔

ہاے میں قربان اپنی پنک روز---

پر جو میرے لے ناشتہ بنانا چاہتی ہے

کیوں اتنی پیاری اور اچھی ہو پنک روز تم تو کسی کی بھی جان لے سکتی ہو "

جان ہارون---

ہارون نے روحا کی اٹھتی گرتی پلکیوں کو چھوتے ہوئے کہا۔۔۔

)جب جان لے سکتی لفظ پر)روحا کے کان میں گونجے لگا۔(اس لڑکی کی وجہ سے تمہارے بابا کی جان گئ۔اس کی وجہ سے سب ہوا۔۔)نہیں میرا کوئ قصور نہیں میں نے جان نہیں لی یہ کہتے ہی روحا ہارون کی باہوں میں جھول گئ۔۔۔

روح

روحا کیا ہوا میری جان,

آنکھیں کھولو--

ہارون نے روحا کو ہوش میں لاتے ہوئے چہرے پر پانی کے کچھ چھینٹے مارتے ہوئے کہا

اچانک روح کو ہوش آگیا---

ہارون کی سانس میں سانس ائی--۔

پنک روز کیا ہوا تھا میری جان--

میں نے منع کیا تھا---

ناشتہ نہ بناؤ ملازمہ بنا لیتی ہارون نے پریشانی سے روحا کے قریب بیٹھتے ہوئے ایک ہی سانس میں کہا۔۔۔

میں ٹھیک ہو ہارون آپ پریشان مت ہو دراصل مجھے بھوک لگی بہت رات سے بھی کچھ نہیں کھایا شاہد اس لے چکر آگیا تھا---

روحا نے اپنے ہوئٹ کاٹتے ہوئے کہا۔۔

یہ میری غلطی رات میں تمہیں کھانے کا نہ پوچھا---ہارون نے روحا کا لب دانتوں سے آزاد کرواتے ہوئے شرمندگی سے کہا۔۔۔

مجھے تب بلکل بھوک نہیں تھی---

آپ کی کوئی غطی نہیں---

روح نے سنجیدگی سے جواب دیا---

چلو فریش ہو جاؤ ---

میں ملازمہ کو ناشتے کا کہہ کر آتا ہو---

ہارون اتنا کہہ کر روم سے چلا گیا--

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

واہ میم

آپ تو میک اپ کے بنا ہی اتنی پیاری لگ رہی ہے۔

روحا جو کہ گرے سکن مکیسی پہنے جب ڈارسنگ روم سے باہر آئی تب پالر والی نے دیکھ کر کہا۔۔۔

روحا لائٹ میک اپ نفیس جیولری کے ساتھ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماشاءاللہ میم----

آپ تو اور زیادہ پیاری لگ رہی ہے---

سر تو آج بلکل بے قابو ہو جاے گے آپ کو دیکھ کر---

پالر والی نے خوش ہوتے ہوئے کہا---

یہ سن کر روحا شرما گی۔

سکن کلر کی شارٹ شرٹ مہرون کلر کا کیپری بالوں کو سٹریٹ کیے لائٹ میک اپ میں---

پریسہ چہرے پر غصہ اور ڈر لیے کھڑی سب کو دیکھ رہی تھی۔

جب فون رنگ ہوا۔۔

بھا بھی کہا تو ہے میں یہ کام نہیں کر سکتی میری بھی مجبوری سمجھے--

میں اپنی دوست کی شادی پر ہو گھر آ کر بات کرتی ہو پریسہ نے سامنے آتی ہانی کو دیکھ کر فون کاٹ دیا۔۔۔

کیا ہوا چڑیل پریشان ہو گیا۔ہانی نے شرارتی انداز سے قریب آ کر پوچھا۔۔

کچھ نہیں ہوا---

تم نہ اتنا خوش ہو--

ویسے بھی مجھے زہر لگتی ہو خوش ہوتی ہوئی

پری نے منہ بنا کر کہا۔۔

تم کون سا مجھے چاکلیٹ لگتی ہو

شکر مناؤ آپو کی وجہ سے برداشت کرتی ہو

ورنہ تمھیں کوئی منہ نہ لگائے--

ہانی غصہ کرتی ہوئی تن فن کرتی چلی گئ۔۔

شکر ہے--

جلدی جان چھوڑ دی آج اس نے میری

پری نے ہنستے ہوئے آس پاس دیکھ کر کہا۔۔۔

ہائے برہان---

تم آج تو کل سے بھی زیادہ ہنڈ سم لگ رہے ہو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles...

۔برہان جو کھڑا فون پر بات کر رہا تھا---

اپنے سامنے کھڑی پریسہ کو دیکھ کر آنکھیں جھپکنا بھول گیا۔۔

برہان جو سکن شرٹ اور مہرون جیکٹ پہنے ہلکی داڑھی میں اپنی عمر سے بڑا لگ رہا تھا۔

جی پری میں""

یہ کہا کر برہان نے وہاں سے جلدی جانے میں عافیت سمجھی۔۔

آج اس نے باجی نہیں کہا لگتا کل کی بات اثر کر گی اُس پر------

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Poetry|Interview

پری نے خوش ہوتے ہوئے سوچا۔

چل پری دیکھ---

تیری دشمن کدھر ہے پری---

نے نظروں کو گھماتے ہوئے ہانی کی تلاش کی۔۔

سٹیج پر کھڑا نوجوان

بلیک تھری پیس میں مہنگی راسٹ واچ پہنے چہرے پر مسکرائٹ لاے انکھوں میں چمک لیے ہارون خان اپنے قریب کھڑی روحا کو دیکھ رہا تھا۔۔

پنک روز بہت خوبصورت لگ رہی ہو---

آج مجھ معصوم کی جان لینے کا ارادہ ہے کیا--

ویسے اتنی تعریف کافی ہے---

باقی تعریف میں روم میں جا کر اپنے طریقے سے کروگا۔--

ہارون نے آنکھ کو ونک کرتے ہوے کہا۔

جب روحا نے شرما کر سر جھکا لیا۔۔

ہائے وہ والی کتنی پیاری ہے--

اور یہ پاس سے جو گزرے گی ہائے میرا دل لے گی۔۔

اسامہ نے آس پاس لڑکیوں کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔

اسامہ شرم کرو کچھ ٹھرکی پن کی بھی حد ہوتی ہے تم ہارون کی ولیمے میں آئے ہو۔

زیان نے غصہ سے کہا۔۔

اس کھڑوس انسان کو شرم نہ آئی شادی کرتے--

ہائے میری بھی شادی کروا دو--

۔اسامہ نے ہارون کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے کہا۔۔

چل دفع ہو ٹھرکی میری ایک عدد بیوی ہے کیوں سب کے سامنے مجھے مشکوک کر رہے ہو۔ہارون نے غصہ سے اسامہ کا سر پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"تو بس کر ٹھرکی چل روحا بھابھی سے مل لیتے ہے

زیان شاہ نے اسامہ کو یاد کروایا وہ کس لیے آیا ہے

۔۔اب اوبھا بھی ہو گئی تیری میری تو"،---

میری بھی بھابھی ہے یار

اسامہ جو کچھ اور کہنے والا تھا اب ہارون کی گھوری سے بات بدل گیا۔۔

یہ کہتے ہی اسامہ نے سٹیج کی طرف دوڑ لگادی۔۔۔۔

ہاہاہاہاہاہا"

اس ٹھرکی کا کچھ نہیں ہو سکتا۔زیان نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھائ سنیں

آپ کو پتہ میرے لالہ کدھر ہے۔

اسامہ جو روحا سے ملنے سے پہلے فون سن رہا تھا

اسے جب بھائی جیسے الفاظ سے نوازا گیا--

-اسامہ کو لفظ بھائی پر غصہ آگیا--

کیا"بھا--

اسامہ پیچھے موڑتے ہوئے حیرت سے کہنے لگا--

لیکن اس کے وہی الفاظ روک گے--

کیونکہ سامنے بلیک مکیسی گاؤن میں حجاب کیے عمارہ کھڑی تھی جس کی صرف آنکھیں نظر آرہی تھی اسامہ گرے آنکھوں میں کھوسا گیا۔۔

لالہ کون--

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زیان شاہ--

گڑیاہو آپ--

اسامہ نے جان بوجھ کر نظریں پھیرتے ہوئے پوچھا۔تاکہ عمارہ کو لگے اس نے نہیں پہچانہ--

عمارہ جو خود اسامہ کو دیکھنے میں مصروف تھی اسامہ جو بلیک پینٹ شرٹ میں بہت خوبصورت لگ رہا تھا--

عمارہ کھوسی گی تھی اسے دیکھ کر--

لیکن اسامہ کے سوال پر عمارہ کو بہت دکھ ہوا کہ وہ اسے پہچان بھی نہ سکا۔

جی۔میں گڑیا

عمارہ نے افسوس سے جواب دیا۔

زیان سٹیج پر ہے۔۔

اسامہ اتنا کہہ کر سٹیج کی طرف چلا گیا عمارہ بھی اس کے پیچھے آ گی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے گڑیا تم آ گی شکر ہے

اسامہ تم گڑیا کو ساتھ لے آئے۔۔

زیان نے عمارہ اور اسامہ کو دونوں کو مخاطب کیا۔۔ لیکن دونوں نے ہی جواب نہ دیا

السلام و علیکم ہارون بھائی

عمارہ نے اسلام کیا۔۔

وعلیکم السلام گڑیا

ہارون نے عمارہ کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے جواب دیا۔۔

شادی کی بہت مبارک ہو بھابھی۔۔

روحا جو کنفیوز سی بیٹھی ہارون کے ساتھ اسامہ اور زیان کی طرف دیکھ رہی تھی--

جب عمارہ کو دیکھا--

جو بلیک مکیسی میں ہاتھوں پر دستانے پہنے جس کی صرف گرے آنکھیں نظر آرہی رہی تھی۔

۔روح کو عمارہ پہلی نظر میں بہت پیاری لگی

بھابھی آپ کتنی خوبصورت ہے

۔عمارہ نے مسکراتے ہوئے روحا سے کہا۔۔

ارے یہ کون ہے جس کی آنکھیں نظر آرہی ہے۔۔

روح کے کچھ بولنے سے پہلے ہی ہانی نے سٹج پر آتے ہوئے پوچھا۔۔

ہانی کو دیکھ کر ایک لمحہ کے لیے زیان حیران رہ گیا۔۔

ہانی بلیک کلر کا شارٹ ڈریس پہنے ہلکے میک اپ میں جالی دار ڈوپٹہ لیے بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

زیان نے بھی بلیک کلر پہینا ہوا تھا۔۔

لیکن ایک دم چہرے پر ہانی کی بات سن کر نا گواری آئ۔۔

میں آپ کا چہرا دیکھ سکتی ہو پلیز۔

ہانی نے عمارہ سے کہا

جب زیان نے غصہ کرتے جواب دیا

۔میری بہن پردہ کرتی ہے وہ سب کے سامنے چہرا نہیں دیکھا سکتی۔۔

"اوہیلو۔۔

مجھے بھی پتہ ہے زیادہ بولنے کی ضرورت نہیں ہے

۔میں نے سب کے سامنے چہرہ دیکھانے کو نہیں کہا۔۔

زیان کو ہانی کو جواب پر شرمندگی محسوس ہوئی

روح آپو کیسی ہے آپ--

آپ کو پتہ میں ساری رات نہ سوئی صبح سمجھ نہیں آرہی تھی بال کیسے بناو پھر میں نے بال باندھے ہی نہیں میں نے آپ کو بہت یاد کیا--

ہانی نے روح کو گلے لگاتے ہوے کہا --

میں نے بھی اپنی بے بی ڈول کو بہت یاد کیا--

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

روح نے ہانی کے ماتھے کو چومتے ہوے کہا--

آپو کتنا گلو کر رہی ہے آپ-

کل سے زیادہ پیاری آج لگ رہی ہے آپ

ہانی نے روح کے گالوں کو چھوتے ہوے کہا

ہانی کی بات پر روح اور ہارون مسکرانے لگے

بھائی آپ کیسے ہے خوش ہے نہ میری اتنی پیاری آپو جو مل گی آپ کو--

ہانی نے ہارون کی طرف رخ کر کے پوچھا--

میں ٹھیک بھی ہو---

اور خوش بھی--

ہارون نے روح کی طرف دیکھ کر کہا--

ہانی سوچ رہی تھی زیان نے اسے پہچانا نہیں ہے تبھی اسے نظر انداز کر کے سب کو مخاطب کر رہی تھی زیان کو ہانی کا اتنا بولنا اور اسامہ کا ہانی سے اتنا فری ہونا ذرا پسند نہ آیا تبھی وہاں سے چلا گیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسامہ تم ہر کسی سے اتنا کیسے فری ہو جاتے ہو تمہیں شرم نہیں آتی اپنے ٹھر کی پن سے اتنی جان نکلتی ہے تو بغیر تیاں کرنے کی بجائے کسی سے شادی کر لو کل کو تمہاری بھی بیٹی ہو گی دوسری کی بیٹوں کا کچھ خیال کرو--

زیان نے اسامہ پر اپنا غصہ نکالا

زیان کو اچھے سے معلوم تھا اسامہ کیسا ہے لیکن غصے میں اسے پتہ نہ چلا وہ کیا کہہ گیا ہے

بس زیان اس سے زیادہ بکواس نہیں سنو گا میں--

میری بیٹی تک نہ پہنچ ابھی--

میں کوئی بچہ نہیں کہ تیری آنکھوں میں غصہ نفرت نہ دیکھ سکو

تجھے اچھے سے معلوم ہے میں نے کبھی کسی لڑکی کے بارے بری نیت رکھی ہی نہیں--

ارے میرے دل دماغ پر پہلے ہی کسی اور کا قبضہ ہے

کل اور آج جب بھی میں نے ہانی سے بات کی ہے تیری آنکھوں میں غصہ ہی دیکھا ہے

میں سمجھ گیا تجھے پسند نہیں آیا وہ سب---

ہانی میرے لیے میری بہنوں جیسی ہے ہارون کی سالی وہ میرے لے قابل احترام ہے وہ

-

اج جو بکواس کی ہے تم نے اس سے یہ ہی ثابت ہوا تیری نظر میں--

میں کتنا برا ہوا اسامہ نے غصے اور افسوس سے کہا

اس بارے ہارون کو معلوم نہ ہو اور یہ بھی نہ سمجھنا میں تجھ سے لڑ کر جا رہا ہو--

کیونکہ مجھے معلوم ہے تو پاگل ہو چکا ہے اتنا کہہ کر اسامہ نے زیان کو گلے لگا لیا---

زیان کو اپنے غصے پر افسوس ہوا ہانی کا غصہ اسامہ پر نکال دیا

سوری یار---

زیان نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا اسامہ نے کوئی جواب نہ دیا

جانو اتنا لیٹ کیوں آئی--

ہانی نے علیزے سے پوچھا--علیزے ڑیڈ ٹیل فراک ہلکے میک اپ میں بہت پیاری لگ رہی تھی---

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تیار ہوتے وقت کا معلوم نہ ہوا---

علیزے نے شرمندگی سے کہا--

چل کوئی بات نہیں آجاو فوجی سے ملتے ہے

ہانی علیزے کو زبردستی لے گی

بابر جو کب سے آکر علیزے کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھ رہا تھا اپنے سامنے اتی علیزے

کو دیکھ کر خوش ہو گیا--

بابر نے وائیٹ پینٹ وائیٹ ٹی شرٹ پر بلیو کلر کا کورٹ پہنا ہوا تھا

لیکن اس کے کپڑوں کا رنگ دیکھ کر اس کا موڈ بری طرح خراب ہوا بابر کو ریڈ کلر بلکل پسند نہ تھا

اس لیے ہانی علیزے کو اپنی طرف اتے دیکھ کر وہاں سے چلا گیا

ہانی علیزے کو بابر کی یہ حرکت ذرہ پسند نہ آئی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم روحا مہر ہو۔

روحا جو اکیلی بیھٹی سب کو دیکھ رہی تھی جب یہ آواز سنی۔۔

جی میں ہی ہو۔

روحا نے سامنے کھڑی عورت کو دیکھا جو غصے سے گھور رہی تھی۔۔

ویسی ہی خوبصورت سمارٹ اور منحوس

ساجدہ نے نفرت اور حقیرت سے روحا کی شکل دیکھ کر کہا۔۔

"جہ جی آپ کیا کہارہی۔

روحانے حیرت زادہ ہو کر پوچھا۔۔

تم منحوس ہو تمہاری وجہ سے مہران دنیا میں نہیں رہا۔ہارون نے تم سے شادی بدلہ لینے کے لیے کی وہ شدید نفرت کرتا ہے تم سے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا

ہارون خان مہران ماموں کے بیٹے روحا کا یہ سوچتے ہوئے پسینے چھوٹ گے۔

ہانی ہانی روحانے روتے ہوئے ہانی کو آواز دی

کیا ہوا آپو طبعیت ٹھیک ہے آپ کی--

ہانی نے پریشان ہو کر پوچھا۔۔

میں نے گھر جانا ابھی روحانے روتے ہوئے کہا۔۔

چلے آپو گھر۔۔

نہیں اسامہ میں نہیں جا سکتا۔

زیان بھی چلا گیا۔

۔روحا اکیلی رہ گی ہے تم خود ہی چلے جاؤ

اسامہ جو ہارون کو اپنے گھر جانے کو کہہ رہا تھا۔۔

ایک منٹ ہارون نے اسامہ کو چپ کروایا جو کچھ کہنے والا تھا۔۔۔

جب ہارون کا فون رنگ کیا۔۔

کیا۔۔

تم مجھے اب بتا رہی ہانی۔۔

کیا ہوا روحا کو ہارون نے غصے سے چلاتے ہوئے ہانی سے پوچھا۔

پتہ نہیں آپو کو کیا ہوا ہم گھر جا رہے ہانی نے پریشان ہو کر کہا

۔ہارون نے غصے سے فون کاٹ دیا۔۔

ہم پھر ملے گے--

ابھی پنک روز کو میری ضرورت ہے ہارون یہ کہا کر بھاگ گیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپو یہ پانی پی لیں۔ہانی نے روحا کو گلاس دیا جو کانپتے ہاتھوں کے ساتھ روحا نے تھام لیا

--

اور ایک ہی سانس میں پی لیا۔۔

"آپ ٹھیک،

مجھے اکیلے چھوڑ دو ہانی --

روحا نے غم اور غصہ سے سرخ انگارہ آنکھوں سے ہانی کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔۔

کیوں--

کیوں آخر میرا وہ گناہ یاد کروایا گیا جس میں میرا کوئ قصور نہیں۔

روحا نے ڈاریسنگ ٹیبل کی چیزیں اور بیڈ شیڈ کو پھنکتے ہوئے کہا۔۔

ہارون خان میرا کزن

مہران ماموں کا بیٹا مجھ سے بدلہ لینے کے لیے شادی کی۔

روحا نے غصے سے اپنا سر پکڑتے زمین پر بیھٹتی چلی گئ۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دروازے کی کھلنے کی آواز کے ساتھ ہارون کی آواز آی۔پنک روز کیا ہوا میری جان

ہارون کمرے میں داخل ہوتے حیران رہ گیا کمرے کی اتنی بری حالت دیکھ کر جب

جلدی سے روحا کو آواز لگائ۔۔

دور رہے مجھ سے ہارون خان۔

ہارون جو روحا کے قریب بیٹھ رہا تھا جب روحا ڈھاری۔۔

مجھ سے شادی بدلہ لینے کے لیے کی تھی کس چیز کا بدلہ جس میں میرا کوئی قصور نہیں تھا

--

میں ساری زندگی اس ڈر اور خوف میں رہی کسی دن میرے ماموں کا بیٹا مجھ سے بدلہ لینے آئے گا۔ مجھے کیا پتہ تھا یہ انسان ہی میرا کزن ہو گا جو میرا شوہر ہے۔۔

"تف ہے مجھ پر جو یہ سمجھی آپ مجھ سے محبت کرتے تبھی شادی کی مجھ سے روحانے آج اپنے دل کا اتنے سالوں کا غبار نکالا۔

ہارون خاموش کھڑا سن رہا تھا۔ وہ چاہتا تھا روحا آج دل ہلکا کر لیں۔۔

مجھے حاصل کرنا تھا کر لیا اب میں ایک منٹ بھی ایسے انسان کے ساتھ نہیں رہ سکتی جس نے اپنے بدلے کے لیے مجھ سے شادی کی۔۔

روحا نے ہارون کے بے حد قریب آتے ہوئے کہا۔۔

جب ہارون نے ایک نظر روحا کو دیکھ کر فوراً نظریں چرا لی۔۔

وہ روحا کی ایسی ابتر حالت نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔

پنک روز میں مانتا ہو میں نے تمہیں ان دیکھے نفرت کی پر وہ وقتی تھی۔ آج تم میری

زندگی بن کر میری زندگی میں شامل ہوئی ہو۔ تم میرے لیے وہ زندگی جس نے مجھے

جینا سکھایا۔۔۔

ہارون نے روحا کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔

نہیں ہو میں آپ کی زندگی مسٹر ہارون خان نفرت ہے مجھے آپ سے سن لیا آپ نے

روحا نے ہارون کے ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہا۔۔

آج سے اور ابھی سے میں آپ سے نفرت کرتی ہو شدید نفرت۔

منحوس لفظ سنا آپ نے کبھی نہیں نہ میں نے سنے اور محسوس بھی کیے پوری زندگی یہ

الفاظ سن کر میں اپنے اللہ کے سامنے روز روتے ہوئے معافی مانگتی تھی۔۔۔

"میں میں منحوس نہیں ہو کوئی کیوں نہیں جینے دیتا مجھے۔ یہ کہتے ہی روحا ہارون کی

باہوں میں جھول گئی۔۔۔۔

"پنک روز پنک روز ہوش کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہسپتال کے کویڈور میں کھڑا شخص آنکھوں میں آنسو لیں وہ آئی سی یو کے دوازے پر کھڑا اندر اپنی زندگی کیلیئے دعا گو تھا۔۔۔

ہارون کیا ہوا میری بیٹی کو۔۔

تنزیلہ ہانی برہان مہر نے آتے ہی ہارون سے پوچھا اس سے پہلے ہارون کچھ کہتا جب ڈاکٹر آیا۔۔۔

کیا ہوا میری بیوی کو ہارون نے جلدی سے ڈاکٹر سے پوچھا۔۔

مسٹر ہارون آپ کی بیوی کا نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے انھیں کوئی شدد قسم کی ٹنشین ملی ہے اگلے چوبیس گھنٹے بہت ضروری ہے ان کے ہوش میں آنے کے ورنہ

ای ایم سوری ڈاکٹر نے افسوس سے ہارون کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا اور چلے گیا۔۔۔

پھپھو جان آپ اپنی بیٹی سے کہے ایسا نہ کرے میں اپنی زندگی کی بنا کیسے رہو گا۔ مجھے میری غلطی کی اتنی بڑی سزا نہ دے وہ---

جیسے وہ بے قصور ہو ویسے ہی میں بھی بے قصور ہو

ہارون نے روتے ہوئے تنزیلہ کے قدموں میں بیٹھ کر کہا۔۔

میں اپنی زندگی کو کچھ نہیں ہونے دو گا۔۔۔۔

چاہیے کچھ بھی ہو جائے--

مجھے اپنے اللہ پر یقین ہے وہ میری دعا ضرور سنے گا

برہان آپو ٹھیک ہو جائے گی نہ---

ہانی نے روتے ہوئے برہان سے پوچھا۔۔

چشمیش رونے کی بجائے اللہ سے دعا کرو---

آپو ٹھیک ہو جائے گی جلدی ان شاءاللہ۔

برہان نے حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔۔

سب جانتے ہے آپو میرے لیے پوری دنیا ہے۔

میں ان کے بغیر نہیں رہ سکتی۔

ہانی نے شدت سے روتے ہوئے کہا۔۔

اے موٹی پاگل ہو گی کیا۔

آپو تمہیں اپنا پاور بنک کہتی ہے اگر تم ہی ایسا کرو گی تو انھیں کون سنبھالے گا۔۔

دعا کرو اللہ سے چلو شاباش---

برہان نے ہمیت دیتے ہوئے کہا۔۔

ہانی نے کوئی جواب نہ دیا--

اگر آپو تمہاری دنیا ہے تو میں کیا ہو تمہارا برہان نے مصنوعی ناراضگی دیکھاتے ہوئے کہا---

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم تو میری طاقت ہو میرا حوصلہ ہو برہان--

آپو میری دنیا ہے تو تم میری دھڑکن ہو---

تمہارے بغیر میں کچھ نہیں---

ہانی نے روتے ہوئے برہان کے گلے لگ کر کہا

دور کھڑے زیان نے یہ منظر نفرت کی نگاہ سے دیکھا--

برہان کی آنکھوں میں آنسو آ گے ---

وہ اج کل خود حیران تھا---

ہانی اتنی بڑی بڑی باتیں کیسے کر رہی ہے--

دونوں بہن بھائی کو کچھ بہت غلط ہونے کا احساس ہو رہا تھا--

اور دونوں ہی آنے والے وقت سے انجان تھے--

کیا ہوا ہے روحا بھابی کو -----

ہانی جو برہان کے گلے لگتے رونے میں مصروف تھی عمارہ کی آواز سن کر الگ ہوئی--

پیچھے سے آتے زیان نے یہ منظر نفرت سے دیکھا---

نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے--

آپ دعا کریں آپو کے لے--

ہانی نے ایک دفعہ پھر روتے ہوئے عمارہ سے کہا---

وہ جلدی ٹھیک ہو جاے گی پریشان نہ ہو---

عمارہ نے ہانی کو گلے لگاتے ہوئے حوصلہ دیا--

چلو آو کچھ کھاتے ہے--

اب مجھے بھوک لگ گی ہے۔

برہان نے دوبارہ ہانی کو روتا دیکھ زبردستی اپنے ساتھ لے جاتے ہوئے کہا۔۔

ادھر آؤ ہانی---

جیسے روحا تمہاری بہن ہے ویسے ہی میں بھی بہن ہو۔پری جو خود روحا کے لیے رو رہی تھی جب ہانی کو مسلسل روتے دیکھا تو اس سے ہانی کا رونا برداشت نہ ہوا تبھی اسے حوصلہ دینے کے لیے ہانی کے پاس آ گی۔۔

چپ ہو جاؤ چڑیل کتنی بری لگ رہی ہو روتے ہوئے--

پری نے ہانی کو گلے لگتے ہوئے مذاق سے کہا تا کہ ہانی کا ذہین کسی اور طرف چلا جائے--

----

میں چڑیل سہی پری

یہ آپو کتنے سکون سے سو رہی ہے--

انھیں کہے نہ ہانی یاد کر کر رہی ہے--

ہانی نے چپ ہونے کی بجائے اور رونا شروع کر دیا۔۔۔

)پریسہ اور حنین دونوں اچھی دوست تھی ایک دوسرے کے غم میں شامل ہونے والی

لیکن روحا کے مامعلے میں دشمن بن جاتی۔۔

جیسے آج ایک دوسرے کو سہارا دینے کے لیے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔

دوسروں کو خوش کرنے کے لیے اپنی زندگی میں مگن)۔

یہ تو وقت ہی بتائے گا ان دونوں کے ساتھ کیسا ظلم ہونے والا تھا۔۔۔

دیکھنا یہ تھا کیا یہ دونوں وقت کے ظلم سے بچ پاتی ہے یا نہیں۔۔

چلو آو ہارون بھائ کے پاس چلتے ہے

وہاں ڈاکٹر آیا ہے روحا کی حالت کا پوچھتے ہے ان سے پری نے ہانی کا دھیان ڈاکٹر کی

طرف دالا یا۔۔۔

پھپھو میں نہیں جانتا کیسے روحا کو پتہ چلا سب کچھ ہارون نے روتے ہوئے کہا۔۔

مسٹر ہارون جب ڈاکٹر نے آتے ہوئے مخاطب کیا۔۔۔

ڈاکٹر میری بیوی کیسی ہے۔

ہارون نے جلدی سے پوچھا۔۔۔

دیکھے آپ کی وائف کا دماغ کوئی رسپونس نہیں دے رہا ایسے لگتا ہے جیسے آپ کی وائف زندگی کی طرف آنا نہیں چاہتی۔۔

انھیں کوئی گہرا صدمہ لگا ہے شاید۔

ڈاکٹر نے افسوس سے کہا۔۔

آپ سب دعا کریں باقی اللہ کی مرضی۔۔

ڈاکٹر ہارون کو حوصلہ دیتے ہوے چلا گیا--

ڈاکٹر کی بات پر ہارون کے پاوں کے نیچے سے زمین نکل گی --

اس کی پنک روز زندگی کی طرف نہیں آنا چاہتی---

یہ سوچتے ہی ہارون کو اپنا سانس بند ہوتا ہوا محسوس ہوا--

یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہارون بھائی--

نہ آپ آتے آپو کی زندگی میں نہ آپو اس حال میں ہوتی۔۔

ہانی نے طش کے عالم میں کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہانی""""

نہیں ماما ---

آپو پوری زندگی ڈرتی رہی اس وجہ سے کہ کہیں مہران ماموں کا بیٹا ان سے بدلہ لینے نہ آجاے وہی ہوا جس کا ڈر تھا۔۔۔

)ہانی اور برہان کو بھی سب حقیقت معلوم ہو گی تھی کہ روحا کا ڈر کیا تھا اور ہارون کون

ہے---

پہلے ہانی اور برہان انجان تھے ہر بات سے انھیں بس یہ معلوم تھا روحا کوئی خوف ہے اس خوف کا ذکر ان دونوں سے نہیں کیا گیا تھا لیکن اب پریسہ نے سب بتادیا تھا انھیں (

ہانی نے تنزیلہ کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔

اللہ میں تیرا گناہگار بندہ ہو--

تیری ہی بندی سے اُس گناہ پر نفرت کرتا آیا جس میں وہ بے قصور تھی۔

میں معافی مانگتا ہو تجھ سے مجھے معاف کردے۔

میری دعا قبول فرما مجھے میری زندگی میری روحا واپس لوٹا دے میں وعدہ کرتا ہو روحا کو کبھی کوئی غم دکھ نہیں دوگا اُسے اتنی خوشیاں دوگا وہ اپنا ماضی بھول جائے گی۔۔

ہارون نے روتے ہوئے اللہ سے معافی مانگی۔۔

چوبیس گھنٹے ہارون خان پر عذاب بن کر گزرے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب ڈاکٹر نے آکر خوشخبری سنائ۔

مبارک ہو آپ کی وائف کو ہوش آگیا ہے۔۔

ایک بات کا خاص خیال رکھے گا۔انھیں کوئی ٹینشن نہ دی جائے۔

ڈاکٹر نے ہارون کی طرف آتے ہوئے کہا۔۔۔

جی ہم پوری کوشیش کرے گ ئے

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے میری بیٹی کو ہوش اگیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تنزیلہ نے خوشی سے کہا۔

ہارون ڈاکٹر کی بات پر خاموش رہا تبھی تنزیلہ بیگم نے جواب دینا بہتر سمجھا---

پاپا چلے آپو سے ملتے ہے۔

برہان نے جلدی سے کہا--

ڈاکٹر ہم اپنی بیٹی سے مل سکتے ہے---

مہر صاحب نے بے تابی سے پوچھا۔۔۔

جی مل سکتے ہے--

ہو سکے تو خوش رکھے انھیں اب--

ڈاکٹر نے ایک دفعہ پھر یقین دہانی کروائی۔۔۔

بیٹا آپ بھی آو --

تنزیلہ نے ہارون کو کہا--

جو کب سے سوچ میں کھڑا تھا---

روحا کے سامنے جائے یا نہیں۔۔۔

پھپھو آپ لوگ جائے روحا کو ضرورت ہے۔۔

ہارون نے اپنے آنسو صاف کرتے کہا۔۔۔۔

سوری بھائی

میں نے بلاوجہ اتنا کچھ کہہ دیا غصے میں--

کیسے آپ کو غلط کہہ سکتی ہو

مجھے پتہ ہے آپو عشق ہے آپ کا۔

ہانی جو کب سے ہارون کو اللہ کے سامنے روتے ہوئے دیکھ چکی تھی اب پاس آتے ہوئے

ہارون سے معافی مانگی۔۔۔

ارے پاگل کوئی بات نہیں--

میرے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہے

مجھے بھی اتنی سزا ملنی چاہیے تھی۔۔

مجھے آج پتہ چلا روحا میری محبت نہیں میرا عشق ہے-----

جو میری روح میں بستا ہے۔۔

اگر روحا پوری زندگی نفرت کریں پھر بھی کم ہے--

میرے لیے اتنا بہت ہے اللہ نے مجھے میری پنک روز واپس کر دی۔۔

میں اتنی محبت دوگا اسے --

وہ سب بھول جاے گی--

اور جلدی اسے بھی مجھ سے محبت ہو جاے گی۔۔

۔ہارون نے ہانی کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوے کہا

اِن شاءاللہ--

ہانی نے مسکراتے ہوے کہا---

چلو جاؤ اندر--

میری پنک روز کے پاس--

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ انتظار کر رہی ہو گی۔۔۔

ہارون نے ہانی کو کمرے میں بھیجتے ہوے کہا۔۔

آپو آپ نے اچھا نہیں کیا ہمارے ساتھ--

پتہ کتنا روئی میں--

ہانی نے روحا کے سرہانے بیٹھتے ہوئے کہا۔۔

اور جو آپ سب نے میرے ساتھ کیا--

ماما بابا---

کیا میں اتنی بری تھی جو اُسی شخص سے میری شادی کروادی جس سے میں ساری زندگی ڈرتی رہی۔۔

روحا نے ہانی کی بات نظر انداز کرتے تنزیلہ اور مہر سے شکوہ کیا۔۔

بیٹا آپ ٹھیک ہو جائے پھر اس بارے بات کریں گے--

مہر نے روحا کے سر پر ہاتھ رکھ کر بات ٹالتے ہوئے کہا۔۔۔

ہانی مجھے نیند آرہی ہے۔

ہارون جب کمرے میں داخل ہوا اس کو یہ الفاظ سننے کو ملے۔۔

کافی دیر سے سب روحا کے پاس کمرے میں تھے۔۔

جب روحانے ہارون کو اندر آتے دیکھا تو جان بوجھ کر نیند کا بہانہ بنایا۔۔

کیونکہ وہ ہارون سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی

چلو سارے میری بیٹی نے سونا ہے

۔۔آرام کرنے دو روحا کو

مہر صاحب نے جلدی سے سب کو کہا تا کے روحا آرام کر سکے---

روحا کے علاوہ کسی نے ہارون کو نہیں دیکھا تھا۔۔

میں آپو کے ساتھ بیٹھ جاتی ہو

ہانی نے جانے سے انکار کیا۔۔۔

نہیں ہانی ہارون شوہر ہے اسے روحا کے پاس رہنا ہے پھر آ جانا تم۔

تنزیلہ نے زارا غصے سے کہا۔۔۔

تنزیلہ نے جب ہارون کو دیکھا-

وہ سمجھ گی روح نے نیند کا بہانہ کیا ہے

سب روم سے چلے گے تو ہارون نے خود میں ہمیت پیدا کی--

پنک روز-

ہارون آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہوے روحا کے قریب آیا--

اس کے قریب بیٹھ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

جب روحا نے غصے سے منہ موڑ کر آنکھیں بند کر لی۔۔ہارون نے روحا کی یہ حرکت دیکھ کر زرو سے اپنی آنکھیں بند کی۔۔

مجھے پتہ تم ناراض ہو نفرت کرتی ہو

۔تم ٹھیک ہو جاؤ میں یہ سب ناراضگی نفرت ختم کر دو گا۔تم میرا عشق ہو تم میری روح میں بستی ہو۔۔۔

اب میں تمیں کوئی دکھ تکلیف نہیں دو گا۔۔

جس دن ہارون خان نے روحا ہارون خان کو دکھ دیا وہ دن ہارون کا آخری دن ہو گا۔۔

میری پنک روز جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ ---

مجھے معاف کر دو۔

ہارون نے روتے ہوے سب کہا---

اس کا رونا روح کو ذرہ پسند نہ آیا

اپنا خیال رکھنا۔۔۔

روحا جو منہ موڑے آنکھیں بند کیے ہارون کی باتیں سن رہی تھی ماتھے پر نرم گرم لمس محسوس کر کے آنکھیں فورا کھول لی۔

تب تک ہارون کمرے سے چلا گیا تھا۔۔۔

نفرت ہے مجھے آپ سے ہارون خان--

روحا نے روتے ہوئے اپنے آنسو صاف کیے۔۔۔

"ایک ہفتہ بعد۔۔۔۔

ایک ہفتہ کے بعد آج روحا کو اچھا محسوس ہوا تھا۔اِس ایک ہفتے میں ہارون نے بہت خیال رکھا روحا کا لیکن روحا نے ایک دفعہ بھی ہارون کو مخاطب نہیں کیا تھا۔۔۔

آج پری روحا سے ملنے آئی تھی۔۔۔

پری کچھ ہوا کیا۔۔کیوں اتنا خاموش رہنے لگی ہو اب تو ہانی سے بھی نہیں لڑتی تم ۔۔روحا نے پوچھا۔۔

روحا کافی دنوں سے پری کا خاموش رہنا نوٹ کر رہی تھی

کچھ نہیں یار ویسے ہی پری نے ٹالتے ہوے کہا۔۔

بکواس کرو کیا مسلہ ہے میں زیادہ منت نہیں کر سکتی۔روحا نے جان بوجھ کر آنکھوں میں آنسو لاتے ہوئے کہا۔۔

)روحا جانتی تھی پری اس کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔(

پری نے پھر سب کچھ روحا کو بتا دیا وہ اپنی دوست کو پریشان نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

"پریسہ کی بھابھی اپنے آوارہ عیاش پسند نشئی بھائی سے پری کی شادی کروانا چاہتی تھی۔

جس کا دباؤ پری کے بھائی ڈال رہے تھے۔۔

پری یہ شادی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

روحا میں شادی ایسے انسان سے نہیں کر سکتی جسے عورت کی عزت نہ کرنی آتی ہو۔۔

پری نے روتے ہوئے روحا سے کہا۔۔

برہان کیسا لگتا ہے پریسہ--

روحا نے سامنے غیر مرئی نقطے کو دیکھ کر کہا۔۔۔

دماغ چل گیا تمھارا یا کتے نے کاٹ لیا ہے-

میں کیا بکواس کر رہی اور تم کیا کہہ رہی ہو حد ہے--

پری نے غصے سے روحا کو دھکا مارتے ہوئے کہا۔۔۔

زیادہ بنے کی ضرروت نہیں ہے بھابھی جان- -

میں تم کو بچی لگتی ہو

جو برہان کے ذکر پر تمھارے یہ ٹماٹر جیسے سرخ ہوتے گ ال نہ دیکھ سکو۔

روحانے پری کے گال شرارت سے کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔

کچھ زیادہ بے شرم نہیں ہو گی ہو شادی کے بعد

روح کی بچی دفع ہو میں ہی چلی جاتی ہو۔۔

پری جو روحا کی ایسی حرکیتں دیکھ کر خوش ہوئی تھی اللہ نے اُسے زندگی کی طرف واپس موڑ دیا تھا۔۔

اب مصنوعی غصے سے بولی۔۔

پری بہن بھائی سگے ہوتے ہے کسی دوسرے کو بھائی بہن کہہ دینے سے بن نہیں جاتے ۔۔

میں نے شروع سے تمھاری آنکھوں میں برہان کے لیے محبت دیکھی ہے۔اگر تم خاموش ہو تو اس وجہ سے برہان چھوٹا ہے یہ بھی کوئی مسلہ نہیں ہے چھوٹا بڑا کچھ نہیں ہوتا اگر بڑی عمر کا لڑکا چھوٹی عمر کی لڑکی سے شادی کر سکتا ہے تو لڑکی کیوں نہیں۔۔

تم میری بھابھی بنو گی بس بات ختم پری جو کچھ کہنے لگی روحا نے وہی بات ختم کر دی۔۔

ہائے میرے معصوم بھائی کو چڑیل ملنے لگی۔۔روحانے پری کو گلے لگاتے شرارت سے

کہا۔۔

دروازے کے پاس کھڑا ہارون یہ ساری باتیں سن رہا تھا ایک ہفتے کے بعد روحا کے ہسنے کی آواز اسے سنای دی تھی۔۔

سب کے ساتھ میری پنک روز بات کرتی ہے بس میرے ساتھ نہیں کرتی پتہ نہیں کون سا دن ہو گا جب مجھ سے بات کرے گی۔۔

ہارون افسوس سے سوچتے ہوئے اسٹڈی کی طرف چلا گیا۔۔۔۔

پری کی بچی تجھے اللہ پوچھے کیسی دوست ہے تو لعنتی عورت

روحانے دروازے کے پاس کھڑے ہوتے پریسہ کو کودل میں باتیں سنائ۔

۔(پری نے روحا سے کہا تھا وہ اصغر خان یعنی پری کے پاپا کو منائے۔ برہان اور پری کی شادی کے لیے اور یہ کام ہارون کر سکتا تھا تبھی آج روحا ہارون سے بات کرنے آئ تھی

(

روحا نے ڈرتے ہوئے اسٹڈی روم کا دروازہ کھولا جب سامنے صوفے پر بیٹھے وجیہہ پرسنلٹی لیے ہارون خان لیپ ٹاپ پر کام کرتا دیکھائی دیا۔۔۔

"اف ایک خوبصورت اتنے ہے اوپر سے سنجیدہ رہتے ہے۔یہ میں کیا سوچ رہی نفرت ہے مجھے ہارون خان سے بس پری کے لیے آئی ہو۔"

روحا گہری سانس لیتے ہوئے خود کلام ہوئی

--

ہارون جو کہ اپنی سفید انگلیاں لیپ ٹاپ پر چلا رہا تھا جب اچانک رکا۔۔

جب نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا تو حیران رہ گیا۔۔۔

روحا جو کب سے سوچ رہی تھی وہ ہارون کو کیسے مخاطب کریے۔۔

اپنے ہوہٹ کو دانتوں تلے دبائے سر جھکا کر کھڑی روحا ہارون کو ایک چھوٹی بچی معلوم ہوئی۔۔

ادھر آو پنک روز ہارون نے ہی روحا کی مشکل آسان کی۔۔

روحا اچانک ہارون کی آواز سن کر خیالات سے باہر آئی اور ہارون کی طرف چلی آئی۔۔

یہاں بیٹھ جاؤ ہارون نے روحا کو اپنی تھائی پر بیٹھایا۔جو روحا اچھے بچوں کی طرح خاموشی سے بیٹھ گئی۔۔

کیا بات ہے پنک روز ہارون نے روحا کے لب کو دانت سے آزاد کرواتے خود ہی پوچھا
۔۔

)ہارون کے لیے اتنا کافی تھا۔روحا نے اس کی بات مان لی اور قریب بیٹھی تھی (

میں اپنی دوست کے لیے آئی ہو کسی غلط فہمی میں نہ رہے آپ۔

روحا نے روٹھے پن سے کہا۔۔پری کی جہ سے ہی ہارون کے کہنے پر اس کے پاس بیٹھی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھر ساری بات پری اور برہان کی شادی والی بات بتادی۔۔

"ہمم چلو تیار ہو جاؤ میں بات کرتا ہوا اصغر خان سے ہارون نے ساری بات سن کر جواب دیا۔۔۔

یہ بات سنتے ہی روحا ایسے بھاگ گی جیسے گدھے کے سر سے سگنھ۔۔

ہاہاہا"میری معصوم پنک روز ہارون روحا کی یہ حرکت دیکھ کر ہنس پڑا۔۔۔

آپی---

آپ یہ کیا کہہ رہی ہے.

آپ نے سوچ بھی کیسے لیا-

برہان نے حیران ہوتے ہوے غصے سے کہا

برہان تم پاگل ہو گ ۓ ہو اتنا غصہ کس بات کا آرہا تمہیں--

تم اچھے سے جانتے ہو کہ میرے لیے میری دوست میری زندگی میں کیا مقام رکھتی ہے میں اُس مشکل وقت میں اُسے اکیلے نہیں چھوڑ سکتی---- -

یہ بات کرتے ہی روحا کی آنکھوں میں آنسو آگ ۓ----

برہان کے چہرے پر پریشانی کے ملے جلے تاثرات تھے وہ اس کشمکش میں مبتلا ہو گیا---

-

ایک طرف اس کی زندگی اور ایک طرف اس کی بہن کا مان -----

میں شادی کے لیے تیار ہو برہان نے ہار مانتے ہوۓ کہا۔۔روحا برہان ک بات پر خوش

ہو گی--

میری دعا ہے تم دونوں خوش رہو گے۔روحا نے دل سے دعا دی

یہ شادی صرف آپ کی خوشی کی وجہ سے کر رہا ہو میں برہان نے بیزاریت سے کہا--

برہان کی بات پر روحا خاموش رہی

(روحا ہارون نے تنزیلہ مہر اصغر کو خودی منا لیا تھا۔۔)

NEW ERA MAGAZINE .com

پری بہت اچھی لڑکی ہے تم خوش رہو گے اس کے ساتھ روحا نے برہان کو سمجھاتے

ہوے کہا۔

چلو سالے صاحب قربانی مطلب نکاح کے لیے تیار ہو جاؤ۔ہاورن جو کب سے بہن

بھائی کی باتیں سنتے بور ہو رہا تھا جب روحا کی گھوری سے نکاح کا بولا۔۔

ہارون جلیس ہو رہا تھا روحا سب کے ساتھ بات کر رہی تھی سوائے اس کے۔۔

کیا نکاح آپی

میری اسٹڈی جاب سب کچھ کرنے والا ہے

مان تو گیا ہوا اب بعد میں شادی کر لو گا

۔برہان نے اپنا رونا ڈالا۔۔

یہ سارا بزنس تمھارا ہی ہے آج اور کل بھی۔

ویسے بھی پری کو تمھاری ضرورت ہے ابھی۔ہم رخصتی دو سال بعد کر دے گے۔۔

تب تک تم بھی بزنس سنبھال لو گے۔۔روحا نے برہان کو سہولت سے جواب دیا

ویسے کیسی دلہن ہے خود ی ہمارے گھر ا رہی ہے نکاح کے لیے۔۔

روحا ہانی کے بال بنا رہی تھی جب ہانی نے کہا۔۔

ہانی چپ بھی ہو جایا کرو کیوں لڑتی ہو پری سے اتنی اچھی ہے وہ۔۔

روحا نے ذرا غصے سے کہا

پر مجھے اچھی نہیں لگتی جب آپ کو پیار کرتی ہے ٹھرکی۔

۔ہانی نے کیوٹ سے منہ کے زاویے بناتے ہوئے کہا۔۔

کیا ٹھرکی اپنی شکل دیکھی ہے موٹی۔

روحا اور ہانی باتوں میں مصروف تھی جب پری کے آنے کا پتہ نہیں چلا جس نے داخل ہوتے ہانی کی بات سن لی تھی۔۔

ہاں ٹھرکی ہو تم کبھی میری بہن پر تو کبھی میرے بھائی پر ڈورے ڈالتی ہو۔

ہانی نے سامنے تیار پری کو (جو ریڈ فراک میں کیوٹ سی لگ رہی تھی) کو بغیر شرمندگی سے کہا۔۔۔

اور اپنے بارے میں کیا خیال ہے تم سے تو کوئی شادی نہ کرے چشمیش میری محبت کو ٹھرک کہہ رہی

پری نے مذاق سے کہا اور روحا سے ملنے لگی۔۔

رہنے دو محبت کا نام بدنام کر رہی تم۔۔

خود کتنی بے شرم ہو اپنے نکاح پر کیسے دانت نکال رہی ہو۔۔

اپنی شادی کا سن کر دلہن شرم سے مرنے والی ہوتی ہے

ہانی نے پری کو شرم دلاتے ہوئے کہا۔۔

سوری مجھ میں شرم والا کوئی سسٹم نہیں اور کوئی بکواس کرو۔۔

پری نے ڈوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

شرما"

بس کردو یہ میرے جوڑے ہوئے ہاتھ دیکھ لو کیسے مراثیوں کی طرح لڑ رہی ہو کوئی اچھی بات کر لیا کرو جب بھی دیکھا لڑتے ہوئے دیکھا ہے تم دونوں کو۔

روحا نے ہانی کی بات کاٹتے ہوئے غصہ سے کہا۔۔۔

ہائے جانی بکواس یہ کرتی ہے میں تو ہو ہی معصوم پری نے جلدی سے کہا۔۔

تو اور معصوم بے شرم پریسہ خان ہانی نے جلتے ہوئے کہا۔۔۔

شکریہ موٹی اپنے بارے میں کیا خیال ہے۔۔

اف توبہ دونوں کو اثر نہیں ہوتا۔۔

روحانے دونوں کو دوبارہ لڑتے ہوئے دیکھ سر پکڑ لیا۔۔۔

کچھ دیر کے بعد پریسہ خان سے پریسہ برہان بن چکی تھی۔۔

مبارک ہو میری بے شرم بھابھی جان ہانی کے پری کو گلے ملتے ہوئے کہا۔(ہانی اور روحا دونوں ہی دل سے خوش تھی پری ان کی بھابھی بنی اور برہان کی زندگی میں پری بن کر شامل ہوی)۔

چل ہٹ موٹی چشمیش

میں تو ٹھرکی ہو جو تیرے بھای کو پھسالیا۔

پری نے بے شرمی سے برہان کے سامنے کہا۔۔

ہر وقت مجھے موٹی کہتی ہو خود اپنے یہ سیب جیسے گال دیکھے جو موٹے ہے)ہانی کے گال بھی پری کی ہی طرح پھولے ہوئے تھے تبھی پری اور برہان اسے موٹی کہتے تھے)۔یہ سنے کی دیر تھی جب پری غصہ سے بولی۔۔

دعا ہے میری

تمھارا شوہر ظالم ہو اور تمہیں بہت مارے۔۔

پری کو نہیں پتہ تھا کبھی ہمارے منہ سے نکلے الفاظ سچ ہو جاتے ہے

ایسی لیے ہمیں سوچ کر بولنا چاہیے کیونکہ کبھی بھی قبولیت کا وقت ہوتا ہے

کیا بکواس کر رہی ہو پری کبھی تو سوچ سمجھ کر بول لیا کرو برہان نے غصے سے کہا--

پری کی بات پر برہان کو خود کا سانس لینا مشکل ہو گیا---

وہ اپنی بہنوں سے بہت محبت کرتا تبھی مذاق میں بھی کچھ برداشت نہیں کرتا تھا۔۔۔

برہان کی بات پر پری کو غلطی کا احساس ہوا

تب تک ہانی آنسو صاف کرتی ہوی چلی گی تھی--

اسے بھی پری کی بات پسند نہ آئی تھی---

یار اسامہ تم گڑیا کو گھر تک چھوڑ آؤ

۔میں کسی کیس کے لیے شہر سے باہر جارہا ہو۔زیان جو برہان کے نکاح میں شامل نہیں

ہوا تھا۔

اب پریشانی سے عمارہ کے لیے اسامہ کو کہا۔۔

اچھا چھوڑ آوں گا۔۔

اب اسامہ سوچ رہا تھا

کیسے وہ عمارہ کے پاس جائے جو حجاب کیے کھڑی زیان کا ویٹ کررہی تھی۔۔

آپ میری ساتھ آے زیان نے کہا میں چھوڑ دو آپ کو---

اسامہ نے گہری سانس لیتے ہوئے عمارہ کے پاس آکر کہا۔۔

جی--

عمارہ صرف ہاں کی۔۔۔

ہم ادھر سے چلتے ہے راستہ شارٹ ہے جلدی پہنچ جائے گ ےئے۔۔

اسامہ نے سنسان راستے پر گاڑی موڑتے ہوئے کہا۔۔۔

عمارہ خاموش بیھٹی رہی۔۔

سامنے پولیس والے ناکالگا کر کھڑے تھے۔۔

تم دونوں کون ہو اس وقت یہاں کیا کر رہے ہو۔۔

پولیس والے نے سامنے آتی گاڑی کو دیکھ کر روکا۔۔

"بھائی

۔نہیں میں اپ کا بھائی نہیں ہو--

۔عمارہ نے جیسے ہی پریشان ہوتے اسامہ کو بھای کہا ویسے ہی اسامہ نے ٹوک دیا۔۔۔

ہم دونوں میاں بیوی ہے اسامہ کے منہ میں جو آیا کہہ دیا۔۔

یہ کیا کہہ رہے آپ ہوش میں تو ہے---

عمارہ نے پولیس والے کو در و جاتے ہوئے دیکھ کر غصے سے اسامہ کو کہا۔۔

"سر یہ دونوں میاں بیوی کہہ رہے پولیس والے نے سایڈ پر آتے ہوئے کیسی کو فون پر کہا۔۔۔

یہ جھوٹ بول رہے تم پلان کے مطابق نکاح کروادو یہ کہتے ہی فون کاٹ ہو گیا۔۔۔

تمہارے پاس کوئی ثبوت تو ہو گا نہیں اس وقت --

چلو ابھی نکاح کرو---

ہمیں تم لوگ مشکوک لگ رہے ہو---

ابھی نکاح کرو یا پھر ہمارے ساتھ تھانے چلو--

پولیس والے نے واپس آکر روب سے اسامہ کو کہا۔۔۔

نہیں میں کیسے لالہ کو جواب دو گی

۔میں جیل بھی نہیں جاسکتی۔

۔عمارہ نے خود کلام ہو کر کہا۔۔۔

اپ کو ایسا کرنا ہو گا ورنہ میرے ساتھ جیل میں رہنا ہو گا۔ اسامہ نے عمارہ کو سمجھایا۔۔

اسامہ تو خوش ہو گیا تھا نکاح کا سن کر

کچھ دیر بعد عمارہ نے روتے ہوئے قسمت کا فصیلہ مانتے ہوئے نکاح نامے پر دستخط کر

رے۔۔۔

"""سر آپ کا کام ہو گیا۔۔

پولیس والے نے دور جاتی گاڑی کو دیکھ کر کہا۔۔۔

گڈ۔۔۔

برہان جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا۔ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا پری بیڈ پر بیٹھی اُسی کا

انتظار کر رہی تھی۔۔

"جی آپ یہاں-

۔ برہان نے ماتھے پر پسنیہ صاف کرتے ہوئے پری سے کہا۔۔

ہاں میں نے سوچا اپنے چھوٹے شوہر کو مل آو خود تو اس نے آنا نہیں---

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پری نے محبت پاش نظروں سے برہان کو دیکھ کر مذاق سے کہا۔۔

''جی وہ میں برہان کو سمجھ نہ آئی کیا کہے۔

اور آس پاس دیکھنے لگا۔۔۔

ہائے بیوی میں ہوشر ماتم رہے ہو شوہر ہو کر۔

پری نے اپنی ہنسی روک کر کہا جو برہان کی حالت دیکھ کر اسے آرہی تھی۔۔

تمھیں مجھ سے ملنے آنا چاہیے تھا--

جیسے ناول کے ہیر و ہیر وئن کو ملنے آتے ہے۔

پری نے برہان کی شرٹ کے بٹن سے کھیلتے ہوئے کہا۔۔۔

''بسسسسس۔

کیا کررہی یہ آپ---

آپ کی ہمیت کیسے ہوئی مجھے چھونے کی---

میں اگر برداشت کررہا تو روحا آپو کی وجہ سے ورنہ میں کبھی بھی آپ سے شادی نہ کرتا

۔

برہان کے صبر کی جب حد ہوئی تب پری کو دھکا دیتے ہوئے غصے سے کہا۔۔

پری بیڈ پر گری حیران پریشان سی برہان کے غصہ سے بھرے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔

"میں تو

بسسسسسسسسسسس۔

پری نے جیسے ہی کوئی بات کہنی چاہی۔۔

برہان نے فوراروک دیا۔۔

آپ سے نکاح بس آپ کی مدد کے لیے کیا آپو کے کہنے پر جس دن آپ اس پریشانی سے نکل گی میں اسی دن آپ کو چھوڑ دو گا۔۔

آپکو مجھ سے بہتر مل جائے گا۔یہ رشتہ صرف عارضی ہے۔امید ہے آپ میری بات سمجھ گی ہے۔برہان نے جلدی سے دوٹوک بات کی۔۔

کافی دیر بعد جب پری نہ بولی---

تو برہان نے اس کی طرف دیکھا--

وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا --

پری بیڈ پر بیٹھی رو رہی تھی---

پری کے آنسو دیکھ کر برہان کو اور غصہ آگیا--

اب ڈرامے شروع ہو گے آپ کے--

آپ کو کیا لگتا ہے اپ کے ان آنسو سے میں پگل جاو گا مجھ پر نہیں اثر ہو گے یہ آنسو آپ لڑکیوں کو بس لڑکوں کو اپنے جال میں پھسانا آتا ہے ---

اب بھی آپ یہ ڈراما کر رہی کے میں پگل جاو گا ایسا ہر گز نہیں ہے میں کبھی آپ سے محبت نہیں کر سکتا مجھے معلوم ہے آپ بھی محبت نہیں کرتی جلدی خود کی جان چھڑ والو گا آپ سے

اور """""""
بسسسسسسسسسسسسسسسسسسسسس

پری نے زور سے چلائی --

بہت شکریہ تمہارا جو مجھے میری اوقات بتادی

میں نے محبت کی ہے تم سے مجھے نہیں معلوم یہ کب ہوا لیکن میں اس محبت میں اتنی اندھی نہیں ہو کہ اپنی عزت نفس کو تمہارے سامنے روند ھتی چلی جاو کیا کچھ نہیں کہہ دیا تم نے بنا سوچے سمجھے ---

اتنی بھی میں نے محبت نہیں کی تم سے کہ شادی کا سوچ لیتی مجھے معلوم تھا یہ ناممکن ہے لیکن ہمارا اچانک نکاح ہو جانا اس بات کا اشارہ کہ یہ ہی ہمارا نصیب تھا --

لیکن تمہارے الفاظ سے مجھے تم سے نفرت ہو رہی ہے تمہارے ساتھ ساتھ مجھے خود سے نفرت محسوس ہو رہی میں نے کیسے انسان سے محبت کر لی جسے لفظ محبت کا مطلب بھی نہیں معلوم---

برہان مہر میں بھی اتنی گری پری نہیں تھی جو نکاح کے لیے فوراً مان جاتی---

یہ نکاح صرف روحا کی وجہ سے کیا ہے--

میں نے اسے سمجھایا تھا لیکن اس نے میری ایک نہ سنی---

ارے تم سے اچھا وہ بھا بھی کا بھائی تھا---

وہ آورہ تھا پر مجھ سے محبت کرتا تھا

اسے اتنا تو معلوم تھا محبت ہے کیا مجھے اب افسوس ہو رہا کہ میں نے اس کی محبت کو کیوں ٹھکرایا۔۔۔

میں بھی ایسے شخص کے ساتھ نہیں رہ سکتی جو محبت کا لفظ تک نہ جانتا ہو۔

مجھے جلدی طلاق دے دینا پھر تم اپنے راستے اور میں اپنے --

پری نے برہان کی بات کاٹتے ہوئے غصے نفرت سے کہا۔۔

نرہان پری کی بات سن کر حیران تھا کہ وہ اس سے محبت کرتی ہے اس نے تو یہ ہی سمجھا تھا پری محبت نہیں کرتی

چلو آو گھر چھوڑ آوں برہان نے آرام سے کہا --

''شکریہ مسٹر برہان --

میں اپنے گھر جا سکتی ہو۔

مجھے ایسا ساتھ نہیں چاہیے جو آدھے راستے میں میرا ہاتھ چھوڑ دے۔۔

پری کہتے ہوئے کمرے سے نکل گی۔۔۔

اف یہ میں نے کیا کر دیا۔

پری کا دل دکھا دیا۔

اتنا کچھ کہہ دیا یہ مجھ سے کیا ہو گیا---

برہان نے افسوس سے سوچتے ہوئے کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عمارہ بس بھی کرے روتی رہے گی کیا۔--

اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں ہے--

بس قسمت میں ہمارا ایسے ہی نکاح ہونا لکھا تھا۔

عمارہ جو کب سے بیھٹی رو رہی تھی زیان کو کیسے بتائے گی۔ نکاح کا۔

اسامہ کو عمارہ کے رونے پر غصہ آرہا تھا لیکن پھر بھی اسے آرام سے سمجھا رہا تھا

لیکن لالہ

میں بات کر لو گا آپ ٹینشن نہ لے --

اسامہ نے جلدی سے عمارہ کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔۔

چلے آے میں گھر کے اندر تک چھوڑ کر آو آپ کو۔

اسامہ نے گھر کے سامنے گاڑی روکتے ہوئے کہا۔۔

"جی آپ--

۔عمارہ نے گھبراتے ہوے کہا--

۔کیوں میں جا نہیں سکتا کیا--

اب تو شوہر ہو آپ کا--

اسامہ نے عمارہ کا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے کہا--

جس میں وہ کامیاب بھی ہوا۔

عمارہ کو شرماتے ہوئے وہ محسوس کر سکتا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عمارہ اسامہ جیسے ہی گھر میں داخل ہوئے--

سامنے صوفے پر بیٹھے زیان کو دیکھ کر حیران رہ گے--

بھای آپ نہیں گے کیا۔

عمارہ نے حیران اور خوش ہوتے زیان کے پاس آتے ہوے پوچھا--

ارے گڑیا تم آ گی۔ کیسا رہا فنکشن۔

زیان نے عمارہ کی بات کو ٹالتے ہوے پوچھا۔

اسامہ تمھارے چہرے پر ہوائیاں کیوں چھائ ہوی ہے

زیان نے اسامہ سے پوچھا جو بڑی گہری نظر سے زیان کو رف حلیے میں دیکھ رہا تھا۔

جاؤ گڑیا سو جاؤ۔

میں زارا اس ٹھرکی کو دیکھ لو--

زیان نے عمارہ کو مسکراتے ہوے کہا--

اور عمارہ فورا چلی گی--

اب بتا کیا مسلہ ہے--

جو ایسے گھور رہے ہو ویسے بھی کتنی دفعہ کہا ہے یہ ٹھرکی نظروں سے مت دیکھا کر مجھے مشکوک بناتے ہو سب کے سامنے۔

زیان نے کشن اٹھا کر اسامہ کے مارتے ہوے کہا۔۔۔

کچھ تو گڑبڑ ہے جو تو اتنے سکون سے بیٹھا ہے--

ورنہ عمارہ کو خود لے آتے--

مجھے کیوں کہا۔۔۔

نہیں میں جانے والا تھا پھر گڑیا کا سوچا کیسے وہ رہے گی پوری رات تبھی روک گیا۔۔۔

چل اب دفع ہو مجھے نیند ارہی زیان نے اسامہ کو زبردستی دھکا مارتے ہوے کہا۔۔

کچھ تو ہے جو تو چھپا رہا۔

۔اسامہ نے گھر کے دروازے پر روک کر کہا۔۔

سوچ جو مرضی میں چلا زیان غصے سے کہتا اندر چلا گیا۔۔

اف میں تھک گی۔۔

ہاے مجھے اتنی خوشی ہو رہی ہے ہانی--

ہمارے بھای کی شادی ہو گی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

روحا نے خوش ہوتے ہوے کہا--

روحا رات کے وقت بیڈ پر بیھٹی ہانی سے فون پر بات کر رہی تھی۔۔۔

میں بھی بہت خوش ہو آپو لیکن برہان تو محبت نہیں کرتا پری سے

۔ہانی نے فکر مندی سے کہا۔۔

شادی کے بعد سب کو محبت ہو جاتی ہے برہان کو بھی ہو جاۓ گی۔

روحا نے اپنا اندازاہ لگایا۔۔

پھر آپ کو ہوئی محبت ہارون بھائی سے

ہانی نے جان بوجھ کر پوچھا وہ بھی جانتی تھی روحا محبت کرتی ہے پر اپنی نفرت کو آگے لے کر آرہی ہے۔۔

تم کوئی اور بات کرلو ورنہ میں فون بند کرنے لگی۔۔۔روحا نے سامنے آتے ہارون کو دیکھ کر ہانی سے غصہ سے کہا۔۔

اچھا--

میں کوئی بات نہیں کرتی۔ہانی نے جلدی سے کہا کہی روحا فون بند نہ کردے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہارون ایک گھنٹے سے روحا کو اپنے آپ کو اگنور کرتے اور ہانی سے بات کرتے دیکھ رہا تھا --

آج میری پنک روز کتنی خوش ہے

ہارون نے روحا کے چہرے پر مسکرائٹ اور لب ہلتے دیکھ کر کہا جو مسلسل ہانی سے بات کرتے ہوئے ہل رہے تھے

ہانی میری بات سن رہی ہو کیا۔-

ہانی--

روحا جو ہانی کی ایک دم خاموشی سن کر بول رہی تھی۔-

دوسری طرف ہانی بیڈ پر گہری نیند میں سو رہی تھی اس کا موبائل کان پر رکھا ہوا تھا

۔۔(ہانی اور روحا کا زور کا معمول تھا ایسے بات کرنا--

وجہ ہانی اور روحا کو ایک دوسرے کے بنا نیند نہیں آتی تھی جب ہی ان دونوں کا پلان بنا

وہ زور بات کر کے سویا کریں گی جیسے روز کی طرح ہانی بات کرتی سو گی)۔ہائے میری

بے بی گرل سو گی۔

روحا نے ہنستے ہوئے کہا اور برہان کو فون ملایا۔۔-

برہان جو بیڈ پر لیٹا پری کے بارے میں سوچ رہا تھا۔جب بھی آنکھیں بند کرتا تب ہی

پری کی روی ہوئی آنکھیں سامنے آجاتی۔۔

نہیں پری کو مجھ سے بہتر مل جائے گا۔

میں اس سے محبت نہیں کرتا۔

میں چھوڑ دو گا بس بات ختم برہان نے اپنے آپ سے وعدہ کیا۔۔۔

لیکن میں تو۔۔۔۔

آپو کا فون خیر ہو کہی پری نے کچھ بتا تو نہیں دیا۔۔

برہان اس سے پہلے کچھ اور سوچتا جب روحا کی کال آنی شروع ہو گی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

جی آپو۔۔

سب ٹھیک ہے برہان نے جلدی سے پوچھا۔۔۔

ہاں سب ٹھیک میں نے اس لیے فون کیا ہانی بات کرتی سو گی تم جا کر دیکھ لو بیڈ پر ہی لیٹ گی نہ۔۔۔

روحا نے فکر مندی سے کہا

کیا آپو آپ دونوں ایک ساتھ رہ لیتی

مجھے روز فون کر کے اس موٹی کے کمرے میں بھیج دیتی ہے

۔برہان نے ہستے ہوئے کہا جواب ہانی کے روم کے دروازے کے پاس کھڑا تھا۔۔۔

اچھا بس زیادہ بولو نہ مجھے پتہ ہے تم پری کو یاد کر رہے تھے میں نے تنگ کر دیا۔۔۔

روحا نے چہک کر کہا۔۔

آپو میں دیکھ لو زارا ہانی کو برہان نے بات کو ٹالا۔۔۔۔

ہاہاہاہا

میرا بھائی شرما گیا۔۔۔۔

برہان نے روحا کی ہنسنے کی آواز سن کر دل میں دعا کی۔

میری بہن ہمیشہ ایسے ہی خوش رہے۔۔

پنک زرو

ایسے ہی خوش رہا کرو میرے ساتھ بھی جیسے اپنے بہن بھائی کے ساتھ رہتی ہو

ہارون نے بیڈ پر لیٹتے ہوئے کہا۔۔۔

لائٹ بند کر دے مجھے نیند آرہی۔

روحا نے بات کو ٹالتے ہوئے کہا اور بیڈ پر لیٹ گی۔۔۔

جب کچھ دیر بعد روحا نے خود کو ہارون کے حصار میں محسوس کیا

چھوڑے مجھے۔

نفرت ہے مجھے ہارون خان

روحا نے ہارون کے سینے پر اپنے چھوٹے ہاتھوں سے مکے مارتے ہوئے کہا۔۔۔

کرو نفرت مجھ سے

پر میں دور نہیں ہوگا

تم میرا عشق ہو ہارون نے اپنی گرفت روحا پر اور سخت کر لی۔

"میں

سو جاؤ پنک روز ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا اگر میں نے کچھ اور کیا تو تمیں اچھا نہیں لگے گا۔

۔ہارون نے تحمل سے روحا کی بات کو کاٹتے ہوئے کہا

"نفرت ہے مجھے ہارون خان سے

اور مجھے عشق ہے اپنی روحا سے۔

ہارون نے پھر بات کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔

آنکھیں بند کرو پنک روز۔۔

ورنہ میں اپنے طریقے سے کراؤ گا۔

۔روحا جو پانچ منٹ سے ویسے ہی ہارون کو گھور رہی تھی جس نے اپنی آنکھیں بند کی تھی۔۔

روحا نے جلدی سے آنکھیں بند کی اسے امید تھی ہارون کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

-برہان جب کمرے میں داخل ہوا ہانی کی حالت دیکھ کر اسے افسوس ہوا

پتہ نہیں اس لڑکی کا کیا بنے گا یہاں دل کرتا وہی--سو جاتی ہے کوئی ہوش نہیں ہوتی اسے نیند میں--

ٹھیک کہتی ہے ماما اسے میں نے روحا اپو نے ہی بیگاڑا ہے برہان نے فکر مندی سے خود کلامی کی--

ہانی آدھی بیڈ پر آدھی زمین پر آ رہی تھی-

جب برہان نے جا کر سیدھا کیا---

اوے موٹی کبھی سکون سے سو جایا کر روز آ کر تم کو میں نے سیدھا کرنا ہوتا ہے--

برہان نے ہانی پر کمبل دیتے ہوئے کہا جو گہری نیند میں تھی--

اللہ دونوں ایک دوسرے کے بنا نہیں رہتی پتہ نہیں کیسے یہ اپنے گھر شادی کے بعد رہے گی--

برہان نے سوئی ہوی ہانی کے ماتھے پر عقیدت سے بوسہ دیتے ہوئے کہا--

اوئے لمبو

میں نے شادی ہی نہیں کرنی تم میری فکر نہ کیا کرو اپنی کرو وہ چڑیل آ گی تمہاری زندگی

میں

۔ہانی نے کروٹ بدلتے برہان کو آنکھیں بند کیے جواب دیا۔۔۔

موٹی تو''

برہان جیسے ہی کچھ کہنے لگا خاموش ہو گیا کیونکہ ہانی پھر گہری نیند میں چلی گی۔۔۔

توبہ اس لڑکی کو نیند کے علاوہ کوئی چیز عزیز نہیں ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

----لالہ آپ سو گے کیا۔۔

۔زیان جو لیپ ٹاپ پر کام کر کے سونے لگا تھا

جب عمارہ نے کمرے میں آ کر پوچھا۔۔۔

ارے گڑیا خیریت آو۔

زیان نے پریشانی سے پوچھا

۔اگر آپ سونے لگے تو میں چلی جاتی ہو

۔۔نہیں تم بات کرو میں نہیں سونے والا ابھی

زیان نے عمارہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے پاس بیٹھا لیا۔۔۔

بات ضر روی ہے آپ غصہ تو نہیں کرے گے۔۔

عمارہ نے سائیڈ پر پڑی زیان کی یونیفارم کے ساتھ گن کو دیکھ ڈرتے ہوئے کر کہا (عمارہ کو ڈر تھا کہیں زیان دوسرے بھائیوں کی طرح غیرت کے نام پر قتل نہ کر دے تبھی وہ گن کو مسلسل دیکھ رہی تھی۔۔۔)

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بتاؤ کیا بات ہے میری جان زیان نے عمارہ کا ڈر دیکھتے ہوئے گن دارز میں رکھ دی۔۔

"وہ لالہ شادی۔

عمارہ کو سمجھ نہیں آرہی تھی کیسے بات کرے۔

کیا میری گڑیا کو شادی کرنی ہے

زیان نے ہنستے ہوئے کہا۔

۔پھر میں لڑکا دیکھ لو زیان نے پھر مزاق کیا۔۔۔

"بھایییییی عمارہ نے چڑتے ہوے کہا

میں چلی جاتی ہو۔۔

نہیں میری گڑیا بتاو کیا بات ہے

زیان نے اسے دوبارہ کہا۔۔

وہ بھای عمارہ نے آنکھیں بند کرتے جلدی جلدی سب کچھ بتادیا۔۔

جیسے سن کر زیان کے چہرے سے مسکراہیٹ چلی گی۔۔

تم کیا چاہتی ہو۔

زیان نے کافی دیر بعد نارمل لہجے سے پوچھا۔۔

جب عمارہ زیان کے اس رد عمل پر حیران ہو کر رہ گئ۔۔

آپ کو غصہ نہیں آیا۔

تم کیا چاہتی ہو زیان نے ایک بار پھر بات دورای۔۔

میں چاہتی ہو آپ مجھے اپنے سائے میں رخصت کرے اسامہ اب میرا شوہر ہے میں انکار کر کے انھیں اور اپنے اللہ کو ناراض نہیں کر سکتی۔

عمارہ نے تحمل سے ساری بات بتادی۔۔

میں اللہ کا شکرادا کرتی ہو مجھے حلال رشتے میں باندھ دیااس نے بھای۔۔

۔عمارہ نے سر جھکا کر کہا۔۔۔

میری بہن خوش ہے میں بھی خوش ہو

جاؤ اب سوجاو زیان نے عمارہ کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوے کہا۔۔۔

زیان کو بہت غصہ آیا تھالیکن وہ عمارہ پر ظاہر نہیں کرناچاہتا تھااس کے لیے عمارہ کی خوشی پہلے تھی اور اسے اس پولیس والے پر بھی غصہ آرہا تھا جس نے یہ حرکت کی اس نے صبح پتہ لگوانے کاارادہ کر لیا تھا

یہ کیاہو گیا مجھ سے

زیان کو جب پتہ چلے گا

کیا سوچے گا میرے بارے میں کہ کیسا دوست ہو جس نے اسی کی بہن سے شادی کر لی

۔ویسے بھی وہ مجھے ٹھرکی سمجھتا ہے۔۔

وہ میری کسی بات پر یقین نہیں کرے گا

اسامہ مسلسل گاڑی چلاتے سوچ رہا تھا۔۔۔

کس کو بتاؤ جو میری بات کا یقین کرے گا۔۔۔

ہاں روحا بھابھی کو بتاتا ہوں

وہ کھڑوس انسان ویسے ہی مان جائے گا۔

اگر روحا بھابھی مان گی تو

۔۔اسامہ نے سوچتے ہوئے گاڑی ہارون پیلس کی طرف موڑ دی۔۔۔

ہارون روحا کو سوتے ہوئے دیکھنے میں مشغول تھا جو اسے ایک معصوم بچی لگ رہی تھی

میری پنک روز میں تمہیں اتنی محبت دوگا تم خود مجھے آکر کہو گی کہ تم بھی مجھ سے محبت کرتی ہو۔میں یہ بھی جانتا ہو تمہارے دماغ میں یہ بات بیٹھ گی تم جس سے محبت کروگی وہ دور چلا جاے گا۔۔۔میں تم کو کبھی نہیں چھوڑو گا۔چاہیے میری جان چلی جاے

ہارون نے روحا کی نوز پن کو چھوتے ہوے کہا۔(ہارون کو اتنا پتہ چل گیا تھا روحا گہری نیند میں سوتی ہے۔۔) تبھی روز کی طرح ہارون آج بھی روحا کو سوتے ہوے دیکھ کر بات کر رہا تھا۔۔۔

دروازے کی دستک پر ہارون کے چہرے پر ناگواری آی۔

سر آپ کا دوست آیا ہے نیچے

۔ملازمہ نے ہارون کو کمرے سے باہر آتے ہوے دیکھ کر کہا۔۔۔

کون سا دوست

ہارون نے پریشان ہوتے پوچھا

اسامہ سر آئے ہے ملازمہ نے جواب دیا

اچھا تم دیکھو میں آتا ہو۔۔۔

اوے ٹھرکی

خیریت تو آیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|...

تمھں نہیں پتہ سب سو رہے ہوتے ہے اس وقت

چل جا صبح بات کرے گے

ہارون نے جلدی سے اپنی کہی وہ نہیں چاہتا تھا روحا جاگ جائے۔۔

کھڑوس انسان میں تم سے نہیں بھابھی سے بات کرنے آیا ہو۔۔

اسامہ نے سنجیدہ ہو کر کہا۔۔۔

مجھے بتادو کیا بات کرنی ہے پنک روز سو رہی ہے میں نہیں چاہتا وہ جاگ جائے۔۔

ہارون نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے تحمل سے کہا۔۔

نہیں تم بھابھی کو بلاؤ

۔میں کہہ رہا نہ مجھے بتادے ہارون نے ایک دفعہ پھر اسامہ کی بات کاٹی۔۔۔

کیا مسلہ ہے خودی جواب دے رہے ہو تم اسامہ نے زارا غصے سے کہا۔۔۔

اچھا بس کر کیوں موت پر رہی تم کو میں جگادیتا ہو ہارون نے احسان کرتے ہوئے کہا۔۔

چل دفع ہو بھابھی خودی آگی ہے۔اسامہ نے سامنے حیران پریشان روحا کو نیچے آتے دیکھا لیا تھا۔۔۔

"کیا ییییا

ہارون نے حیران ہو کر کہا۔

۔کیا ہے کان کے پردے پھاڑ دے گا کھڑوس انسان۔۔۔اسامہ نے اپنے کان پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

السلام وعلیکم اسامہ بھای خیریت آپ یہاں آے

۔روحا نے ہارون کے قریب بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔

ہارون تو اسی میں خوش ہو گیا تھا روحا اس کے قریب بیٹھی ہے۔۔

وعلیکم السلام بھابھی اسامہ نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا۔۔۔

جی بھای بتاے کیا بات ہے مجھے ملازمہ نے بتایا آپ کا۔روحا نے اپنی جمائی روکتے ہوئے کہا۔۔

کیوں کے ملازمہ کو معلوم تھا ہارون نہیں جگاے گا روحا کو تبھی خودی جگانے چلی گی

"جی وہ

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک منٹ اپ میری طرف دیکھ کر بات کرے روحا نے اسامہ کا جھکا سر دیکھ کر کہا۔۔

اس کھڑوس انسان

مطلب آپ اپنے شوہر کو کہیں جو مجھے گھوری سے نواز رہا

۔مجھ معصوم کی جان لے گا یہ

۔اسامہ نے تھورا نارمل فیل کرتے ہوئے ہارون کی شکایت لگای جو واقعی گھوری سے

نواز رہا تھا۔۔

زیادہ بک نہ جلدی بتا

میری بیوی تیری وجہ سے جاگ رہی ہے۔

اس سے پہلے روحا کچھ کہتی جب ہارون بولا۔۔

چل میرے منہ نہ لگ میں صرف بھابھی سے ملنے آیا ہو۔۔اسامہ نے بھی کھری کھری سنائی۔۔۔

آپ یہ سمجھے یہ مسٹر یہاں نہیں ہے روحا نے روٹھے پن سے کہا اسامہ سے۔۔

وہ بھابھی

پھر اسامہ نے ساری بات روحا کو بتادی۔

۔میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہو جس نے مجھے اتنی نیک بیوی دی میں عمارہ سے شروع سے محبت کرتا تھا جب سے عمارہ کی آنکھیں دیکھی تھی

بس ڈر یہ تھا

زیان مجھے غلط نہ سمجھے۔۔

اسامہ نے عقیدت سے عمارہ کا ذکر ہارون اور روحا سے کیا۔۔

مجھے بڑی خوشی ہوی میں ضرور زیان بھای سے بات کروگی۔۔۔

روحا پہلے تو پریشان ہوگی لیکن اسامہ کی بات سن کر اسے بہت خوشی ہوی کہ وہ عمارہ سے محبت کرتا ہے

کچھ دیر بعد ہارون جو حیران پریشان ہو کر ساری بات سن رہا تھا اب ہوش میں آیا۔۔

تو ماہا ٹھر کی ہی ہے نہ

مطلب اتنی اچھی بکواس کدھر سے سکھ لی۔

ہارون نے ہنستے ہوے اسامہ کو گلے لگاتے ہوے کہا۔۔۔

"چل مبا

ہارون جیسے ہی کچھ کہنے لگا اچانک روک گیا۔۔۔

روحا جو خود مشکل سے نیند سے بے حال ہو رہی تھی اچانک خودی ہارون کے کندھے پر

سر رکھ کے سو گی۔۔۔

ہارون روحا کی اس حرکت پر خوش ہوا۔۔

چل اب دفع ہو

ہم صبح بات کرے گے زیان سے

اب میری پنک روز سو گی ہے۔۔

ہارون نے روحا کو اپنی باہوں میں بھر کر اوپر کمرے کی طرف جاتے ہوئے کہا۔۔۔

تو بڑا بے شرم ہو گیا ہے کھڑوس انسان

اسامہ کو خوشی ہوی تھی ہارون کو مسکراتے ہوئے دیکھ کر تبھی مذاق سے کہا۔۔۔۔

تجھ سے کم ہو ٹھرکی۔۔

۔ہارون نے جاتے ہوئے اونچی آواز سے کہا۔۔۔

"شادی سے پہلے۔۔۔۔۔

زیان بالکل خاموش بیٹھا تھا۔۔

زیان کچھ بولو بھی اب

۔ہارون نے سنجیدگی سے کہا۔

میں کیا بولواب

۔کچھ بولنے کے لیے اس میں رہ کیا گیا ہے۔۔

نکاح توہو چکا اب رخصتی بھی کر دیتے ہے۔

لیکن پورے دھوم دھام سے کرنا چاہتا ہو۔

کیونکہ میری صرف ایک ہی بہن ہے

میرے بہت سے ارمان ہے۔

زیان نے سنجیدگی سے کہا۔۔

ہارون اور روحا زیان کی بات پر خوش ہو گے۔

لیکن عمارہ بے چین ہو گی

زیان کی آنکھوں الفاظ لہجے میں عمارہ سختی غصہ بہت اچھے سے نوٹ کر چکی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Poetry|Interviews

آج اسامہ عمارہ کی شادی تھی

۔زیان مہندی بھی کرنا چاہتا تھا لیکن اسامہ کے والدین کو جلدی تھی۔۔

وہ صرف اتنا چاہتے تھے

عمارہ رخصت ہو جاے

کیونکہ اسامہ کے والدین نے عمرے کی ادائیگی کے لے جانا تھا

اس لیے ولیمہ کے بعد ان کی فلائٹ تھی۔۔

)اسامہ کے والدین بہت اچھے اور نیک تھے۔

اس لیے ہارون روحا کے سمجھانے پر انہوں نے فورًا شادی کی رضامندی دے دی

۔۔۔(

عمارہ ریڈ مکیسی گاؤن حجاب کے ساتھ نقاب کۓ ہاتھوں میں ریڈ ہی گلوز پہنے بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

واؤ ماشاءاللہ عمارہ تم کتنی پیاری لگ رہی ہو۔۔

ہانی نے عمارہ کو گلے ملتے ہوے کہا۔

)عمارہ کو ہانی پہلی ہی نظر میں بہت پیاری لگی اس لیے دونوں کی دوستی روحا کی شادی پر ہو گی تھی.(

عمارہ کی صرف آنکھیں نظر ارہی تھی

جس پر مہارت سے میک اپ کیا گیا تھا۔۔۔

تم بھی بہت پیاری لگ رہی ہو ہانی

۔عمارہ نے ہانی کے ہاتھوں کو پکڑ کر کہا۔۔۔

ہانی نے مہرون کلر کی مکیسی پہنی ہوی تھی

بال سٹریٹ ہلکے میک اپ آنکھوں پر لگا چشما ہانی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

شکریہ عمارہ

ہانی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"گڑیا وہ۔۔۔

زیان جو عمارہ سے کچھ کہنے آیا تھا۔

ہانی کو دیکھ کر اس کے الفاظ وہی رہ گے۔۔۔

ہانی کے کالے لمبے بالوں کو دیکھ کر زیان کو خود کا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔

کیونکہ لمبے بال زیان کو شروع سے پسند تھے۔۔

ہانی کے بالوں کو ذیان نے آج پہلی دفعہ غور سے دیکھا تھا۔

۔ہانی کو زیان کا اس طرح دیکھنا پسند نہ آیا۔۔۔

عمارہ میں چلتی ہو

تم اس زرا فے سے بات کر لو

ہانی اتنا کہہ کر وہاں سے چلی گی۔۔

ہانی کی بات سن کر زیان کو اتنا غصہ آیا

گڑیا سے بنا بات کیے ہانی کے پیچھے چلا گیا۔۔۔۔

اے چشمش۔

زیان نے ہانی کو آواز لگائی

۔جی زرا فرمائیں بکواس۔

ہانی نے تپ کر کہا۔۔۔

زبان سنبھال کر بات کیا کرو مجھ سے چشمش

اور یہ غلط فہمی میں مت رہنا کہ میں نے تم کو پہچانا نہیں

۔زیان نے طنزیہ مسکراتے ہوئے کہا۔۔

زیان کی بات پر ہانی خاموش ہو گی۔۔

اے چشمش

اپنے بال باندھو۔۔

زیان نے بڑے روعب سے کہا۔۔

زیان کی بات پر ہانی کو اور زیادہ تپ چڑھ گی۔

کیوں زرا فے تمھیں کیا مسلہ ہے میرے بالوں سے

ہانی نے غصے سے پوچھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

جتنا کہا ہے اتنا کرو

۔زیان نے بیزایت سے کہا۔۔

مجھے میرے بال نہیں باندھنے آتے

یہ کام آپو کیا کرتی تھی۔۔

جب سے آپو گی ہے میں نے ایک دفعہ بھی بال نہیں باندھے۔

ہانی نے دکھی ہوتے ہوے کہا۔۔۔

تو تم سکھ لو

۔اب بھابھی نے تو ساری زندگی تمہارے کام نہیں کرنے۔زیان نے افسوس سے کہا

میرے بال کھلے ہو یا بند

تمیں اس سے کوئ فرق نہیں پڑھنا چاہیے

اتنا کہہ کر ہانی تن فن کرتی چلی گی۔۔۔

اسامہ۔بلیک پنٹ کورٹ میں بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔۔

جب عمارہ اس کے ساتھ آکر بیٹھی اسامہ تو سب کچھ بھول گیا

۔اسے صرف اتنا یاد تھا آج اس کی محبت اس کے ساتھ ہے۔۔

دیکھ زیان آج ٹھر کی کتنی خاموشی سے بیٹھا ہے

۔ہارون نے قہیقہ لگاتے ہوے کہا

۔۔زیان نے کوی جواب نہ دیا۔۔

زیان کی خاموشی کو اسامہ عمارہ دونوں نے محسوس کیا

)اسامہ عمارہ زیان کی آنکھوں میں غصہ نفرت دیکھ چکے تھے۔ (

اسامہ کو بہت دکھ تھا

کہ زیان اسے اپنی بہن کے لائق نہیں سمجھتا۔

"پنک روز۔۔۔۔

روحا ہانی سے بات کر رہی تھی

جب ہارون نے بلایا۔۔

روحا نے بلیک مکیسی پہنی ہوئی تھی

بالوں کا جوڑا بنائے ہلکے میک اپ میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی

۔اور ہارون روحا کی تیاری کو دیکھ کر خود پر قابو پا رہا تھا۔۔۔

جی۔

روحا نے بیزایت سے جواب دیا۔۔

"وہ میں

ہارون مجھے عمارہ سے ملنا ہے ابھی۔روحا نے ہارون کی بات کاٹتے ہوئے کہا اور چلی گی

۔۔

عمارہ رخصتی کے وقت بہت روی

اس کو رونا اس بات کا تھا

کہ زیان اس سے نفرت کرتا ہے۔

عمارہ کے آنسو پر زیان کی آنکھوں سے بھی آنسو آ گے

۔(یہ ہی بہن بھائی کی محبت ہوتی ہے۔سب بھای اپنی بہنوں سے بہت محبت کرتے ہے چاہیے جتنا بھی لڑتے ہو بہنوں کی شادی پر ان کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہے.)

ٹھر کی میری بہن کا خیال رکھنا

اگر اس کی آنکھ میں تیری وجہ سے ایک بھی آنسو آیا تیرا وہ دن آخری ہوگا

۔زیان نے غصے سے اسامہ کو کہا۔

تو بے فکر رہے ایسا دن کبھی نہیں آے گا

اسامہ نے زیان کو تسلی دیتے ہوے کہا

اور پھر عمارہ سب کی دعاوں سے رخصت ہوگی۔۔۔

اسامہ کے گھر عمارہ کا استقبال بہت اچھے سے کیا گیا۔تمام رسموں کے بعد اسامہ کے کمرے میں عمارہ کو پہنچا دیا گیا۔۔

پتہ نہیں لالہ کیا سوچ رہے ہو گے ہمارے بارے میں

کب معاف کریں گے وہ۔

۔عمارہ اپنی سوچ میں اتنی مگن تھی

اسے اسامہ کے آنے کا پتہ بھی نہ چلا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"عمارہ۔

اسامہ نے مدھم آواز سے عمارہ کو بلایا۔۔

اسامہ کی آواز پر عمارہ اپنے خیالات سے باہر آئی۔

اور گھبرا گی

۔کیسی ہو عمارہ۔

اسامہ نے عمارہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے پوچھا۔۔

ٹھیک آپ کیسے ہے

عمارہ نے کنفیوز ہوتے ہوئے پوچھا۔

۔میں بہت خوش

اسامہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

کیا میں یہ پردہ ہٹا سکتا ہو

اسامہ نے عمارہ سے اجازت مانگی۔

عمارہ نے سر ہاں میں ہلایا۔۔۔

عمارہ کا جب نقاب اتارا گیا

اسامہ عمارہ کی خوبصورتی کو دیکھ کر دنگ رہ گیا۔۔

بہت خوبصورت ہو تم۔

اسامہ نے عمارہ کی پشیانی کو چومتے ہوے کہا۔۔

اس پر عمارہ گھبراسی گی

۔یہ تمھاری منہ دیکھای۔۔

اسامہ نے عمارہ کو ڈائمنڈر نگ دی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|

عمارہ میں تم سے بہت محبت کرتا ہو

خود معلوم نہ ہوا کب یہ سب ہو گیا۔

۔میں نے تم سے دل کی بات اس لیے نہیں کی کبھی

۔تاکہ تم مجھے غلط نہ سمجھو میں

دوبئ بھی اس لیے گیا تھا

۔کہ میں محبت کو بھول جاو لیکن ایسانہ ہو سکا۔۔ محبت کم ہونے کی بجاے زیادہ ہو گی۔۔

اسامہ نے شرمندہ ہوتے کہا۔۔

عمارہ اسامہ کی بات سن کر حیران رہ گی۔۔

وہ اتنے سال یہ ہی سمجھتی رہی

صرف وہ ہی اسامہ سے محبت کرتی ہے۔۔

لیکن اسامہ کی بات سن کر اسے بہت خوشی ہوئ۔

اسامہ میں نے بھی آپ سے بہت محبت کی ہے

کوی ایسی دعا نہیں جس میں اپ کو نہ مانگا ہو

۔ہر رات آپ کو یاد کرتے ہوے گزاری ہے

عمارہ نے اسامہ کے ہاتھوں کو چومتے ہوے کہا۔۔

اسامہ تو عمارہ کی بات پر بے ہوش ہوتے ہوتے رہ گیا۔۔۔

لیکن میں اپنی زندگی تب تک شروع نہیں کرنا چاہتی

جب تک میرے لالہ مجھ سے اپنی ناراضگی ختم نہیں کر لیتے۔۔

www.neweramagazine.com

وہ ہمیں معاف نہیں کر دتیے۔۔

عمارہ نے روتے ہوئے کہا۔۔

اسامہ عمارہ کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا۔۔۔

تم بے فکر رہو

۔جب تک زیان ہمیں معاف نہیں کرتا تب تک ہم اپنی زندگی شروع نہیں کرے گے

۔۔

اسامہ نے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

جو کہ اسے مشکل لگ رہا تھا۔۔۔

چلو اٹھو فریش ہو جاؤ چینج کر لو۔

۔اسامہ نے ڈارسنگ روم کی طرف جاتے ہوئے کہا۔۔۔

صبح ---

کی کرنیں اسامہ کے چہرے پر پر رہی تھی۔۔

کرنوں کی وجہ سے اسامہ کی آنکھ کھل گی

فوراً اٹھ کر بیھٹا

اس کی نظر بیڈ پر سورہی عمارہ پر گی۔۔

اسامہ صوفے سے اٹھ کر عمارہ کے قریب گیا۔

۔۔(رات اسامہ نے خود فصیلہ کیا تھا کہ وہ صوفے پر سوے گا۔

عمارہ نے منع کیا تھا لیکن اسامہ کو خود پر اور اپنے جذبات پر یقین نہ تھا تبھی وہ صوفے پر

جا کر لیٹ گیا۔)

کتنی پیاری لگ رہی ہے سوتی ہوی

۔ہاے میری قسمت میں اسے ہاتھ بھی نہیں لگا سکتا۔اسامہ نے افسوس سے سوچا۔۔

تجھے اللہ پوچھے سنجیدہ انسان

بغیرت انسان

تیری وجہ سے ابھی مجھے ادھوری خوشی ملی ہے حالانکہ جو کچھ ہوا اس میں ہمارا کیا قصور

۔اسامہ نے زیان کو دل میں بہت سی گالیوں سے نوازا۔۔۔

وائیٹ مکیسی گاون میں عمارہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

عمارہ کا حجاب اور نقاب اسامہ نے خود سیٹ کیا تھا۔۔۔

)عمارہ بہت خوش تھی اسے اتنا محبت کرنے والا شوہر ملا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ جانتی تھی

۔رات اسامہ کو روک کر اس نے اس کی دل ازاری کی ہے۔لیکن اس کے لیے زیان کی ناراضگی ختم کرنا پہلے ضروری تھا۔۔(

اسامہ نے گرے کلر کا پینٹ کورٹ پہنا ہوا تھا۔

دونوں ہی بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔۔

ولیمے کی تقریب اچھے سے سرانجام پائی۔

ولیمے کا فکشن دن میں تھا۔۔

رات کو اسامہ کے والدین کی فلائٹ تھی۔۔

زیان ولیمے میں بھی خاموش رہا تھا۔۔

ہانی بھی ولیمے میں نہیں آئی تھی۔

۔روحا نے بھی آنے سے انکار کر دیا تھا۔کیونکہ اس کی طعبیت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زیان تم کیا سوچ رہے ہو۔

ہارون نے زیان سے پوچھا جو کب سے کسی سوچ میں مبتلا تھا۔۔

ہارون مجھے سچ بتا

تم نے ایسا کیوں کیا۔

۔زیان نے غصے سے پوچھا

۔کس بارے میں بات کر رہے میں نے کیا کیا ہے

ہارون نے انجان بنتے ہوے زیان سے پوچھا

ہارون میں ایک پولیس والا ہو

جس پولیس والے سے تم نے یہ سب کام کروایا ہے اس نے مجھے بتادیا ہے

۔زیان نے غصے سے کہا۔

۔تم اس بات کو چھوڑو

پہلے مجھے یہ بتاو تم خوش نہیں ہو کیا

اسامہ عمارہ کا شوہر بن گیا۔۔۔

تم میں اچھے سے جانتے ہے وہ کتنا اچھا انسان ہے

ہماری گڑیا خوش رہے گی

۔ہارون نے زیان کو سمجھاتے ہوے کہا۔۔۔

ہارون

اسامہ کی وجہ سے میں نے اپنی بہن کو روتے ہوئے دیکھا ہے۔

دعا کرتے اور تڑپتے ہوئے اللہ کے سامنے روتے ہوئے دیکھا ہے۔

۔اس کا ایک آنسو مجھے تکلیف دیتا تھا

میں اتنا بے بس بھای تھا

اپنی بہن کے لیے کچھ کر بھی نہں سکتا تھا۔۔۔

آج سے چار سال پہلے جب اسامہ ودبئ گیا۔

میں نے عمارہ کو بہت روتے ہوئے وہی سجدے میں گرتے ہوئے دیکھا۔

۔اس کے جو الفاظ تھے ہارون

میرا سن کر دل کر رہا تھا اسامہ کا قتل کر دو

۔زیان نے غصے سے کہا۔۔۔

)یااللہ میں نے کیسے اسامہ کو دیکھ لیا۔میں نے کسی نامحرم کو آج دیکھ لیا۔

میرے دل میں اسامہ کے لیے محبت کیوں بڑھتی جا رہی ہے اگر لالہ کو پتہ چل گیا تو وہ

مجھ سے نفرت کرنے لگے گے۔میں ایسا ہر گز نہیں چاہتی۔۔

اور میرے اللہ یہ محبت صرف میرے دل میں ہی ہے اسامہ کے دل میں تو کچھ نہیں

تبھی وہ بنا کچھ کہے چلے گے

۔عمارہ نے روتے ہوئے دعا کی۔۔

اس بات سے بے خبر پیچھے زیان سب سن چکا تھا۔۔۔)

اس انسان نے دوبئ جا کر ایک دفعہ بھی میری بہن کا نہیں سوچا۔

زیان نے غصے سے کہا۔۔۔

پاگل لڑکے

وہ تیری وجہ سے اپنے دل کی بات عمارہ کو بتائے بنا دوبئ چلا گیا۔۔

ہارون نے سنجیدگی سے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میری وجہ سے

لیکن کیوں

۔زیان نے حیران ہو کر پوچھا۔۔

کیونکہ اسے لگتا تھا تو اس کی نیت کو غلط سمجھے گا۔۔

دیکھ زیان میری بات سن۔۔

یہ سب قسمت کے فیصلے ہے

۔میں نے اسامہ کی آنکھوں میں دیکھا ہے

۔تو بھی دیکھتا تو معلوم ہو جاتا وہ گڑیا سے کتنی محبت کرتا ہے۔۔

ہارون نے زیان کو سب بتا دیا

۔کیسے اسامہ کو گڑیا سے محبت ہوی

اور وہ دوبئی کیوں گیا۔۔

اس ٹھرکی نے مجھے کچھ نہیں بتایا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Article|Poetry|Interview

اس بات کی سزا اسے ملنی چاہیے ہارون۔۔

زیان نے مسکراتے ہوئے کہا

۔۔ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو

ہارون نے بھی زیان کا ساتھ دیا۔۔۔

عمارہ اسامہ کو معلوم نہیں ہونا چاہیے کہ میں اس شادی پر دل سے رضامند ہو

۔زیان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

پاپا میں نے آپ سے کچھ بات کرنی ہے

۔برہان نے مہر صاحب کے آفس روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔۔

ہاں بولو بیٹا

مہر صاحب نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔

وہ برہان کی آنکھوں اور چہرے پر پریشانی دیکھ چکے تھے

اور انھیں معلوم تھا۔ برہان کس بارے بات کرنے آیا ہے۔۔

)کیونکہ جب کل رات برہان خود سے خود کلامی کر رہا تھا۔

یہ سوچ کر کہ سارے سو چکے ہے۔

تب مہر صاحب نے سب سن لیا تھا۔۔۔(

پاپا مجھے امریکہ جانا ہے اپنی اسٹڈی کے لیے۔

برہان نے کنفیوز ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

)برہان فیصلہ کر چکا تھا اگر اسے پریسہ سے جان چھڑوانی ہے تو اس کا حل سب سے دور جانا ہی ہے۔

وہاں جا کر وہ پریسہ کو طلاق دے گا تو کوئی اس سے سوال نہیں کرے گا۔(

اس بارے میں میں تمہیں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

یہ تو تمھاری ماں اور بہنیں ہی بتائیں گی۔ کہ تم امریکہ جاوگے یا نہیں۔۔

مہر صاحب نے دوٹوک جواب دیا۔۔

لیکن پاپا۔۔

دیکھو برہان میری بات کو سمجھو۔

مہر صاحب نے برہان کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

پریسہ اچھی لڑکی ہے

ہم سب نے تمھاری آنکھوں میں محبت دیکھی تبھی تو ہم نے ہاں کی نکاح کے لیے

۔اب مجھے نہیں معلوم تم اس بات سے کیوں انکار کر رہے ہو

۔لیکن یہ بات یاد رکھنا

اس بچی پر ہم ظلم نہیں ہونے دے گے

تم طلاق کا سوچے بیھٹے ہو ایسا ہر گز نہیں ہو گا۔۔

مہر صاحب نے وارننگ انداز میں کہا۔۔

پاپا آپ سب جو سوچ رہے ایسا کچھ نہیں

میں پری سے محبت نہیں کرتا

نہ اسے قبول کر سکتا ہو۔

۔برہان اتنا کہہ کرغصے سے چلا گیا۔۔

کیا۔۔۔

تم یہ کیا کہہ رہے ہو

تمیں ہوش بھی ہے کیا کہہ رہے ہو تم۔۔

روحا نے چلاتے ہوے برہان سے کہا۔۔

جب کہ برہان کی بات پرہانی خاموشی سے بیھٹی چاکلیٹ کھارہی تھی۔

اسے معلوم تھا برہان کو بعد میں سمجھالے گی خود ہی-اب ذرا روحا اپنا شوق پورا کرلے

--

میں ٹھیک کہہ رہا ہو

بہت جلد میں امریکہ چلا جاو گا۔

برہان نے ہانی سے چاکلیٹ چھنتے ہوئے تحمل سے کہا۔۔

آپو آپ بے فکر رہے یہ نہیں جاے گا کہیں۔

ہانی نے برہان کے سر پر کشن مارتے ہوئے کہا۔۔

ہانی

تم تو چپ ہی رہو۔

ہر بات کو مذاق مت سمجھ لیا کرو۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Interviews

روحا نے غصے سے ہانی کو ڈانٹ کر کہا

ہانی سنجیدہ ہو کر بیٹھ گی۔

برہان کو اس کا سنجیدہ ہونا پسند نہ آیا۔۔

آپو اسے کیوں ڈائٹ رہی ہے آپ

ایک تو جب دیکھو آپ غصے میں رہتی ہے

ہر کسی پر غصہ کرنا شاہد آپ کا مشغلا بن گیا ہے

۔۔برہان نے تو مذاق میں بات کی تھی

لیکن روحا کو ذرا پسند نہ آیا اس کا مذاق

تبھی ناراض ہو کر ہارون پلیس چلی گی۔۔۔

آپو برہان کی طرف سے میں سوری کرتی ہو

آپ کو معلوم تو ہے وہ اچانک نکاح ہونے کی وجہ سے پریشان ہے اس نے جو کچھ کہا

مذاق میں کہا ہے

اپ فکر نہ کرے

وہ امریکہ نہیں جاے گا۔

ہانی نے مسکرا کر کہا۔۔۔

روحا ناراض ہو کر گھر آ گی تھی

تبھی ہانی کو اس کے پیچھے آنا پڑا

روحا کو منانے کے لے۔

روحا ہانی کی بات پر خاموش ہو گی۔۔

چلے واپس چلتے ہے

ہانی نے زبردستی لے جاتے ہوے کہا۔۔

روحا پھر کچھ نہ بولی۔۔

وہ جب ہارون پلیس آی۔

اس نے ہارون کو بتایا نہیں تھا

اب واپس جانا ہی اسے بہتر لگا۔

وہ ہانی کے ساتھ جانے کو تیار ہو گی۔۔

ہانی تم جا کر گاڑی میں بیٹھو

میں آتی ہو۔

روحانے واش روم کر طرف جاتے ہوے کہا۔۔

اوکے آپو۔۔

ہانی باہر چلی گی۔۔۔

زیان جو ہارون سے ملنے کے لیے آرہا تھا

۔اچانک ہانی پر نظر پری تو وہ روک گیا۔۔۔

کیونکہ وہ فون پر کسی سے بات کر رہی تھی۔۔۔

او جانو بات سن۔۔

ہانی نے علیزے کو فون پر کہا۔۔۔

ہانی کے پیچھے ہی زیان کھڑا اس کی باتیں سن رہا تھا۔۔۔

جانو آج شام پانچ بجے مجھے رسٹؤرنٹ میں مل

میں نے تجھے فوجی سے ملوانا ہے۔۔

)بابر نے کل رات برہان کے ساتھ علیزے کے بارے سب باتیں شئر کر لی تھی۔۔

برہان اور ہانی نے یہ پلان بنایا تھا۔

کہ ان دونوں کی ملاقات کروادی جاے

کیونکہ بابر جلدی شادی کرنا چاہتا ہے۔۔۔(

ارے حنین

کیوں مجھے میرے گھر والوں سے مروانا چاہتی ہو۔ تمھیں پتہ ہے یہ نا ممکن ہے۔

علیزے نے گھبراتے ہوے کہا۔۔

اف جانو

اتنی جلدی نہ گھبرایا کرو

تم تو میری جان ہو میں ہو تو کس بات کی ٹینشن۔

ہانی نے ہنستے ہوے کہا۔۔

زیان یہ سب سن چکا تھا۔

اسے ہانی کی باتیں سن کر اندازہ ہوا

کہ وہ کسی لڑکے سے ملنے جارہی ہے۔

زیان نے ہانی کو افسوس سے دیکھا

اور ایک فیصلہ کر لیا

ہانی کی عقل ٹھکانے لگانے کا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ ہانی ابھی تک آئی کیوں نہیں

۔بابر نے گھڑی پر ٹائم دیکھتے ہوے کہا۔

جب سامنے سے ہانی آتی ہوی نظر آئی۔

بلیک برقعے میں آنکھوں پر چشمشا لگاے علیزے سے بات کرتے ہوے ہانی بابر کی

طرف آرہی تھی

)ہانی نے بابر کو بتایا تھا

وہ برقعے میں ہوگی۔

ہانی روحا دونوں گھر سے باہر یا کالج یونی جاتے ہوئے ہمیشہ پردہ کرتی تھی۔(

السلام وعلیکم فوجی۔

ہانی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وعلیکم السلام

آپ نے اتنی دیر کر دی آنے میں

اور علیزے کہاں ہے

بابر نے علیزے کو تلاش کرتے ہوئے پوچھا۔۔

ارے فوجی صبر کریں وہ آرہی ہے۔۔

چلو جوس پی لو تب تک۔

بابر نے ہانی کو جوس کا گلاس پکڑاتے ہوئے کہا

جیسے ہی ہانی نے گلاس کو ہاتھ لگایا

وہ بابر کے ہاتھ کے ساتھ ایسے اٹیچ ہوا۔

جسے دور سے دیکھنے والا کوئی غلط مطلب لے سکتا تھا۔ یہ سب زیان دیکھ چکا تھا۔

۔ تبھی ہانی کی طرف غصے سے آیا۔۔۔

سوری ہانی

بابر نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

کوی بات نہیں فوجی ہو جاتا ہے

ہانی نے مسکرا کر کہا۔۔۔

آوارہ

بد چلن لڑکی

اپنے یار سے ملنے آ گی

بنا ماں باپ کی عزت کا خیال کیے یہاں بیھٹی اس کیمنے کے ساتھ رنگ رالیاں منا رہی ہو

تم جیسی لڑکیوں سے نفرت ہے مجھے

جنھیں اپنی عزت کا کوی خیال نہیں

دوسرں کے گلے کا ہار بنتی ہے

کچھ شرم کر لو لڑکی

منہ کالا کرتے وقت اپنے ماں باپ کا تو خیال کر لیتی۔۔

زیان نے ہانی کو بازو سے پکڑ کر

غصہ اور افسوس نفرت سے کہا۔۔

با بر ہانی زیان کو دیکھ کر حیران ہوے تھے اس سے پہلے وہ دونوں کچھ پوچھتے جب زیان

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نے اپنا غصے ہانی پر نکالنا شروع کر دیا

اسے خود سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کہہ کیا رہا۔ہے۔۔

چٹاخ چٹاخ چٹاخ چٹاخ۔۔

ہانی نے بنا کسی بات کے پرواہ کیے زیان کے منہ پر لگاتا تھپر مار دیے۔۔۔

تمھاری ہمیت کیسے ہوی یہ ساری بکواس کرنے کی سمجھتے کیا ہو تم ہم لڑکیوں کو

۔ہاں بتاو زرا

سب کو ایک جیسا کیوں سمجھ رکھا ہے۔۔

تم نے

اگر کوئی لڑکا لڑکی ساتھ ہو تم جیسے چھوٹی سوچ کے مالک پاک رشتے کو غلط نام دے

دیتے ہو۔

نفرت ہے مجھے ایسے لوگوں سے

خاص کر پولیس والوں سے

خود تو گھٹیا ہوتے ہی ہے

اور دوسرں کو بھی اپنے جیسا سمجھتے ہے۔۔۔

اگر تمہیں

ہم سب لڑکیاں ایک جیسی لگتی ہے

تو اپنی بہن کے بارے میں کیا خیال ہے

وہ بھی پھر دوسروں کی طرح سب کو پنسھاتی ہو گی آوارہ ہو گی بد چلن ہو گی

آخر وہ بھی تو لڑکی ہے۔۔

ہانی نے زیان کے کالر کو ہاتھ میں زور سے پکڑتے ہوے غصے نفرت سے کہا۔۔۔

بکواس بند کرو

میری بہن کو اپنے جیسا مت سمجنھا

وہ کسی کی طرف دیکھتی بھی نہیں۔

۔اور کیا کہا

گھٹیا انسان۔

گھٹیا پن تو تم نے دیکھا نہیں میرا

تو مس حنین مہر

تیار رہنا میرے بدلے کے لیے

اور گھٹیا پن دیکھنے کے لیے۔۔

زیان اتنا کہہ کر غصے سے چلا گیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہانی کیا ہوا یہاں۔

علیزے نے آتے ہی ہانی سے پریشان ہو کر پوچھا

کیوں کے اس نے زیان کو جاتے ہوئے دیکھ لیا تھا

کچھ نہیں علیزے

تم فوجی سے بات کرو۔

میں باہر تم لوگوں کا ویٹ کرتی ہو

۔ہانی نے سنجیدگی سے کہا۔۔

نہیں ہانی آپ کہیں نہیں جائے گی

۔ہمارے ساتھ رہے

بابر نے ہانی کو روکتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔۔

لیکن ہانی علیزے بابر کو اکیلا چھوڑ کر چلی گی۔۔۔

علیزے آپ ریلیکس ہو جاے پہلے

میں پھر بات کرتا ہو۔

بابر نے علیزے کو دیکھ کر کہا

جو بہت کنفیوز ہو رہی تھی

علیزے نے بابر کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔۔

علیزے آپ مجھے پہلی نظر میں ہی پسند اگی تھی میں اپ سے شادی کرنا چاہتا ہو۔

کیا میں اپنے والدین کو اپ کے گھر بھیج سکتا ہو

۔بابر نے جلدی سے دو ٹوک بات کرنا ہی بہتر سمجھا

کیوں کے اسے گھما کر بات کرنے کی عادت نہ تھی

بابر کی بات پر علیزے گھبرا گی

اور فورًا اس کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔

علیزے کافی دیر تک خاموش بیٹھی رہی پھر ہمیت کر کے بولی

بابر اپ گھر رشتہ بھیج تو دے

پر اس میں میرا نام نہیں آنا چاہیے

علیزے نے دو ٹوک بات کی

)علیزے بھی بابر کو پہلی نظر سے پسند کرنے لگی تھی وہ بابر کی آنکھوں میں اپنے لیے پسندیدگی دیکھ چکی تھی۔(

میں سب سنبھال لوگا اپ فکر نہ کرے

بس اتنا بتاے آپ مجھ سے شادی کرے گی۔۔

بابر نے گھبراتے ہوے علیزے سے پوچھا۔۔

کہ کہیں علیزے انکار نہ کردے۔۔۔

اگر یہ میرا نصیب ہے

تو مجھے میرا یہ نصیب قبول ہے۔۔

علیزے نے مسکراتے ہوے جواب دیا۔۔

بابر علیزے کے جواب پر بہت خوش ہوا۔۔

میں گھر چلی جاتی ہو

ان دونوں کی باتیں لگتا ختم نہیں ہونی آج۔۔

اور ایک یہ میرا دل

پتہ نہیں کیوں آج اتنا گھبرا رہا ہے

۔ہانی نے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوے سوچا

اور گھر کی طرف چلی گی۔۔۔

ایکسیوزمی

آپ حنین ہے۔

ایک آدمی نے ہانی کے پاس آکر پوچھا۔

نہیں میں اصغری ہو

۔ہانی نے تحمل سے جواب دیا۔

کیونکہ وہ سمجھی تھی

فضول میں اس سے یہ سوال کیا گیا ہے

اسے یہ بھی سمجھ نہ آیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہ اس آدمی نے اس کا اصلی نام ہی لیا ہے

آدمی ہانی کے جواب پر گھبرا گیا

کہ شاید وہ کسی غلط لڑکی کے پاس آگیا ہے

۔اس لے فورًا چلا گیا۔۔۔

ہانی نے ابھی قدم اٹھاے ہی تھے

کہ پیچھے سے کچھ لوگوں نے اس کو پکڑ لیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|

۔اور رومال اس کی ناک پر رکھ دیا

ہانی نے بہت ہاتھ پاوں مارے لیکن ان پر کوی اثر نہ ہوا اور جلد ہی ہوش سے بیگانہ ہو گی

۔

ارے یہ ہانی کدھر چلی گی

وہ کہہ رہی تھی باہر ویٹ کرے گی۔

بابر نے باہر آتے ہانی کو تلاش کرتے ہوئے پوچھا۔۔

وہ ہانی کا میسج ایا تھا وہ گھر چلی گی ہے۔

عیلزے نے جواب دیا

۔پھر وہ دونوں بھی گھر کی طرف چلے گے۔

یہ میں کہاں ہو

کس میں اتنی ہمیت ہوی

مجھے باندھنے کی اغواہ کرنے کی

ہانی نے خود کو جب باندھے ہوئے دیکھا

توغصے سے چلانے لگی۔۔

کمرہ توخوبصورت ہے

ہائے یہ بیڈ کتنا پیارا ہے

دیکھ کر ہی نیند انے لگی ہے۔۔

ہانی کمرے کو دیکھ کر اتنی خوش ہوی

وہ بھول ہی گی کہ اس وقت وہ کہا ہے

۔(ہانی نے اپنی حرکتوں سے باز نہ انے کی قسم کھای ہوی تھی شاید).

تم۔

۔ گھٹیا انسان تم یہاں

میں سمجھ گی

یہ تم نے مجھے اغواہ کیا ہے نہ

۔ہانی نے زیان کو دیکھ کر غصہ سے کہا۔۔۔

زیان ہانی کی آواز سن کر سمجھ گیا تھا وہ ہوش میں اگی ہے۔۔

تبھی کمرے میں آ گیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے کمرے میں آتا دیکھ کر ہانی سب سمجھ گی تھی۔۔بکواس بند کرو

یہ گھیٹا پن تم اب دیکھو گی

میرا

زیان نے ہانی کی رسیوں کو کھولتے ہوئے کہا۔۔۔

ہانی کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔۔۔

اس کے ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہوئے دیکھ کر زیان مسکرانے لگا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

او زرا لفے

تم نے مجھے اغواہ کیوں کروایا۔۔

کیا تکلیف تمیں گھٹیا انسان۔۔

چٹاخ۔۔۔

زیان نے ہانی کے زور سے تھپڑ مارا وہ زمین پر جا گری۔۔میں نے عورت پر کبھی ہاتھ

نہیں اٹھایا

آج تم نے مجھے مجبور کر دیا اس حرکت پر

۔زیان نے ہانی کے بالوں کو زور سے پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔

)ہانی کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔وہ کہاں عادی تھی مار کی اسے آج تک کسی نے اونچی آواز میں نہیں ڈانٹا بھی نہ تھا.(

چھوڑو مجھے گھٹیا آنسان

۔ہانی نے زیان کو دھکا مارتے ہوئے کہا۔۔

اور بھاگنے لگی

۔لیکن اس کا بھاگنا بیکار گیا

کیونکہ دروازہ بند تھا۔۔۔

رسی جل گی پر بل نہ گیا۔۔

زیان نے طنزیہ مسکراتے ہوئے کہا۔۔

ہانی کی آنکھوں سے آنسو نکل اے۔

زیان ان آنسو کو دیکھ کر کچھ دیر کے لیے ان گہری آنکھوں میں ڈوب سا گیا۔۔۔

مجھے چھوڑ دو۔

ہانی نے آنسو صاف کرتے ہوے کہا

۔(ہانی کبھی نہ ہار مانتی اگر بات عزت کی نہ ہوتی

۔کوی بھی لڑکی اپنی عزت بچانے کے لیے کچھ بھی کر سکتی ہے۔اس لیے ہانی نے زیان سے التجا کرنا ہی بہتر سمجھا..)

نہ نہ چشمش

۔ابھی تو تم نے میرا گھٹیا پن اور بغیرتی نہیں دیکھی۔زیان نے کسی کو فون ملاتے ہوے کہا۔۔

آجاو۔۔۔

جب دروازے پر دستک ہوی

زیان نے دروازہ کھولا سامنے کھڑے نوجوان کو دیکھ کر اندر آنے کا کہا۔۔

ہانی اس لڑکے کو اندر آتے دیکھ کر گھبرا گی اور فورًا سب سمجھ گی۔۔

زیان میرے ساتھ یہ سب نہ کرو

مجھے معاف کر دو دیکھو میں ہاتھ جورتی ہو تم سے معافی مانگتی ہو بلکہ تم مجھے چاہیے جتنے
مرضی تھپڑ مار لو میں اف بھی نہیں کرو گی

۔لیکن میری عزت کا مان رکھ لو پلیز۔

ہانی نے زیان کے سامنے ہاتھ جورتے ہوے کہا۔

زیان پر ہانی کی بات کا کوی اثر نہیں ہوا۔۔

جب مرد کی انا اور ضد پر بات آجاے تو غصہ دماغ پر سوار ہو جاتا ہے

وہ کسی کی نہیں سنتا پھر

اس وقت زیان بھی ہانی کی کوی بات سنے بغیر چلا گیا۔۔۔

جیسا کہا ہے

ویسا کرنا ہے

۔اسے ہاتھ بھی نہیں لگانا صرف ڈرانا ہے

اگر تم نے ہاتھ بھی لگایا

تو زندہ نہیں چھوڑو گا۔

زیان نے اس نوجوان کو اندر بھیجتے ہوئے کہا۔۔۔

ہائے جان

من کتنی خوبصورت ہو تم

۔کون اپنے سامنے اتنا خوبصورت مال دیکھ کر قابو رکھ سکے گا خود پر۔۔

نوجوان نے ہانی کے پاس آتے غلیظ نگاہوں سے بکواس کی۔۔

دیکھو بھائی

مجھے چھوڑ دو

پلیز

ہانی التجا

کرنے لگی۔۔

یہ اتنا ٹائم ہو گیا

ہانی ابھی تک ائی کیوں نہیں

برہان نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

علیزے نے برہان کو مسیج پر بتا دیا تھا

ہانی گھبرا رہی ہے۔

یا اللہ

میری بیٹی کی حفاظت کرنا

جہاں بھی وہ ہو۔

مہر صاحب نے پریشان ہوتے ہوے دعا کی۔

ان کا دل بہت گھبرا رہا تھا۔

لیکن انھوں نے اپنی حالت سب پر ظاہر نہ کی۔۔

آجاے یہ لڑکی اسے میں اج چھورو گی نہیں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کب سدھرے گی یہ

عقل تو ہے ہی نہیں اسے

فون بھی بند ہے

آج آجاے بس چھورو گی

نہیں

سارا قصور تم تینوں کا ہے

نہ کچھ خود کہتے نہ مجھے کہنے دیتے ہو۔۔

تنزیلہ نے غصے کرتے ہوئے برہان مہر روحا کو سنایا۔۔۔

ماما بس کر دے

ہر وقت اس کے پیچھے پری رہتی ہے آپ

یہاں ہم سب اس کے لیے پریشان ہے

اور اپ کچھ بھی بولی جا رہی ہے اسے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com

برہان نے افسوس سے تنزیلہ بیگم کو یکھ کر غصے سے کہا۔۔

بابا میرا دل پھٹ جاے گا

مجھے سکون نہیں آ رہا

میری بہن کسی مصیبت میں ہے۔

کچھ کریں بابا

برہان نے پریشانی سنجید گی سے مہر صاحب کو کہا۔۔

مہر صاحب برہان کی بات پر اور پریشان ہو گے

کیوں کہ ہانی کو جب بھی کچھ ہوتا تھا کسی بھی مصیبت یا پریشانی میں وہ ہوتی تھی برہان بے سکون ہو جاتا تھا اس کی یہ ہی حالت ہوتی تھی جواب ہو رہی تھی

ہانی کے متعلق برہان کی کہی ہوئی بات کبھی غلط نہیں ثابت ہوئی تھی

اللہ میری بہن کی حفاظت کرنا

برہان نے آنکھیں بند کرتے ہوے دعا کی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں کہہ رہی ہو

میرے پاس نہیں آنا

پلیز ایسا نہ کرو

تمہیں تمھاری ماں بہن کا واسطہ۔۔

ہانی نے روتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر کہا۔۔

نوجوان پر ہوس سوار تھی

)جب کسی پر ہوس سوار ہو جاے تو اسے کسے اچھے برے کا خیال نہیں رہتا(

۔اس لیے نوجوان پر بھی کسی بات کا اثر نہ ہوا

۔اس نے ہانی کو بازو سے پکڑ کر اس کا برقعہ پھاڑ دیا۔۔ برقعے کے بعد قمیض کا بازو پھاڑ دیا

ہانی روتی رہی تھی چلا رہی تھی

شاید اس ہوس کے بچاری نے کچھ نہ سنے کی قسم کھار کھی تھی

امی یہ لڑکیاں اتنی بری کیوں ہوتی ہے۔

زیان نے اپنی ماں سے پوچھا۔۔

بری بات بیٹا

لڑکیاں بری نہیں ہوتی۔

یہ تو رحمت ہوتی ہے۔

جو قسمت والوں کو ملتی ہے۔

زیان کی امی نے اسے سمجھایا۔۔

امی مجھے زرہ اچھی نہیں لگتی

بہت بری ہوتی ہے سب۔۔

12 سالہ زیان نے اپنی عقل سے بڑی بات کی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں بیٹا۔

جیسے تماری گڑیا تمھارے لیے بہن اور ہمارے لیے بیٹی ہے ویسے ہی سب لڑکیاں کسی کی بہن بیٹی ہوتی ہے۔

آج کسی کے ساتھ غلط کرو گے کل تمھاری بہن کے ساتھ غلط ہو گا۔۔

اس لیے میرا بیٹا ہمیشہ یاد رکھنا۔

لڑکیوں کی عزت کرنی چاہیے۔۔

تاکہ تمھارا کیا تمھاری بہن کو نہ بھگتنا پڑے۔۔

زیان کی امی نے اسے پیار سے سمجھایا۔۔

اچانک زیان کے کانوں میں اپنی ماں کی باتیں گونجی۔اسے اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا

۔

یہ میں اپنی ضد انا میں کیا کرنے جا رہا تھا۔

مجھے یہ احساس بھی نہیں ہوا

کہ میری گڑیا بھی ہے

زیان نے روم کی طرف جاتے ہوئے سوچا۔۔۔

اس سے پہلے وہ آگے بڑھتا

زیان نے اسے پیچھے سے پکڑ کر مارنا شروع کر دیا۔۔

بے غیرت انسان

تجھے کہا تھا

۔بس ڈرانا ہے

۔تونے اپنی بے غیرتی شروع کر دی۔

۔زیان نے اسے مارتے ہوئے غصے سے کہا۔۔

اور کمرے سے دھکامار کر حوالدار کو پکڑا دیا۔

اسے جا کر زنجیروں سے باندھ دوں

جب تک میں نہ آجاواس کو لٹکا کر رکھنا

زیان نے اس نوجوان کو حوالدار کے حوالے کرتے ہوئے غصے سے کہا

ہانی یہ سب دیکھ کر ہکابکارہ گی۔۔

زیان نے ہانی کی طرف دیکھا

اس کی حالت دیکھ کر اس بہت شرمندگی محسوس ہوی۔۔

ہانی میری بات سنو

۔زیان نے ہانی کے پاس جاتے ہوے تحمل سے کہا۔۔

"خبردار۔۔

میرے نزدیک مت آنا

گھٹیا انسان

تمھیں شرم نہ آی

میرے ساتھ یہ سب کرتے ہوے

ہانی نے روتے ہوے کہا۔۔۔

لفظ گھٹیا پر

زیان کا دماغ پھر گھوم گیا۔۔

حنین بکواس بند کرو اپنی

بس بہت ہوا۔

دفع ہو جاو یہاں سے اب۔

زیان نے غصے سے ہانی کو دھکا مارتے ہوئے کہا۔۔

کہاں جاو میں

کیسے جاو اس حالت میں۔

جو بھی دیکھے یہ ہی سمجھے گا میں اپنی عزت لوٹا آہی ہو۔۔

اتنی رات ہو گی۔

اگلا دن شروع ہونے والا ہے

میں یہاں تمھارے گھر

تمھارے پاس ہو۔

تو کون یقین کرے گا میرا

کہ میری عزت میرے پاس محفوظ ہے جیسے پہلے تھی۔

بتاوزیان شاہ

چپ کیوں ہواب

۔ہانی نے زیان کا کالر پکڑتے ہوے غصے نفرت سے کہا۔۔

ہانی کی بات پر زیان کو بہت شرمندگی ہوی۔۔

مجھ سے نکاح کرلو۔۔

زیان نے تحمل سے کہا۔۔

میں مرجاوگی

یہ کام کبھی نہیں کروگی۔۔

تم جیسا گھٹیاانسان

مجھے نہیں چاہیے۔۔

ہانی نے نفرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

کیا کہا گھٹیا انسان

پھر گھٹیا کہہ دیا۔۔۔

زیان نے ہانی کو بالوں سے پکڑتے ہوئے کہا۔۔

ہاں کہا گھٹیا

کیا کر لو گے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Ebooks|Poetry|Interviews

ہانی نے طنزیہ مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اگر تم نے ابھی مجھ سے نکاح نہیں کیا

تو پھر اصلی گھٹیا پن دیکھ لوں گی۔

زیان نے بھی طنزیہ مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

جس عزت کا تم کہہ رہی ہو کہ ابھی محفوظ ہے تو وہ محفوظ نہیں رہے گی۔

مجھے مجبور نہ کرو

کہ میں تمہیں گھٹیاپن دیکھادوں

تم سے نکاح کرنا میرا شوق نہیں

تمھاری جیسی لڑکی مجھے چاہیے بھی نہیں

جسے خود اپنی عزت کا خیال نہ ہو۔۔۔

یہ نکاح اس لیے

کہ تم اپنے گھر والوں کے سامنے شرمندہ ہو جاوان کے سامنے ذلیل ہو جاو پھر مجھے خوشی ہو گی۔۔۔

دفعہ ہو جاو ذلیل انسان

تم میں شرم لحاظ ہے ہی نہیں

تم سے نکاح سے بہتر ہے میں مر جاو

ہانی نے روتے ہوے زمین پر بیٹھتے ہوے کہا

مر تو تم جاو گی ہی میری بیوی بن کر

زیان نے ہانی کے بالوں کو پیار سے چھوتے ہوئے کہا

آخر زیان نے ایک نہ سنی

اور کچھ لمحوں میں ہی حنین مہر سے

حنین زیان شاہ بن چکی تھی۔۔۔۔

اتنی دیر سے کچھ نہ کھانے کی وجہ سے ہانی نڈھال چال چلتی بکھرے بال پھٹے کپڑوں کے ساتھ گھر میں داخل ہوی۔۔۔

برہان روحا مہر صاحب تنزیلہ بیگم۔

ہانی کی یہ حالت دیکھ کر سب کے پاؤں تلے سے زمین نکل گی۔۔

ہانی

برہان بھاگ کر ہانی کے پاس جانے لگا

رک جاو برہان۔۔

خبر دار تم نے اگر اس کو ہاتھ بھی لگایا۔۔

تنزیلہ بیگم نے برہان کو روکتے ہوئے غصے سے کہا۔۔

ہانی اور برہان نے حیران ہو کر ان کی طرف دیکھا۔۔

ماما یہ اپ کیا کہہ رہی ہے۔

برہان نے حیران ہو کر پوچھا۔۔

چٹاخ۔

مہر صاحب نے ہانی کے منہ پر تھپڑ اتنی زور سے مارا۔

کہ ہانی زمین پر گر گی۔۔

کیا کمی رہ گی تھی میری پرورش میں

جو تم نے آج مجھے کہیں منہ دیکھانے کے لائق نہیں چھوڑا

تمھاری ماں مجھے کہتی رہی کہ تمھیں زیادہ سر پر نہ چڑھاؤ لیکن میں کہتا بچی ہے سمجھ جاے گی مجھے کیا پتہ تھا۔

بچی اپنے باپ کی عزت کا اسے کوی خیال نہیں رہے گا۔۔۔

مہر صاحب نے غصے نفرت سے ہانی کو دیکھتے ہوے کہا۔۔۔

بس بابا۔

۔بہت کہہ لیا اپ نے

۔اس کی حالت دیکھے کتنی خراب ہے

اور اپ ایسی فصول باتیں کر رہے ہے برہان نے ہانی کو اٹھاتے ہوے افسوس سے کہا۔۔۔

اپنی اس حالت کی ذمہ دار یہ خود ہے

۔اپنا منہ خود کالا کر کے ای ہے ہم اسے اس گھر میں زرا برداشت نہیں کرے گے

www.neweramagazine.com

نکل جاو

دفع ہو جاو

اسی کے پاس جس کے ساتھ منہ کالا کیا ہے۔۔۔

تنزیلہ بیگم نے غصے سے ہانی کو دھک کہا۔۔

(ماں باپ اولاد سے کبھی نفرت نہیں کرتے لیکن کچھ حالات کو دیکھ کر ان کے لیے یقین کرنا مشکل ہو جاتا ہے جب انسان کے دماغ پر غصہ سوار ہو جاے اسے اپنے الفاظ خود سمجھ نہیں آتے)۔۔۔۔

میری بہن ایسی نہیں ہے

مجھے یقین ہے اس پر

ہانی ایسی حرکت کبھی نہیں کر سکتی۔

۔ برہان نے ہانی کو گلے لگاتے ہوے مان کہا۔۔۔

روحا خاموش کھڑی رہی۔

اور روحا کی خاموشی سے ہانی کو سب سے زیادہ تکلیف ہوی۔۔۔

اس کی شادی اب میں جلد کرو گا۔۔

وہ بھی زیان شاہ سے

کیونکہ وہ پہلے ہی رشتہ مانگ چکا ہے

۔اب میں اسے ہاں کر دو گا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مہر صاحب نے آنسو صاف کرتے ہوے کہا۔

مہر صاحب کی بات پر

ہانی پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے

۔یہ کیسے ہو سکتا ہے جس انسان نے آج اس کو رسواذلیل کیا۔

اسی کے ساتھ رخصتی کی بات کر رہے اس کے بابا۔۔۔

میں کسی کو اپنی صفائی میں کچھ نہیں کہو گی۔

جس نے مجھ پر یقین کرنا ہے کرے نہیں تو نہ کرے ہانی نے خاص روحا کو دیکھ کر

آفسوس سے کہا

جس نے اپنی بہن کے لے ایک لفظ بھی نہیں کہا تھا

ہانی کو اس بات پر بہت دکھ ہوا

۔اور بابا آپ

مجھ پر نہیں اپنی تربیت پر انگلی اٹھا رہے ہے۔آ

پ دونوں خود تحمل سے سوچے کیا آپ کی تربیت ایسی تھی جو میں یہ گھٹیا کام کرتی۔۔

ہانی نے غصہ سے چلاتے ہوے کہا۔۔۔

تربیت تو ہم نے تم تنیوں کی بہت اچھی کی تھی

۔ہمیں مان تھا تم تنیوں پر

کبھی ہمارا سر نہیں جھکاؤ گے۔

لیکن تم تنیوں نے اس قدر ہمارا سر جھکا دیا ہے کہ ہم سر اٹھانے کے قابل بھی نہیں

رہے۔۔

یہ برہان نے ہمیں پریسہ کے سامنے ذلیل کر کے رکھ دیا ہے

۔روحا نے ہارون کے سامنے اور تم نے آج ساری دنیا کے سامنے

مہر صاحب نے ہانی کو غصے اور نفرت سے دیکھ کر کہا۔۔

ان کی بات پر ہانی روتے ہوئے وہاں سے چلی گی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہانی۔۔

برہان کمرے میں آیا تو ہانی کپڑے بدل کر منہ ہاتھ دھو کر آرام سے بیھٹی تھی۔۔

برہان کے آنے پر وہ بھاگ کر اس کے گلے لگی

اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔

اس کے رونے پر برہان کی آنکھوں میں آنسو آ گے۔

چپ کرو میری جان

تمیں پتہ ہے تمھارا رونا مجھ سے برداشت نہیں ہوتا۔۔ چلو شاباش

اب سچ سچ بتاو کیا ہوا ہے

برہان نے ہانی کے آنسو صاف کرتے ہوے کہا۔۔۔

برہان مجھے افسوس ہو رہا ماما بابا نے مجھ پر یقین نہیں کیا۔۔

ہانی نے روتے ہوے کہا۔

ہانی تم نے غور نہیں کیا شاہدان کی آنکھیں

زبان کا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔

وہ ضرور کوی مجبوری کے تحت اتنا کچھ کہہ گے ہے۔ ورنہ انھیں اپنے بچوں پر پورا یقین

ہے۔

(برہان نے اپنا خدشہ ظاہر کیا). واقعی برہان میں نے بھی دیکھا تھا بابا کی آنکھوں میں

غصہ نفرت نہیں بلکہ کچھ اور ہی تھا ہانی نے روتے ہوئے کہا۔۔

لیکن ایسی بھی کیا مجبوری ان کی کہ انہوں نے اپنی بیٹی کو ہی غلط سمجھ لیا۔۔

ہانی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا چلو چھوڑو۔

یہ بتاؤ مجھے تمھارے ساتھ کیا ہوا۔ کہاں تھی تم۔۔

برہان نے ہانی کے بال ٹھیک کرتے ہو پوچھا۔

پھر ہانی نے روتے ہوئے سب بتادیا۔

اور یہ سب سن کر برہان کے قدموں تلے زمین نکل گی

۔آج اس کی بہن کی عزت داؤپر لگنے لگی تھی۔

وہ اللہ کا شکر گزار تھا اس کی بہن کی عزت بچ گی۔۔

"ہانی تم۔۔

ہانی

روحانے روتے ہوئے کمرے میں آ کر کہا۔۔۔

اس سے پہلے برہان کچھ اور کہتا جب روحا کمرے میں آ گی۔۔

تم آپو کو کچھ نہیں بتاو گی او کے

برہان نے ہانی کا ماتھا چومتے ہوئے کہا اور چلا گیا۔۔۔

"ہانی میری جان۔۔۔

روحا بھاگ کر ہانی کے گلے لگنے لگی لیکن ہانی نے منہ موڑ لیا۔۔۔

مت کہے مجھے اپنی جان

کچھ نہیں ہو میں آپکی

۔ سمجھی آپ

۔ہانی نے غصہ سے چلاتے ہوئے کہا۔۔۔

ایسا نہیں ہے ہانی

روحانے روتے ہوئے کہا۔۔

"بسسسسسس کرے آپو۔۔

دیکھ لی آپ کی محبت آپ کی چاہیت اور یقین

۔جب ماما بابا اتنا بول رہے تھے آپ بالکل خاموش رہی ایک بار بھی آپ نے نہیں کہا کہ ہانی ایسی نہیں ہو سکتی۔۔

صرف مجھ پر میرے بھای نے یقین کیا

۔کسی نے مجھ پر یقین نہیں کیا آپ نے بھی نہیں

۔آپ کی خاموشی نے مجھے اندر سے مار ڈالا آپو۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا آپ کو یقین ہے اپ کی بہن ایسا کر سکتی ہے ہانی نے روتے ہوے کہا۔۔

روحا نے پھر کوی جواب نہیں دیا۔

۔اور ہانی کو پھر وہی تکلیف ہوی

۔چلی جاے آپو یہاں سے

ہانی نے غصے سے کہا۔۔۔۔

میری خاموشی اس بات کا اشارہ نہیں کہ مجھے تم پر یقین نہیں ہے

مجھے اپنی بے بی گرل پر پورا یقین ہے

مجھے انتظار رہے گا جب تم خود مجھے آکر سب بتاؤ گی۔

روحا اتنا کہہ کر روتی ہوی چلی گی۔۔۔

سچ کہتے ہے لوگ

زیادہ لاڈ پیار جسے ملے جسے اپنے ہر کام فیملی سے کروانے کی عادت ہو

اسے ہی مصیبتوں تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے

یہ ہی سب ہانی کے ساتھ ہوا

مہر صاحب نے زیان کو رشتے کے لیے ہاں کر دی تھی

۔اس نے سادگی سے رخصتی سے کہا تھا

۔اس اچانک فیصلے پر سب حیران تھے

۔علیزے کو سب معلوم ہوا تو وہ حیران رہ گی اس کی دوست کے ساتھ کیا سے کیا ہو گیا

بابر کو ہانی نے منع کر دیا تھا جو کچھ اس دن رسٹورنٹ میں ہوا اس بارے وہ کسی کو نہ

بتائے۔۔

ہارون اسامہ حیران تھے اچانک زیان کو کب محبت ہو گی ہانی سے جو رشتہ بھی جھج دیا۔۔

لیکن وہ دونوں اس بات سے انجان تھے زیان نے محبت سے نہیں نفرت سے شادی کی

تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عمارہ بہت خوش تھی کہ ہانی اس کی بھابھی بن جاے گی۔۔

جسے ہانی پہلی ہی نظر میں پیاری لگی تھی۔۔

برہان کے بہت شور مچانے کے باوجود بھی مہر صاحب نہ مانے

۔برہان نے ان کو بہت سمجایا وہ زیان سے شادی نہ کرے لیکن اس کی ایک نہ سنی گی

۔۔

ہانی اس سب کے دوران خاموش رہی جس کی آنکھوں میں ہر وقت شررات رہتی تھی

۔چہرے پر مسکرائٹ وہاں اب صرف سنجیدگی رہتی تھی۔۔اس کی خاموشی سے سارا گھر ویران لگ رہا تھا۔۔۔

ہانی کی ایسی حالت پر برہان روحا پریسہ اور علیزے خود کو مرتا ہوا محسوس کر رہے تھے

۔کیونکہ ان سب سے ہانی کی آنکھوں میں آنسو برداشت نہیں ہو رہے تھے

اس کی خاموشی سب کو مار رہی تھی۔

لیکن ہانی نے اپنی زبان سے پر شاید تالے لگا لیے تھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آخر ہانی آنکھوں میں آنسو دل میں نفرت غصہ لے کر زیان کے ساتھ رخصت ہو گی

اس کی حالت کو عمارہ نے ہارون اسامہ نے بہت اچھے سے نوٹ کیا تھا وہ خود حیران تھے

اس کی حالت دیکھ کر۔۔

رخصتی کے وقت ہانی کسی سے نہیں ملی سوائے برہان کے۔

برہان نے اسے حوصلہ ہمیت دی وہ جلد ہی زیان سے اس کی طلاق کروالے گا۔۔

ہانی کی حالت دیکھ کر زیان کو خوشی ہو رہی تھی

۔وہ اپنی ضد انا میں ہانی کی زندگی برباد کر چکا تھا۔۔

زیان کمرے میں داخل ہوا اسے ہانی کہیں نظر نہیں آی۔وہ سمجھ گیا وہ واش روم میں ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زیان خود ڈراسنگ روم میں چلا گیا۔۔

)اسے پتہ تھا ہانی کبھی بھی دوسری دلہنیوں کی طرح تیار بیٹھ کر اس کا انتظار نہیں کرے گی

۔نہ زیان کی ایسی کوی خواہش تھی۔(

زیان جب ڈراسنگ روم سے باہر نکلا ہانی کو دیکھ کر وہی روک گیا۔۔

ہانی اپنے لمبے بالوں کو برش کر رہی تھی۔۔

بے بی پنک سلک کے ٹراوزر شرٹ میں وہ ایک کیوٹ سی بچی لگ رہی تھی

۔۔ہانی نے زیان کو نظر انداز کیا۔

ہانی کے لمبے بال کو دیکھ کر زیان کو خود پر قابو پانا مشکل لگ رہا تھا۔۔

آج تمھارے بال کون باندھے گا۔۔

اب تو روحا بھا بھی بھی یہاں نہیں ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔زیان نے ہانی کے بالوں کو پکڑتے ہوے

اس کے بالوں کی خوشبو کو محسوس کرتے ہوے طنزیہ مسکرا کر کہا۔۔

ہانی نے زیان کی آنکھوں میں دیکھا اور زیان ان آنکھوں میں ڈوبتا چلا گیا۔۔

ہاتھ مت لگاو مجھے

گھٹیا انسان۔۔

ہانی نے زور سے زیان کو دھکا دیا۔

تو زیان ہوش میں آیا۔

میں نے تمیں پہلے ہی کہا ہے

مجھے گھٹیا مت کہا کرو

ورنہ تمھارے لیے بہت برا ہو گا۔

زیان نے غصے سے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور کتنا برا کرو گے تم۔۔

جو کچھ تم نے کیا کافی نہیں ہے کیا

۔۔ گھٹیا بیغیرت انسان

۔ہانی نے زور سے چلاتے ہوئے کہا۔۔۔

بکواس بند کرو حنین مجھے مجبور مت کرو میں کچھ ایسا کرو کہ بعد میں تمھیں ہی تکلیف ہو

۔۔

زیان نے ہانی کے بازو کو دبوچتے ہوئے کہا۔۔

کیا کرلو گے تم اب

ہانی نے چلاتے ہوئے کہا۔۔

اگر تم نے اپنی بکواس بند نہ کی تو آج رات صبح میرا گھٹیا پن دیکھو گی۔جو میں نہیں چاہتا تم ابھی دیکھو۔

زیان نے ہانی کے ہونٹوں کو ہاتھ سے چھوتے ہوئے طنزیہ مسکراتے ہوئے کہا۔۔

زیان کی اس حرکت اور بات پر حنین خاموش ہوگی

زیان کو دھکا دے کر پھر بالوں کو برش کرنے لگی۔

۔اور ایک بات

آئندہ مجھے تم میرے سامنے کھلے بالوں کے ساتھ نظر نہ آو۔

زیان نے وارننگ کے انداز میں کہا۔۔

مجھے بال باندھنے نہیں آتے کتنی بار بکواس کرو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔ہانی نے بیڈ پر جاتے ہوئے کہا۔۔

تو باندھنا سکھ لو

۔زیان نے بیڈ پر لیٹتے ہوئے کہا۔۔

یہ تم بیڈ پر کس خوشی میں لیٹ رہے ہو دفع ہو جاو کہیں اور جا کر مرو۔

ہانی نے بنالحاظ کیے بدتمیزی سے کہا

اور ہانی کی بات سن کر زیان کو تو اور تپ چڑھ گی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کتنی دفعہ کہو

کہ میرے ساتھ تمیز سے بات کیا کرو

تمھیں ایک بار کہی ہوی بات سمجھ نہیں آتی کیا

کیوں بار بار میرا دماغ خراب کرتی ہو غصہ کرنے پے مجبور کرتی ہو مجھے۔۔

زیان نے غصے سے ہانی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔

اب سچوئیشن یہ تھی کہ زیان ہانی کے اوپر جھکا ہوا تھا۔۔

زیان کو اپنے اوپر دیکھ کر ہانی کی زبان تالو سے ہی چپک گی۔۔

آج کے بعد مجھے تم

آپ کہو گی اور میرے ساتھ تمیز سے بات کرو گی سمجھی۔

۔زیان نے ہانی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوے حکمانہ انداز میں کہا۔۔

ہانی پھر کچھ نہ بولی۔

مجھے آج تمھارے چہرے پر آنکھوں میں جو درد کرب سنجید گی نظر آرہی ہے میں یہ ہی سب تماری آنکھوں میں دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

زیان نے ہانی کے اوپر سے اٹھتے ہوے خوشی سے کہا۔۔۔

ڈرو اس وقت سے زیان شاہ

جب تمھارے ہاتھ میں بیٹی ہو گی۔

ہانی نے غصہ اور نفرت سے طنزیہ مسکراتے ہوے کہا۔ہانی کی بات پر زیان کے چہرے پر ہوائیاں چھا گی۔۔

کافی دیر بعد وہ کچھ نہ بولا بالکل خاموش رہا۔۔

ہانی کو زیان کی خاموشی دیکھ کر سکون ہوا اور تکیہ اٹھا کر صوفے کی طرف گی۔۔

کچھ شرم کرلو۔

اپنی ہی اولاد کو بد دعا دے رہی ہو۔

زیان نے مسکراتے ہوئے ہانی کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہا۔۔۔

زیان کے لمس اور اس کی بات پر ہانی کو زور کا جھٹکا لگا۔۔۔

تمھاری اولاد پیدا کرنے سے پہلے میں مر نا پسند کروگی۔ہانی نے سنجیدگی سے زیان کو پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔

میری اولاد پیدا کرکے مر جانا مجھے کوی مسلہ نہیں میں اور بیوی لے آوگا جو تم سے بہتر ہوگی سلجھی باوقار اور سلیقہ مند۔

زیان نے طنزیہ مسکراتے ہوئے ہانی کے گال کو چھوتے ہوئے کہا۔۔۔

جب تمھاری بیٹی ہوگی

خود احساس ہو گا ایک باپ کے لیے اس کی بیٹی کیا ہوتی ہے

۔آج تمھاری وجہ سے میرے بابا کی آنکھوں میں میرے لیے نفرت ہے صرف تمھاری وجہ سے زیان شاہ۔ہانی نے زور سے چلاتے ہوئے کہا۔۔۔

اور پیچھے رہ کے بات کرو مجھ سے اب مجھے ٹچ کیا تو اچھا نہیں ہو گا ہانی نے صوفے پے لیٹتے ہوئے کہا

ٹچ نہ کرنا

یہ تو اب نہ ممکن ہے چشمیش

زیان نے آنکھ ونک کرتے ہوئے کہا اور بیڈ کی طرف چلا گیا

سو کیوں نہیں رہی تم

اب کیا تکلیف ہے۔۔

زیان جو خود سونے کی کوشش کر رہا تھا اسے نیند نہیں آ رہی تھی کیونکہ وہ ہانی کا رونا

نوٹ کر چکا تھا اب تنگ اکر اس سے پوچھا۔۔۔

مجھے آپو کے بغیر کبھی نیند نہیں آتی

۔ان کی جب سے شادی ہوی۔ہم فون پر بات کرتی تھی۔تب مجھے نیند آتی تھی۔۔

ہانی نے روتے ہوے کہا۔۔۔

فون کر لو بھابھی کو

۔زیان نے بیزاریت سے مشورہ دیا۔۔۔

آپ نے مجھے اس لائق چھوڑا ہی کب ہے جو میں کسی سے نظر ملا سکو

۔ہانی نے دکھی ہوتے ہوے کہا۔۔

زیان لفظ آپ پر ہی اٹک گیا

اسے خوشی ہوی ہانی نے اس سے تمیز سے بلایا

۔۔۔(چلو آو میں تمھیں سلا دیتا ہو۔زیان نے سنجیدگی سے کہا۔۔اتنا وہ سمجھ گیا تھا

۔ہانی کو بالکل لاڈ پیار سے پالا گیا ہے۔

اوراسے ابھی بھی لاڈپیار کی اتنی عادت ہے کہ وہ اپنا کوی کام خود نہیں کر سکتی.(

زیان کی بات پر ہانی نے اسے گھوری سے نوازا اور خاموش ہو کر کمرے سے باہر نکل گی

روحا بس بھی کرو اور کتنا روگی اب۔

تماری طعبیت خراب ہو جاے گی۔۔

ہارون نے روحا کے آنسو صاف کرتے ہوے کہا۔۔

کیسے بس کرو ہارون۔۔

میرے دل کو سکون نہیں آرہا

پتہ نہیں میری بہن کیسی ہو گی۔

جو میرے بغیر سوتی نہیں تھی۔

وہ کیسے آج رات گزارے گی۔

ہانی کی آنکھوں میں نفرت تھی۔

ہم سب کے لیے

۔وہ مجھے غلط سمجھ رہی ہے کہ میں نے اس پر یقین نہیں کیا۔

۔یہ کیسے ہو سکتا ہے میں اپنی بہن پر یقین نہ کرتی مجھے پورا یقین ہے میری بہن بے قصور ہے۔

اس وقت میری خاموشی میری مجبوری تھی ہارون۔۔۔

روحا نے ہارون کے کندھے پر سر رکھ کر روتے ہوئے کہا۔۔۔

تم کس یقین کی بات کر رہی ہو روحا

کیا ہوا حنین کے ساتھ

اس کی اچانک شادی اور اس کے چہرے آنکھوں میں سنجیدگی دیکھ کر میں خود حیران تھا
۔

۔بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے

۔ہارون نے پریشان اور حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

روحانے روتے ہوئے سب بتادیا۔۔

کیا۔۔۔

پنک روز اتنا کچھ ہو گیا تم لوگوں نے مجھے بتانا گوارہ نہیں سمجھ

اکیا ہانی میری کچھ نہیں لگتی۔جو مجھ سے یہ سب چھپایا گیا۔۔

ہارون نے غصہ اور افسوس سے پوچھا۔۔۔

ماما نے اپ کو بتانے سے منع کیا تھا۔

روحا ہارون کے غصے پر اور زور سے رونے لگی۔۔

چپ کر جاو پنک روز

۔ہارون نے روحا کو سینے سے لگاتے ہوئے پیار سے کہا۔۔

زیان بہت اچھا لڑکا ہے وہ حنین کو خوش رکھے گا۔

وہ سب بھول جائے گی اور بہت جلد اسے آپ سب پر یقین ہو جائے گا۔

۔اور تمھاری مجبوری کو وہ سمجھ جائے گی

۔اسے ذرا سمجھنے کا موقع دو۔۔

ہارون نے روحا کی کمر سہلاتے ہوئے پیار سے کہا۔۔

روحا کو ہارون کی بات سن کر کچھ حوصلہ ہوا کیوں کہ وہ بھی زیان کو اچھا سمجھ رہی تھی

ہارون کتنے اچھے ہے کل رات سے میرا کتنا خیال رکھ رہے بلکہ کل رات سے نہیں جب سے میں آئی ہو تب سے ہی رکھ رہے۔ہے

شاید میں نے غور آج کیا ہے۔

روحا نے ہارون کی طرف دیکھتے ہوئے سوچا

جو روحا کے گہرے براؤن بالوں کو خشک کر رہا تھا۔۔

روحا کو ہارون کا اس طرح خیال رکھنا بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔(ہارون نے اپنے ہاتھوں سے ہی اسے کھانا کھالیا تھا۔۔)

روحا آئینے میں ہارون کو دیکھ کر خوش ہو رہی تھی۔اس کے چہرے پر کب مسکان آئی

اسے بھی معلوم نہ ہوا۔۔

ہارون جو اپنے دھیان میں روحا کے بال خشک کر رہا تھا۔اچانک آئینے میں روحا کی نظر

آتی مسکرائٹ کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔۔۔

لیکن اس نے روحا سے کوی سوال نہیں کیا۔۔

ہارون میرے بالوں کو چھوڑے اور میری پسند کے کپڑے پہنے گے آج آپ۔۔

روحا نے خوش ہوتے ہوئے الماری کی طرف جاتے ہوئے کہا۔۔

روحا کے چہرے پر خوشی اور اب اس کے حکم کرنے کے انداز پر اس کو شدید جھٹکا لگا تھا

۔۔

پنک روز تم ٹھیک تو ہو

۔ہارون نے روحا کے ماتھے کو چھوتے ہوئے پریشانی سے پوچھا۔۔

کیوں ہارون

آپ اب میری پسند کے کپڑے نہیں پہن سکتے روحا نے روٹھے پن سے کہا۔۔

ارے میری پنک روز تم کپڑے کی بات کرتی ہو ہم تو تمھارے لیے جان۔""""۔۔

بس ہارون اس سے آگے نہیں۔

ہارون کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی روحا نے اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ دیا۔۔

ہارون روحا کے اس عمل پر بے ہوش ہوتے ہوتے رہ گیا۔۔۔

ہارون نے روحا کے ہاتھوں کو پکڑ کر اپنے ہونٹوں سے لگا لیا۔۔۔

روحا ہارون کے اس عمل پر گھبرا گی

فوراً ہاتھ چھڑوا کر الماری میں کپڑے دیکھنے لگ گی۔۔۔

وہ کپڑے دیکھ کر سوچ رہی تھی۔

کونسی پینٹ شرٹ نکالے جب اسے نرم سا لمس اپنی گردن پر محسوس ہوا۔۔۔

ہارون پیچھے سے روحا کو اپنے حصار میں لے چکا تھا۔۔اور اب روحا کی گردن پر اپنے دہکتے لب رکھ کر اسے محسوس کر رہا تھا۔۔۔

ہارون پلیز نہ کریں۔۔

روحانے گھبراتے ہوے کہا

۔اور ہارون کو پیچھے کرتی ہوی بنااس کی طرف دیکھے کمرے سے بھاگ گی۔۔۔

"ہاے پنک روز کب تک بچو گی مجھ سے۔۔۔

ہارون نے قہیقہ لگاتے ہوےاونچی آواز میں کہا۔تاکہ روحاسن لے۔۔

اف ایک تومجھے ساری رات نیند نہیں آی اوراب مجھے اتنی بھوک بھی لگ رہی ہے

۔میں کیاکرو

۔ہانی نے دکھی ہوتے ہوے سوچا۔۔۔

اگرآپو ہوتی ابھی مجھے ناشتہ بناکردیتی

۔ایساپہلی بارہواہے کہ نہ میں سوی ہونہ میں نے کچھ کھایاہے۔۔۔

ہانی نےروتے ہوے سوچا

اور برہان کو فون ملایا

۔۔۔(برہان جو ساری رات ایک منٹ کے لیے نہیں سویا تھا۔اسے انتظار تھاہانی کے

فون کا

۔وہ ساری رات خود سے پلان بناتا رہا کہ اسے کیسے اپنی بہن کی جان اس گھٹیاانسان سے

چھڑوانی ہے

۔ہانی کا فون پر نام دیکھ کر جلدی سے فون اٹھایا۔۔۔)

موٹو

۔چشمش

۔پاگل۔

کہاں تھی رات سے انتظار کر رہا ہو تمھارا تم ٹھیک ہو نہ تم نے کھانا کھایا تھا ٹھیک سے

سوی تھی نہ

بتاو اب بول کیوں نہیں رہی۔ب

رہان نے فون اٹھاتے ہی ایک ہی سانس میں سب سوال کر لے۔۔

میں ٹھیک ہو برہان

۔۔ہانی نے آنسو صاف کرتے ہوے جواب دیا۔۔

کیا کچھ نہیں تھا

اس کے لہجے میں ٹوٹاپن غم سنجیدگی جو کہ برہان سے برداشت نہ ہوا۔۔

تم پریشان نہ ہونا تمھارا بھای تمھارے ساتھ ہے

۔برہان نے بھی آنسو صاف کرتے ہوے کہا۔۔۔

ہانی برہان کی بات پر کچھ نہیں بولی فون کاٹ دیا۔

۔زیان یہ سب دیکھ رہا تھا۔۔۔(روحا کے ہاسپتل سے واپسی پر زیان کو معلوم ہو گیا تھا

ہانی اور برہان بہن بھای ہے۔اسے اپنی سوچ پر بہت شرمندگی ہوی تھی).

او چشمش رو رہی ہے۔

اپنے فوجی کو یاد کر کے

۔زیان نے طزیہ مسکراتے ہوے ہانی پر طنز کیا۔۔۔

ہانی نے کوی جواب نہیں دیا۔۔۔

کیا سوچا ہو گا تم نے اور اس فوجی نے

کہ ہم ایک ہو جاے گے

۔تم نے اس کی سیج سجانے کا سوچا تھا افسوس قیسمت تمہیں کہاتک لے آئی۔۔

زیان نے ہانی کے بالوں کو چھوتے ہوے طنزیہ کہا

ہانی کے بال دیکھ کر زیان بے قابو ہو رہا تھا تبھی اس کے بالوں کو بار بار چھو رہا تھا

۔لیکن ہانی کچھ نہ بولی۔۔۔

اور زیان کو اپنی بے عزتی محسوس ہوئی تھی تبھی اسے چھوڑ کر واپس کمرے میں چلا گیا

"گل بھای

یہ ٹفن اپ زیان بھای کے گھر دے آے گے۔کیا

۔روحانے ایک بڑا کھانے والا ٹفن گل خان کو پکڑاتے ہوے کنفیوژ ہو کر کہا۔۔

ضرور چھوٹی

اگر آپ بھی میرے ساتھ چلی جاتی توہانی کو اچھا لگتا۔

۔گل خان نے روحا کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات دیکھتے ہوے سنجیدگی ست مشورہ دیا۔۔۔

نہیں میں ناراض ہو ہانی سے

آپ چلے ہی جاے

روحانے کیوٹ سے چہرے کے زاویے بناتے ہوے رُوٹھے پن سے کہا

اور کمرے میں چلی گی۔۔۔

"ہاہاہاہا۔۔

واہ ایسی ناراضگی بھی ہوتی ہے جہاں اپنی چھوٹی بہن کی بھوک کے احساس پر کھانا بیجھا

جاے واہ۔۔

گل خان نے ہنستے ہوے ٹفن دیکھ کر کہا۔۔

اف مجھے لگتا میں نے بھوک سے مر جانا ہے۔۔

اور یہ زیان کا بچہ بھی روم میں ہے۔

میں کیا کرو

۔ہاے مجھے کچھ بنانا بھی نہیں اتا۔

ہانی بڑے سے کچن میں کھڑی فکر مندی اور پریشان ہو کر سوچ رہی تھی۔۔

اگر آپو ہوتی تو مزے مزے کے کھانے بنا کر دیتی

ہانی نے اپنے آنسو صاف کیے اسے روحا کی یاد آرہی تھی۔۔

میڈم جی یہ کھانا آپ کے لیے آیا ہے۔۔

ملازمہ جسے زیان نے کہا تھا ہانی کو کھانا بنا کر دے جب ملازمہ کو گل خان نے ٹفن پکڑا

کر (ہانی کو دینا ہے۔۔) کہا کر چلا گیا تھا

کچن میں داخل ہوتی ملازمہ نے ٹفن ہانی کو دیتے ہوے کہا۔۔۔

ہاے شکر ہے کھانا تو آیا

مجھے پتہ تھا برہان میرا بھای مجھے کھانا ضرور بھیجے گا۔

۔اور کوی محبت نہیں کرتا مجھ سے سواے میرے بھائی کے ہانی نے خوش ہوتے ٹفن

پکڑ کر کہا

لیکن اپنی آخر میں کہی ہوی بات پر اسے بہت دکھ ہوا۔۔۔

واہ آلو کے پراٹھے

یمی یمی ہانی خوش ہو گی ٹفن میں آلو کے پراٹھے دیکھ کر۔۔

۔ہانی کھانا دیکھ کر سب بھول گی

یہ تو آپو نے بیھجے ہے

۔ہانی نے جیسے ہی نوالا لیا اسے یقین ہو گیا یہ کھانا برہان نے نہیں روحا نے بھیجا ہے۔۔۔

ہانی نے ٹفن دور کرتے غصے سے کہا۔۔

مجھے نہیں کھانے میں ناراض ہو آپو سے۔

ہانی نے مسلسل معصوم سے چہرے کے زاویے بناتے ٹفن کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ہائے میرے پیٹ میں چوہے دوڑ رہے ہے

۔تھوڑا سا کھا لیتی ہو کون سا پتہ چلے گا

۔۔کافی دیر بعد ہانی نے پھر ٹفن کو اپنے پاس کرتے ہوئے سوچا۔۔

واہ اپو کے ہاتھ میں کیا ذائقہ ہے کتنے مزے کے ہے تھوڑا سا اور کھا لیتی ہو۔۔

نہیں ہانی تم ناراض ہو

۔ہانی نے ایک دفعہ پھر یقین داہانی کروای خود کو۔۔۔

پر کھانے کو منع بھی نہیں کرنا چاہیے ہانی نے پھر پراٹھے کھانے شروع کر دیے۔۔۔

شکریہ روحا آپو مجھے پتہ ہے آپ نے کتنی محبت سے بناے ہے۔

یہ نہ سوچنا کہ میں نے معاف کر دیا آپ کو میں اب پکے والا ناراض ہو۔۔

ہانی نے ٹفن خالی کرتے ہوے نراضگی سے کہا۔۔۔

تم کیا دیکھ رہی

ملازمہ جو اتنی دیر سے ہانی کی عجیب غریب حرکتوں کو دیکھ کر حیران ہو رہی تھی ہانی کے بولنے پر ہوش میں آی۔۔

اچھا تمھں ایسے والے پراٹھے بنانے آتے ہے کیا

اگر اتے ہے تو بنا کر اس ٹفن میں ڈال دو پھر روحا اپو کے گھر جھج دو تا کہ انھیں پتہ چل جاے ہانی نے نہیں کھاے میں ناراض ہو نا آپو سے تبھی۔

ایسے ہی بنانے ہے اچھا تم نے

۔۔ہانی خوشی سے ساری بات بتا کر کمرے میں چلی گی یہ دیکھے بنا ملازمہ حیران نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

۔۔ہے پاگل لڑکی

کھا بھی لیا اور ناراض بھی ہے۔۔

ملازمہ کو اپنی یہ میڈم پاگل لگی۔۔۔

زیان جو خود دیکھنے آیا کہ ہانی نے کھانا کھایا یا نہیں اب ہانی کی ساری حرکتے دیکھ کر کچن کے دروازے پر کھڑا ہو کر ہنس رہا تھا۔۔۔۔

واہ ناراض ہے چشمش

اور پر اٹھے ایسے کھاے جیسے کبھی کھانے کو نہ ملا ہو۔

میرے لیے بھی نہیں چھوڑے۔۔

زیان نے قہقہ لگاتے ہوے کہا۔

کیسے فون کرو میں

کیا سوچے گے وہ۔۔

روحا مسلسل کمرے میں چہل قدمی کرتے ہوے سوچ رہی تھی

ہارون کو کیسے فون کرے۔

چل روحا یہ کام کرنا ہوگا اتنا کچھ کیا ہارون نے میرے لیے۔

میں کیا اتنا سا کام نہیں کر سکتی۔

۔۔روحا نے گہرا سانس لیتے ہارون کو فون ملاتے ہوئے کہا۔۔۔

"گل خان یہ والی ڈیل۔۔۔۔۔

ہارون جو اس وقت آفس میں بیٹھا گل خان کے ساتھ ڈیل کے بارے میں بات کر رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

روحا کی کال پر رک گیا۔۔

السلام و علیکم ہارون۔۔

و علیکم السلام پنک روز خیریت طبیعت ٹھیک ہے کوی پریشانی تو نہیں دیکھو اگر ہانی یا پھپھو کے پاس جانا ہے تو گل خان لے جاے گا۔ تم بس اداس مت ہونا۔

اب بول نہیں رہی پنک روز کیا ہوا ہے۔

ہارون نے کرسی سے آٹھتے ہوئے ایک ہی سانس میں سب کچھ پوچھ لیا۔۔۔

"ہارونہہہہہہ ننننن۔۔

۔روحانے چڑ کر کہا۔

۔۔آپ موقع دے گے تو ہی بولو گی کچھ۔

ہاں بولو میری جان میں ساری زندگی سنے کو تیار ہو۔۔ہارون اب مسکراتے ہوئے دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ میں۔۔۔

روحانے لب کاٹتے ہوئے بات اھوری چھوڑ دی۔۔۔

کہوں پنک روزا اور یہ اپنے لب نہ کاٹو نہ ظلم کیا کروان پر۔۔

ہارون جو کافی دیر سے بس روحا کی چلتی سانسوں کو آنکھیں بند کیے محسوس کر رہا تھا اچانک بولا۔۔

ہارون کی بات پر روحا حیران رہ گی اسے کیسے معلوم ہوا وہ کیا کر رہی ہے

بتاو کیا بات ہے اب آرام سے۔

دوسری طرف جب پھر روحا کے بولنے کی آواز نہ ای تو ہارون نے دوبارہ پوچھا۔۔۔

آپ لنچ میرے ساتھ گھر کرے گے اور وہ میں خود تیار کرو گی

۔یہی کہنا تھا اللہ حافظ یہ کہتے ہی روحا نے ہارون کی سنے بنا کال کاٹ دی۔۔

ہاہاہا میری تو سن لیتی پنک روز اپنی کہہ کر فون کاٹ دیا۔۔

ہارون نے روحا کی اس حرکت پر ہستے ہوے کہا۔۔۔۔

روحا اپنے دل پر ہاتھ رکھے اپنی دھڑکنوں کو سنھبال رہی تھی

۔۔ایک میرے دل کو پتہ نہیں ہارون کو سامنے دیکھتے اور بات کرتے کیا ہوتا ہے باہر آنے کو ہی بے تاب ہو جاتا ہے

۔روحا نے مسکراتے ہوے کہا۔۔۔

میڈم جی وہ ہارون سر کے کزن آئے ہے

۔روحا جو کچن میں ہارون کے لیے خود کھانا بنا رہی تھی جب ملازمہ نے اکر کہا۔۔۔

اچانک کیسے

ہارون تو گھر نہیں اور میں جانتی بھی نہیں انہیں روحا نے پریشان ہوتے سوچا کیوں کہ وہ نہیں چاہتی تھی اب کسی کی کوی بات سنے۔۔

میں ہارون خان کی بیوی ہو آخر کوی چھوٹی بات نہیں ہے

۔ سنبھال لو گی سب روحا نے خود کو معصوم سا حوصلہ دیتے ہوے کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

السلام و علیکم

روحا نے ہال میں داخل ہوتے ایک لڑکی اور لڑکے کو دیکھ کر کہا جو اس کے انتظار میں بیھٹے ہوے تھا۔۔۔

و علیکم السلام

لڑکی نے جواب دیا جبکہ لڑکا مسلسل روحا کو غلیظ نگاہوں سے گھورنے میں مصروف تھا۔

روحا کو یہ حرکت پسند نہ ای۔۔

ہارون گھر پر نہیں ہے آپ دونوں بعد میں انا یہ کہہ کر روحا جانے لگی تھی جب لڑکی نے ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

میرا نام کرن ہے

یہ میرا بھای ہاشم ہم ہارون کے ماموں کے بچے ہے سوچا آج مل لے اس دن ملاقات نہیں ہوی تھی

۔کرن نے کمینگی سے مسکراتے روحا کے زرد پڑتے چہرے کو دیکھتے ہوے خود ی اپنا تعارف کروایا۔

۔روحا تو لفظ ماموں کے بچوں پر ہی اٹک گی تھی۔۔

میں نے کہا نہ ہارون نہیں گھر جب ہو تب انا روحا نے اب غصہ سے کہا۔۔

کیا نکھرہ ہے تم میں ویسے کس چیز پر اتنا نکھرا کرتی ہو تم کہ ہارون خان تم سے محبت کرتا ہے افسوس وہ محبت تم سے نہیں مجھ سے کرتا ہے۔شادی بھی مجھ سے کرے گا۔۔بلکہ تم سے شادی تو بدلہ لینے کے لیے کی ہے اس نے جس دن اس کا دل تم سے بھر گیا اسی

دن وہ تم کو چھوڑ دے گا۔۔۔تم خود سوچو تمھاری وجہ سے اس کا باپ زندہ نہیں رہا تو وہ تم سے محبت کیوں کرے گا وہ بدلہ لے رہا تم سے۔۔

کرن نے نفرت سے روحا کا خوبصورت چہرہ دیکھ کر زہر اگلا ناشروع کیا۔۔

"نہیں وہ محبت۔۔روحانے ہکلاتے ہوے کہا۔۔

ہاہاہا محبت اور تم سے سوچ ہے تمھاری اگر تم اتنی دیر سے ہواس کے پاس تو صرف اپنی خوبصورتی کی وجہ سے کیوں کہ تم کھلونا ہواس کے لیے جس دن اس کا دل بھر گیا تم سے وہ تمھیں چھوڑ دے گا۔۔کرن نے کمینگی سے کہا۔۔

بکواس بند کرو تم

سب جھوٹ ہے سنا تم نے

روحا سے اور برداشت نہیں ہوا روتے ہوے کمرے میں بھاگ گی۔۔۔

ویسے کرن یہ ہے بڑی خوبصورت تم ہارون رکھ لو یہ مجھے چاہیے جب سے ولیمے میں اسے دیکھا ہے میں تو فدا ہو گیا ہاے۔۔۔

ہاشم نے دور جاتی روحا کی کمر دیکھ کر کرن سے کہا۔۔۔

ہاں رکھ لو منحوس ہے یہ مجھے پتہ ہے ہارون نے چھوڑ دینا ہے تم رکھ لو اسے کرن نے کمینگی سے آنکھ ونک کرتے ہاشم کو کہا۔۔۔۔

اچھا روک میں دیکھ کر آتا ہو وہ حسینا روتے ہوئے کتنی حیسن لگتی ہے

۔ہاشم نے ہارون کے کمرے میں جاتے ہوئے کہا۔۔۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے میں اب کسی کی بات میں آکر ہارون کی محبت کو غلط نہیں کہوں گی

روحا نے روتے ہوئے خود سے عہد کیا۔۔۔

تم گھیٹا انسان وہی روک جاو

تمھاری ہمیت بھی کسے ہوی میرے کمرے میں آنے کی۔۔

روحا جو رونے میں مصروف تھی

دروازے پر کھڑے ہاشم کو دیکھ کر چلاتے ہوئے کہا۔۔۔

اف جان من کیا غصہ کرتی ہو میں تو فدا ہو گیا۔

۔۔ہاشم نے مسکراتے ہوئے کمرے میں قدم رکھتے ہوئے غلیظ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

بکواس بند کرو

تم جانتے نہیں ہو کیا ہارون کو

۔وہ تمھیں ماردے گا اگر تم میرے قریب بھی آئے

۔روحا نے اپنے قریب آتے ہاشم کے قدم دیکھ کر ہمیت کرتے ہوئے غصے سے کہا۔۔۔

ہارون کے مزے ہے ویسے اتنی خوبصورت بیوی ملی ہے اس کے مزے ہے دن رات تم اس کے ساتھ ہوتی ہو

۔ہائے جب سے تمھیں ولیمے میں دیکھا ہے میری جان بن گی ہو

۔ہاشم نے روحا کے چہرے کو چھونے کی کوشش کی۔۔

قتل کردو گی میں تمھارا

ہارون خان کی بیوی ہو میں اتنی کمزور نہیں کہ اپنے آپ کو تم جیسے درندے سے نہ بچا پاو

--

روحا نے غصہ سے ہاشم کے ہاتھ کو وہی سے پکڑ کو غصہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ہائے یہی تو چاہتا ہو تم میری جان لے لو

۔۔ہاشم نے آنکھ ونک کرتے کہا۔۔

"ممممممم۔۔۔

روحا جیسے ہی بولنے لگی تب سامنے داخل ہوتے ہارون کو دیکھ کر روحا کی جان فنا ہو گی

اوہائے ہارون دیکھو تمھاری بیوی مجھے ملنے کے لیے کہہ رہی تھی اب تم اس کو توجہ نہیں دے رہے اس میں میرا کیا قصور ہاشم نے ہارون کو دیکھتے ہوئے جھوٹ بولا۔۔۔

روحا نے ہاشم کا ہاتھ فورا چھوڑ دیا

ہارون دیکھ چکا تھا روحا کے ہاتھ میں ہاشم کا ہاتھ

دفع ہو جاو ہا ممممممم۔۔

ہارون نے ڈھارتے ہوئے غصے سے ہاشم کو کہا۔۔

۔ہاشم خوشی خوشی کمرے سے باہر آکر کرن کے پاس آیا جو کب سے کسی دھماکے کا انتظار کر رہی تھی

ہاشم جلدی سے بتاؤ اوپر کمرے میں کیا ہوا

کرن نے بے تابی سے پوچھا

اب ہو گا ہمارا کام

بس انتظار کرو روحا کو جلد ہی طلاق ہونے والی ہے ہاشم نے آرام سے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کرن سے کہا۔۔ کرن ہاشم کی بات پر خوش ہو گی

"ہارون"

روحا بھاگتے ہوئے ہارون کے سینے میں منہ چھپا کر رونے لگی۔

۔میرا قصور نہیں ہارون آپ چھوڑ تو نہیں دے گے مجھے یہ خود ی آیا تھا آپ یقین کرے گے نہ مجھ پر ہارون۔۔

روحا نے روتے ہوئے ہارون کی سرخ انگارہ آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔۔۔

خاموش پنک روز

میں سب جانتا ہو میرا کزن کیسا ہے۔۔

تم ریلکیس رہو

اور دوسری بات تم میری محبت ہو عشق ہوا گر میں تم پر ہی یقین نہیں کرو گا تو کیا فائدہ

اس محبت کا

۔ہارون نے روحا کو پانی دیتے ہوے پیار سے کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

روحا ہارون کی بات پر بہت خوش ہوی

کرن ہاشم دفع ہو جاو یہاں سے کیوں اے تم لوگوں پہلے ہی مامی نے اتنا کچھ کیا ہے اگر

میں برداشت کرتا ہو تو ماموں جان کی وجہ سے ورنہ میں اس وقت قتل کر دیتا تم دونوں

کا۔

۔ہارون نے ہال میں آتے غصے سے کہا۔۔۔

دیکھو ہارون میں نے تم سے بہت محبت کی ہے میں تم کو وہ ساری خوشیاں دو گی جو روحا نہیں دے پا رہی دیکھو وہ خوش نہیں تمھارے ساتھ ورنہ میرے بھای کو اپنے کمرے میں نہ بلاتی

۔کرن نے نفرت سے کہا۔۔

بکواس بند کرو اپنی کتنی دفعہ کہہ چکا ہو میں تم سے محبت نہیں کرتا

۔۔ہارون نے کرن کو دیکھ کر غصہ نفرت سے کہا۔۔۔

ہاشم سب خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں محبت کرتی ہو تم سے سنا تم نے ہارون خان

اس منحوس کو چھوڑ دو کرن نے ہارون کے قریب آتے اس کا کالر پکڑ کر کہا۔۔

کرن دور سے آتی روحا کو دیکھ چکی تھی تبھی ہارون کے قریب ای۔۔۔

دیکھو کرن تم اچھی لڑکی ہو میں تم سے محبت کرتا۔۔۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔

ہارون کے منہ میں بات اھوری رہ گی جب روحا نے قریب آتے ہارون کے چہرے پر تھپڑ مارا۔۔۔

جھوٹے انسان ہے آپ ہارون خان

نفرت ہے مجھے آپ سے سنا اپ نے یہ کرن سہی کہتی ہے آپ نے بدلے کے لیے شادی کی ہے میں کھلونا ہو آپ کے لیے جب دل بھر گیا تب چھوڑ دے گے مجھے۔

روحا ہارون اور کرن کو اتنا نزدیک اور ہارون کی آدھی ادھوری بات سن کر انھیں غلط سمجھ رہی تھی

محبت میں یقین عزت کا ہونا ضروری ہوتا ہے جو کہ ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہوتی

مجھ سے کوی محبت نہیں کرتا نہ بابا ماما برہان ہانی نہ ہی اپ

روحا نے روتے ہوے ہارون کے کالر کو جھنجوڑتے ہوے کہا۔۔۔

نفرت ہے مجھے شدید نفرت آپ سے۔۔

ہارون تو روحا کے تھپڑ پر شوک ہو گیا تھا

۔۔ تبھی غصہ دماغ پر حاوی ہوا۔۔۔

بس کرو تم بہت ہو

۔تمیں محبت کی قدر ہے ہی نہیں

میرا عشق تم کو دیکھ نہیں رہا اتنے دن سے میں تمھارے ساتھ ہوا اتنے دن کی میری محبت تم کو نظر نہیں ای۔میرے ان گھٹیا کزنز کی بات سن کر تم نے ان پر یقین کیا اور مجھے ہی غلط مان لیا۔۔۔

غلطی تمھاری نہیں میری تھی جو تم سے عشق کیا۔ارے تم محبت کے لائق ہی نہیں سنا تم نے۔۔تمھیں کسی کی محبت سمجھ میں نہیں آتی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں بھی تو تمھیں کہہ ہی سکتا تھا کہ منحوس ہو تم

لیکن میں نے سب بھولا کر تم سے محبت کی تمھیں اپنا بنایا اور آج تم ان بیغرتوں کی باتوں میں آ کر مجھ پر شک کر رہی افسوس ہو رہا مجھے

ہارون نے غصہ میں جو الفاظ منہ میں اے وہی روحا کو کہتے زور سے دھکا دیا۔۔۔

ہارون کو کچھ سمجھ نہیں آیا وہ کیا بول چکا ہے۔۔۔

میں منحوس روحا کے کان میں صرف یہی لفظ گونج رہا تھا۔۔۔

یہ کہتے ہی روحا زمین بوس ہوی۔۔۔

پنک روز پنک زور

۔یااللہ یہ میں نے کیا کیا

پھر اس لڑکی کو دکھ دیا جس سے میں عشق کرتا ہو۔ہارون نے روحا کا چہرا تیھپاتے

ہوے سوچا۔۔

ہ

"تف ہے تجھ پر ہارون خان کتنی مشکل سے پنک روز میری طرف آرہی تھی۔

اور میں نے یہ کیا کیا۔۔۔

اب کیا ہو گا

۔ہارون نے پریشان ہوتے ہوے سوچا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہارون اس وقت ہپستال میں کھڑا ڈاکٹر کا انتظار کر رہا تھا جو اندر روحا کا چیک اپ کر رہا تھا

ڈاکٹر کیا ہوا میری بیوی کو

ہارون نے پریشان ہو کر پوچھا

مبارک ہو مسٹر ہارون آپ باپ بنے والے ہے

۔۔ڈاکٹر نے خوشخبری سنای۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہارون کو سمجھ نہیں ارہی تھی وہ خوش ہو یاد کھی۔۔۔

روحا کو جب سے یہ خبر ملی تھی وہ مسلسل سوچ رہی تھی کہ اس بچے کو ہارون چھن لے گا۔۔۔

اور یہ سوچتے ہی روحا کو اور زیادہ نفرت ہو گی

عمارہ اسامہ مہر صاحب تنزیلہ کو یہ خبر ملی وہ اب ہسپتال آ گے اور روحا سے ملنے کمرے میں داخل ہو رہے تھے۔۔

روک جاے سارے مجھے نفرت ہے سب سے خاص کر ہارون خان سے

۔روحانے جیسے ہی سب کو اندر آتے دیکھا تب ڈھار کر سب کو کہا۔۔

"میری پیاری بیٹی

۔۔رک جاے وہی میں بیٹی نہیں اپ کی سنا اپ نے میں منحوس ہو مجھے کوی محبت نہیں کرتا مجھے نفرت ہے ہارون خان اور سب سے

چلے جاے یہاں سے

۔۔ تنزیلہ بیگم کی بات کو کاٹتے ہوے روحانے چلاتے ہوے کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دیکھے پلیز اپ سب باہر جاے ان کو آرام کرنے دے نرس نے سب کو باہر بھجتے ہوے کہا جو روحا کے چلانے کی آواز پر ای تھی۔۔۔

"پنک روز

۔۔ نہیں ہو میں کسی کی کچھ جاے ورنہ میں نے اپنی جان لے لینی ہے۔

روحانے ایک بار پھر چلاتے ہوے کہا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد کمرے میں سکون محسوس کرتے روحا اپنے ہاتھ سے ڈرپ کی سوی نکالتے کمرے سے بھاگتی چلی گی

۔۔میں منحوس ہو کوی محبت نہیں کرتا

۔روحابھاگتے ہوے مسلسل یہی کہہ رہی تھی۔۔

اسے نہیں پتہ تھاوہ کہاں جارہی ہے۔۔

یہ میرادل اتنا کیوں گھبرارہاہے۔۔

اللہ کریں سب ٹھیک ہو

۔آپو برہان ٹھیک ہو۔

کہیں بابا کو تو کچھ نہیں ہو گیا۔۔

توبہ توبہ

۔کیابکواس سوچ رہی ہوہانی سب ٹھیک ہو گا۔۔

ہانی نے آنکھیں بند کرتے ہوے سوچا۔۔

ہانی کو کب سے بے سکونی بے چینی محسوس ہورہی تھی زیان بھی اس کی بے چینی کو محسوس کر چکا تھا لیکن اناڑے آنے کی وجہ سے پوچھ نہ سکا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپو کو فون کوتی ہو

۔ہانی نے موبائل اٹھاتے ہوئے سوچا

۔۔ نہیں آپو کو کیوں کرو فون میں کونسا کچھ لگتی ہوان کی

۔ہانی نے افسوس سے سوچا۔۔۔

یہ میری آنکھوں سے آنسو کیوں آرہے ہے۔۔

ہانی نے انکھیں صاف کرتے ہوئے سوچا۔۔

روحا کو یاد کرتے ہوئے ہانی کی آنکھوں میں کب آنسو آے اسے بھی معلوم نہ ہوا۔۔

بھابھی آپ کدھر جارہی تھی۔

۔اپنی حالت دیکھے آپ

اسامہ نے روحا کو بازو سے پکڑتے ہوئے پریشان ہو کر پوچھا۔۔۔

www.neweramagazine.com

)جب روحا ہاسپتال سے بھاگ رہی تھی اسامہ کو معلوم ہو گیا تھا۔ تبھی وہ اس کے پیچھے گیا تھا۔(

پلیز بھای مجھے جانے دے تاکہ سب کی جان چھوٹ جاے مجھ سے

۔ہر کوی نفرت کرتا ہے مجھ سے

کوی نہیں ہے میرا میں منحوس ہوا ایک بوجھ ہو سب پر

۔روحا اتنا کچھ کہہ کر بے ہوش ہو گی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دیکھے ہارون سر

۔اپ کو اپنی مسز اگر نارمل چاہیے تو پلیز ان کا ماحول چینج کریں

ان کو یہاں سے دور لے جاے تاکہ وہ خود کو اور اپنے بچے کو کوی نقصان نہ پہنچا سکے

میری ریکوئسٹ ہے آپ سے۔۔

ڈاکٹر نے ہارون کو پریشان ہوتے ہوے کہا۔۔۔

ڈاکٹر میری مسز کو ہوا کیا ہے وہ اسے ری ایکٹ کیوں کر رہی ہے۔۔

ہارون نے کنفیوز ہوتے ہوئے پوچھا۔۔

آپ کی مسز ذہنی ٹارچر کا شکار ہے

۔جس بات کو وہ بھولنے کی کوشش کرتی ہے وہ بات بار باران کو یاد کروا کران کے دماغی حالت کو تباہ کیا جارہا ہے۔۔۔

کچھ باتیں ایسی ہوتی ہے انسان کی زندگی میں جو شروع سے اس کے ذہین میں بیٹھ جاے اسے نکالنا مشکل ہوتی ہے خاص کر بری باتیں

۔۔یہ مشکل ضرور ہے پر ناممکن نہیں۔

۔۔ایسی ہی بات آپ کی مسز کے لونگ ٹرم میموری میں چلی گی ہے۔

۔اس بات کو وہ خودی اپنے دماغ سے نکال سکتی ہے اس کے لیے انھیں ذہنی سکون چاہیے۔

اور وہ سکون آپ انھیں اپنی محبت یقین اور اپنی قربت سے دسکتے ہے

۔امید ہے ہارون سر آپ میری بات کو سمجھ گے ہو گے۔۔

آپ بے فکر رہے ڈاکٹر

میں اپنی مسز کا بہت خیال رکھو گا۔۔۔

اب اسے اور تکلیف برداشت نہیں کرنے نہیں دو گا۔۔۔

"کیا۔۔

کیا۔۔

کیا۔۔

برہان تم سچ کہہ رہے ہو میں خالہ بننے لگی تم ماموں۔ یاہو۔۔۔

ایم سو ہیپی برہان

کتنی بڑی خوشی ملی ہے مجھے۔

۔اف برہان میں بہت خوش ہو

۔ہائے وہ مجھے آنی کہے گا۔

اس کے چھوٹے چھوٹے ہاتھ پاؤں کتنے پیارے اور کیوٹ ہو گے۔۔

کیا لمحہ ہو گا وہ جب میرے ہاتھوں میں ہو گا۔

۔ہانی نے خوشی سے چہکتے ہوئے صوفے پر اچھلتے ہوئے خوشی سے کہا۔۔

برہان نے جب سے ہانی کو بتایا تھا وہ خالہ بننے والی ہے تب سے وی پاگلوں کی طرح صوفے پر کود رہی تھی

۔اور زیان اس کی حرکتوں پر مسکرا رہا تھا۔۔

)یہ مجھے چشمش اتنا مسکراتی ہوی کیوں اچھی لگ رہی ہے۔میں تو اس کی آنکھوں میں صرف آنسو دیکھنا چاہتا ہو۔زیان نے ہانی کو اچھل کود کرتے دیکھ کر سوچا.(

برہان میں آتی ہو آپو سے ملنے۔۔

برہان بہت خوش تھا

۔اتنے دنوں بعد ہانی کی ہنسی سن کر اسے سکون ملا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔اور اس نے اپنی بہن کی خوشیوں کے لیے دل سے دعا کی۔۔۔

زیان زیان زیان زیان ایم سو ہیپی۔۔

آج مجھے اتنی بڑی خوشخبری ملی ہے میں خالہ بننے والی ہو۔

ہانی نے زیان کو بیڈ سے اٹھا کر گھوماتے ہوئے اچھل کود کرتے ہوئے خوشی سے بتایا۔

۔وہ خوشی میں اتنا بھول گی کہ وہ اپنے دشمن کے ساتھ خوشی شیئر کر رہی ہے

۔زیان کو چکر ہی آگے تبھی وہ جا کر صوفے پر گر گیا۔۔اور ہانی ہاسپتال جانے کی تیاری کرنے لگی۔۔

یہ لڑکی پاگل ہے

کبھی کچھ اور کبھی کچھ۔۔

زیان نے مسکراتے ہوئے سوچا۔۔

(اس لڑکی کے پاگل پن کی وجہ سے ہی تم نے اس کی زندگی برباد کر دی اسے اس کے گھر والوں کے سامنے ذلیل کر دیا۔۔)

زیان شاہ کے اندر سے آواز ای۔

یہ آواز اس کے ضمیر کی تھی۔ جسے سن کر وہ بے چین ہو گیا۔۔۔

ہارون نے کسی کی نہ سنی اور روحا کو ہمیشہ کے لیے لے کر امریکہ چلا گیا۔۔

تاکہ اسے سکون مل سکے۔۔

روحا کسی سے نہیں ملی اس کے دل میں ہر ایک کے لیے نفرت پیدا ہو گی تھی۔ اپنے ماں باپ بہن بھای تک کو وہ غلط سمجھ رہی تھی۔۔

مہر صاحب تنزیلہ روحا کے سلوک پر بہت روے روحا ہانی برہان سے بھی نہ ملی۔ اپنے غصے میں وہ ہانی برہان کو بھی فراموش کر گی

۔۔اس ہانی کا بھی نہیں سوچا جو اس کے بنا نہیں رہ سکتی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہانی نے بہت شور مچایا روحا کو نہ لے کر جاے لیکن ہارون نے ایک نہ مانی۔۔

مہر صاحب اور تنزیلہ بیگم کو دکھ ہو رہا تھا

ان کی دونوں بیٹیاں ان سے دور ہو گی تھی۔۔

برہان بھی دکھی تھا اس کی بہنوں کے ساتھ کیا ہو گیا۔

ہانی نے اہسپتال آکر صرف برہان سے بات کی تھی اسی سے ملی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تین ماہ بعد۔۔۔۔

ان تین مہنیوں میں سب بدل گیا تھا

۔۔ہارون نے روحا کا اتنا خیال رکھا تھا کہ روحا سب بھول گی تھی

۔اس کے دل میں ہارون کے لیے محبت بڑھ گئ تھی لیکن اسے ابھی بھی ڈر تھا کہ کہیں اسے ہارون چھوڑ نہ دے۔ان تین مہنیوں میں روحا نے کسی سے کوی رابطہ نہ رکھا

روحا ہارون خود میں مصروف ہو گے تھے

۔۔امریکہ میں ہارون کی بی جان تھی جن کے پاس وہ رہتا تھا

۔انہوں نے ہارون کو سنھبالا تھا وہ بہت اچھی سلیقہ مند خاتون تھی

۔وہ بھی ہارون کا بھرپور ساتھ دے رہی تھی روحا کی حالت بہتر کرنے کے لیے.

برہان نے اپنی تعلیم چھوڑ دی تھی

۔اور بزنس پر دھیان دینے لگ گیا تھا۔

کیونکہ مہر صاحب روحا اور حنین کے جانے کی وجہ سے ٹوٹ گیے تھے

ان میں ہمیت نہیں تھی خود کو اور بزنس کو سنھبالنے کی

اس لیے انہؤں نے سب برہان کے حوالے کر دیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان تین مہنیوں میں پریسہ کے دل میں برہان کے لیے نفرت بڑھتی چلی گی

۔۔ان تین مہنیوں میں وہ مہر ہاوس ایک دن بھی نہ گی

حالانکہ تنزیلہ بیگم نے اسے اتنی بار بلایا لیکن وہ نہ گی۔اس کا رابطہ ہانی کے ساتھ تھا نہ ہی روحا کے ساتھ

اس لیے اپنے گھر کے کاموں میں ہی مصروف ہو گی۔۔۔

وہ سارا دن کوکنگ کرتی اور ان گنت کھانے بنانے کی کوشش کرتی۔۔

اس کا دھیان اب کبھی برہان کی طرف جاتا ہی نہ تھا۔۔برہان نے بھی پریسہ سے کوی رابطہ نہیں کیا وہ چاہتا تھا پریسہ خودی دور ہو جاے اس سے۔۔۔

روحا ہارون کے جاتے ہی زیان نے اسامہ عمارہ کو سچ بتادیا تھا کہ اس نے سب ڈرامہ کیا تھا

۔اور وہ انھیں معاف کر چکا ہے

آج شام کھانے پر عمارہ نے زیان اور ہانی کو ڈنر پر انوائٹ کیا تھا۔۔۔

بابر نے علیزے کے گھر رشتہ بھیج دیا تھا۔۔

علیزے کے بھای رشتہ نہیں کرنا چاہیتے تھے

۔انھیں معلوم تھا کہ علیزے کو فوجی پسند ہے لیکن انھیں فوجیوں کے کام ان کے

ٹاسک سے ڈر لگتا تھا

۔وہ اپنی بہن سے بہت محبت کرتے تھے

۔۔علیزے اپنے بھائیوں کی جان تھی۔۔

لیکن بابر نے علیزے کے بھائیوں کو سمجھا لیا تھا۔

کہ علیزے اس کے ساتھ رہے گی اگر وہ شہید بھی ہو گیا تب بھی علیزے کو کسی قسم

کے مصائب کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا بلکہ یہ اس کے لیے فخر کی بات ہو گی۔۔۔

شہید والی بات پر علیزے بہت روی اور بابر سے ناراض بھی رہی

لیکن بابر نے اسے سمجھالیا تھا۔۔۔

کہ اس کے بھائیوں کو امپریس کرنے کے لیے اس نے یہ بات کی تھی۔۔

جلد ہی علیزے اور بابر کی شادی ہونے والی تھی۔۔۔

ان تین مہنیوں میں اگر کچھ نہ بدلہ تھا تو وہ تھا ہانی اور زیان کا رشتہ۔

ہانی زیان نے ایک دوسرے سے لاتعلقی برتی ہوی تھی۔ہانی سؤاے برہان کے کسی سے بات نہیں کرتی تھی۔۔۔

اور ٹھرکی بتا کیسی گزر رہی۔ہے

زیان نے اسامہ کو تنگ کرتے ہوے پوچھا۔۔

دفعہ ہو

بے غیرت انسان

تیری وجہ سے میں پہلے ہی لیٹ ہو گیا۔۔

۔اسامہ نے غصے سے کہا۔۔

اسامہ کی بات کا مطلب سمجھ کر زیان نے زور سے قہیقہ لگایا۔

چل کوی نہ دیر اے درست اے۔۔

زیان نے اسامہ کو گلے لگاتے ہوے کہا۔۔۔

زیان اور ہانی جب اے ان کو یہ خوشخبری سنائ گی وہ ماموں مامی بننے جا رہے ہے۔۔

زیان اس بات پر بہت خوش ہوا اسامہ اور عمارہ کو بہت سی دعا دی۔۔

ہانی بھی بہت خوش ہوی اس کی انکھوں میں آنسوا گے

۔وہ سوچ رہی تھی روحا پتہ نہیں کس حالت میں ہو گی۔۔۔

آج بابر اور علیزے کی شادی تھی جس میں صرف ہانی نے شرکت کی تھی

۔کیونکہ زیان مصروف تھا۔۔

ہانی نے گولڈن لہنگا بلیک کرتی بلیک ڈوپٹہ لیا ہوا تھا۔۔۔

بالوں میں کلرل ڈالے بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔

علیزے نے ریڈ کلر کا لہنگا پہنا ہوا تھا۔۔

معصوم سی علیزے دلہن بنی اور بھی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

بابر گولڈن شروانی پہنے کسی شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

بابر اور علیزے ہانی کے چہرے پر سنجیدگی دیکھ کر افسوس کر رہے تھے۔۔

بابر نے ہانی سے معافی بھی مانگی کہ وہ اس دن اس کی وجہ سے مصیبت میں پھنس گی

بابر اپنے اپ کو قصوار سمجھ رہا تھا

لیکن ہانی نے بابر کو سمجھایا

اس کی قیسمت میں یہ سب ہی لکھا تھا

اس میں اس کا کوی قصور نہیں۔۔۔

علیزے اپنے بھائیوں اور باپ کی دعا

لیتی ہوی رخصت ہو گی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علیزے اپنے بھائیوں کے گلے لگ کر بہت روی

وہ لوگ بھی بہت روے آخران کی جان بستی تھی۔اپنی بہن میں۔

اچھے نصیب کی دعادے کر خوشی خوشی انہوں نے اپنی بہن کو بابر کے دساتھ رخصت

کر دیا۔۔۔

السلام و علیکم

بابر نے علیزے کے پاس بھٹتے ہوے اسلام کیا۔۔

وعلیکم السلام

علیزے نے ہاتھوں کو آپس میں مسلتے ہوے جواب دیا۔۔۔

بابر علیزے کی معصوم حرکت پر مسکرا اٹھا۔۔

بابر نے اس کے نرم ملائم سفید ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے لیا

۔۔بابر کے چھوتے ہی علیزے اور گھبرا گی۔۔

علیزے تم اتنا گھبرا وگی تو میرا کیا ہوگا۔۔

میں محبت کا اظہار کروگا

یا تمھاری گھبرائٹ ختم ہونے کا انتظار کروگا۔۔۔

بابر نے ہستے ہوے کہا

علیزے خاموش رہی۔۔

تمھارا منہ دکھای کا گفٹ۔

اس غریب کی جتنی حثیت تھی اتنے میں گفٹ لے ایا۔۔ تمھارے حسن کے سامنے ان کی شان شوکت کم ہے۔۔

بابر نے علیزے کو گولڈ کا بر سیلٹ دیا تھا۔۔۔

بابر اپ ایسا کیوں کہہ رہے

۔یہ اتنا پیارا خوبصورت ہے میرے لے ان سب چیزوں کی کوی اہمیت نہیں مجھے صرف محبت عزت یقین چاہیے۔علیزے نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

دیکھو علیزے میں ایک فوجی ہو

میری زندگی آج ہے کل نہ ہو

اور۔۔۔

اس سے پہلے بابر کچھ اور کہتا

علیزے نے اس کے ہونٹوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر اس کو درمیان میں روک دیا۔۔۔

پلیز بابر اس سے آگے نہیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میری جان ایک فوجی کی بیوی ہو تم۔

اب ڈرپوک بن کر نہیں ہمت کر کے جینا ہے

۔بابر نے علیزے کے ہاتھوں کو پکڑ کر چھومتے ہوے کہا۔۔

علیزے میں سچی بات کرتا ہو۔۔

اگر مجھے تم میں یا اپنے وطن کی مٹی میں سے کسی ایک کو چونا پڑا

میں اپنے وطن کی مٹی چونو گا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیونکہ میں ایک محافظ ہو

اور یہ میرا فرص ہے

تمھیں اور میرے باپ ماں کو فخر ہو گا

۔اگر میں شہید ہو گیا۔۔۔

وعدہ کرو میری اولاد کو سنبھالو گی۔۔۔

اگر مجھے کچھ ہو گیا تو ہمت نہیں ہارو گی مضبوط بن کر حالات کا سامنا کرو گی۔۔

امید ہے تم میرا ساتھ دو گی۔۔

بابر نے علیزے کے سامنے ہاتھ کرتے ہوئے کہا(وعدہ لینے کے لیے).

میں وعدہ کرتی ہو

آپ کا ہر موڑ میں ساتھ دو گی۔۔۔

آپ کو اپنے فرائض پورے کرنے سے نہیں رو کو گی۔

علیزے نے روتے ہوئے کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

او علیزے رونا تو بند کرو۔

فوجی کی بیوی روتی نہیں ہے

۔بلکہ فوجی سے محبت کرتی ہے

۔بابر نے علیزے کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔

بابر میں آپ سے بہت محبت کرتی ہو

آپ کے بغیر رہنے کا سوچ کر ہی سانس بند ہوتا محسوس ہوتا ہے

میں دعا کروگی ہم کبھی الگ نہ ہو

علیزے نے آنسو صاف کرتے ہوے کہا

آمین(

بابر نے علیزے کی پیشانی کو چومتے ہوے کہا

۔اجازت ہے۔میری جان

نئ زندگی کی شروعات کرنے کی۔۔

بابر نے اجازت طلب نظروں سے دیکھ کر علیزے سے اجازت مانگی۔۔۔

علیزے نے مسکرا کر اجازت دے دی۔۔۔

آج کی رات بھی دو محبت کرنے والوں کی ملن کی رات تھی

۔علیزے خوش تھی اسے اتنی محبت کرنے والا شوہر ملا۔۔دور چاندی ان کے ملن پر مسکرا رہی تھی۔۔

دونوں اتنے مگن تھے

۔انھیں یہ بھی معلوم نہیں تھا

۔نصیب ان کے ساتھ کیا کرنے والا ہے۔

اگلی صبح بہت خوشگوار تھی۔۔

علیزے کے چہرے سے اس کی خوشی کا اندازہ لگا جا سکتا تھا۔۔

علیزے بابر کی محبت میں ایک کھلا گلاب لگ رہی تھی۔۔

۔ہانی علیزے کو خوش دیکھ کر بہت خوش ہوی۔۔

علیزے کے ماں باپ بھای خوش تھے علیزے کو اتنا اچھا شوہر ملا ہے۔۔

علیزے ساری رات اپنے رب کا شکر ادا کرتی رہی اسے بابر جیسا شوہر ملا

۔بابر کے ہر عمل میں شدت چاہیت محبت شامل تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رات کا جانے کونسا پہر تھا۔۔

جب ایک ہیولہ بلیک ہڈی میں ملبوس کمرے میں داخل ہوا

اور آہستگی سے چلتا ہوا بیڈ کے قریب گیا۔۔۔

یہاں بکھرے بال چہرے پر معصومیت لے کوی بہت گہری نیند سو رہا تھا۔۔۔

جس میں اس بلیک ہڈی والے کی جان بستی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com

لیمپ کی مدھم روشنی میں سونے والے کا چہرہ بہت پرکشش اور معصوم لگ رہا تھا۔۔۔

بلیک ہڈی والا آہستگی سے اس کے قریب بیٹھ گیا۔۔

اور اس کے چہرے کے ایک ایک نقش پر اپنا لمس چھوڑتا گیا۔۔۔

سونے والا نیند میں اس قدر مصروف تھا کہ اسے کچھ معلوم بھی نہ ہو سکا۔۔

میں تم سے بہت محبت کرتا ہو بلکہ محبت نہیں عشق کرنے لگا ہو۔۔

لیکن میں خود کو تمھارے قابل نہیں سمجھتا

تبھی اپنے دل کی بات اپنے دل میں ہی دبا کر رکھی ہے۔۔۔(بلیک ہڈی والا ہیولہ کا زور کا معمول تھا اس کے کمرے میں آنا اور سوتے ہوئے وجود سے باتیں کرنا اور اپنی تشنگی کو کم کرنا۔۔۔

اف یہ بھابھی کہاں چلی گی مجھے بتائے بنا۔۔۔

پری جو ابھی سو کر آٹھی تھی بکھرے بال چہرے پر معصومیت سے کمرے سے باہر آتے اس نے سوچا۔۔پری نائٹ ڈریس میں ہی تھی۔۔

کیونکہ آج کافی لیٹ اٹھی تھی۔۔

اچانک اپنے پیچھے بھاری قدموں کی چاپ سنائی دی اور وہ قدم پری کی طرف بڑھ رہے تھے۔پری نے جب کسی کے انے کو محسوس کیا تو اسے شدید جھٹکا لگا۔۔۔اس نے پیچھے رخ موڑ کر دیکھا تو حیران رہ گی۔۔کیونکہ اس کی بھابھی کا بھائی اسے غلیظ نگاہوں سے دیکھا رہا تھا۔۔۔

تم۔۔یہاں کیا کر رہے ہو۔پری نے ہمت کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

تمھیں دیکھنے آیا تھا جان من پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گی ہو۔۔

میں نے سنا تمھارا نامراد شوہر تم سے محبت نہیں کرتا۔۔ چلو چھوڑو اسے جان من مجھے اپنا بنالو۔ میں تم سے بے حد محبت کرتا ہو۔۔

انور نے پری کو دیکھ کر کہا۔۔ اور اس کو چھونے کے لیے اپنا ہاتھ برھایا اس سے پہلے وہ پری کو ہاتھ لگاتا کسی نے پیچھے سے اکر اس کے ہاتھ کو پکڑ لیا تھا۔۔

اور بنا رو کے لگاتار مکے مارنے شروع کر دیے۔۔۔

پری اپنے سامنے برہان کو دیکھ کر حیران رہ گی۔۔۔

بے غیرت تیری اتنی ہمت میری بیوی کو ہاتھ لگاے اسے گندی نظر سے دیکھے تیری انکھیں نکال دوگا تیرے ہاتھ توڑ دوگا بے غیرت انسان برہان نے انور کو مار مار کر اس کا برا حال کر دیا تھا۔۔ انور مشکل سے اپنا آپ بچا کر بھاگ گیا تھا۔۔۔

برہان پری کو دیکھ کر فورًا اس کر طرف آیا۔۔۔

روک جاو وہی۔۔ اس سے پہلے برہان اگے اتا جب پری نے وہی روک دیا۔۔۔

چلے جاو یہاں سے برہان کیسے یاد اگی آج میں تمھاری بیوی ہو۔ پری نے غصہ سے کہا ۔۔ برہان پری کی بات سن کر خاموش رہا۔۔۔

نہیں چاہیے تمھارے جیسا شوہر جو اپنی بیوی سے منہ موڑ کر بیھٹا ہو۔۔اسے اپنی بیوی کی عزت کا کوی خیال نہیں رہا ہو۔ مسٹر برہان جلد ہی مجھے طلاق۔۔

اس سے پہلے پری اپنی بات پوری کرتی برہان اس کی بولتی بند کر چکا تھا۔اس کی سانس میں اپنی سانس کو منتقل کر رہا تھا۔۔

اس کے عمل میں اتنی شدت تھی پری کو خود کی جان نکلتی ہوی محسوس ہوی۔پری نے برہان کے کالر کو سختی سے کھنیچا برہان ہوش میں ایا اور پری کے لبوں کو نرمی سے چھوڑا ۔طلاق کا سوچنا بھی نہ پریسہ برہان نے مسکراتے ہوے پری کی گال چھوتے ہوے کہا ۔۔۔

اور پری بنا برہان کی طرف دیکھے کمرے میں بھاگ کر چلی گی۔۔۔

ان تین مہینوں میں برہان کو پری سے بے انتہا محبت ہو گی تھی۔اس کا اب پری کی بنا رہنا نہ ممکن تھا تبھی آج فصیلہ کر کے وہ پری سے ملنے آیا تھا۔۔۔

پاپا مجھے رخصتی چاہیے جلدی پری کے بھاہیوں سے شادی کی ڈیٹ فکس کرے میں اور انتظار نہیں کر سکتا۔ برہان جب سے گھر ایا تھا تب سے بے چین تھا۔ اگر اج وہ ٹائم سے نہ پہنچتا تو کیا ہو جاتا یہ سوچتے ہی برہان کو خود کی جان نکلتی ہوی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

تم ہوش میں تو ہو کیا کہہ رہے ہو۔ تمھاری دونوں اس وقت مصروف ہے دونوں تم سے ملنا نہیں چاہتی تم شادی کرنا چاہیتے ہو۔۔

مہر صاحب نے افسوس سے کہا۔۔۔

پاپا روحا اپنی مرضی سے گی ہے۔ان کا یہاں سے جانا ضروری تھا ہانی مجھ سے دور نہیں ہے میری بہن میری شادی میں ضرور اے گی۔۔ چاہے اپ لوگ رضامند ہو یا نہ ہو۔

آج ہی پری کے گھر جاے اور شادی کی ڈیٹ فکس کرے۔ برہان نے تحمل سے ساری بات کی مہر صاحب کی سنے بنا چلا گیا۔۔۔

آخر مہر صاحب راضی ہو گے۔۔ برہان کی شادی کے لیے۔پری بہت حیران تھی اچانک شادی پر اسے سمجھ نہئں ارہا تھا وہ کیا کرے کس سے بات کریں روحا تو اس سے اتنی دور تھی تبھی ہانی کو فون ملایا۔۔۔

ہانی برہان کی شادی کا سن کر بہت خوش تھی۔اس کے چہرے اور انکھوں میں خوشی دیکھ کر خوش ہوا تھا۔۔ برہان ہانی سے ملنے گھر ایا تھا۔۔

برہان پری کا فون آرہا ہے۔۔۔ہانی نے مسکراتے ہوے کہا۔۔۔

سپیکر آن کر کے بات کرو برہان نے جوس پیتے ہوے کہا۔۔۔۔

ہاے پری چڑیل بھابھی کیسے یاد آ گی مجھ معصوم کی۔۔

ہانی نے فون اٹھاتے ہی مزاحیہ انداز میں پوچھا۔۔۔

پری تو ہانی کے اتنے چہکتے انداز پر حیران رہ گی اتنے دون ؤں بعد اس نے ہانی کی آواز میں خوشی دیکھی تھی۔۔ہانی میری جان مجھے سکون ملا ہے تمھاری آواز سن کر پری نے

آنسو صاف کرتے ہوے کہا۔۔۔

پری کی بات سن کر برہان کو اتنی خوشی ہوی وہ بھی اتنا پیار کرتی ہے ہانی سے جتنا وہ کرتا ہے۔۔(لیکن مجھ سے زیادہ کوی تمھیں پیار نہیں کر سکتا).

برہان نے ہانی کو سر گوشی نما میں کہا۔۔

ہانی اس کی بات پر مسکرا دی۔۔

چڑیل بھابھی مجھے پتہ ہے تمجھ سے کیا پوچھنا چاہتی ہو مجھے کیوں فون کیا ہے۔ چل شاباش شادی تک کا انتظار کرو سب پتہ چل جاے گا۔اور ہاں برہان کی پسند کا لہنگا شام تک گھر پہنچ جاے گا۔۔

ہانی نے بنا پری کی بات سنے کال کاٹ دی۔۔۔

پری کو ہانی کی حرکت پر بہت غصہ آیا۔۔۔

پری یہ لڑکی ہے ہی نہیں اس لائق تو اس سے محبت اور عزت سے بات کریں پاگل موٹی چشمش کہیں کی۔پری نے دل میں ہانی کو مختلف لقابات سے نوازا۔۔۔

آج برہان کی منہدی تھی۔ہانی نے بھرپور تیاری کی تھی۔۔اپنے بھای کی شادی کی

۔روحا کو برہان اور ہانی بہت یاد کر رہے تھے۔انھیں پتہ تھا جب روحا معلوم ہو گا وہ اور غصہ کرے گی لیکن اس کی صحت کی بہتری کے لیے اس سب سے دور رہنا ہی بہتر تھا

۔۔۔

ہانی جب سے مہر ہاوس آی تھی۔اس نے مہر صاحب اور تنزیلہ بیگم سے کوی بات نہ کی تھی۔۔

ہانی نے خود ہی ہر کام سنبھالا ہوا تھا۔۔

ڈیکوریشن سب اس کی مرضی کی کروای گی تھی۔۔زیان کے کمرے کی سیٹنگ تک ہانی کی مرضی کے مطابق کی گی تھی۔۔برہان ہانی کی ہر بات مان رہا تھا۔۔اسے روحا کی بہت یاد ارہی تھی۔دونوں بہن بھای روحا کو یاد کر کے روتے اور خود ہی ایک دوسرے کے آنسو صاف کر لیتے تھے۔۔۔

پری کو بھی روحا بہت یاد ارہی تھی۔۔پری نے شادی کے متعلق کسی بات میں کوی حصہ نہ لیا کوی رد عمل ظاہر نہ کیا۔۔کیا ہو رہا کیا نہیں اسے زرا فرق نہیں پڑ رہ اتھا۔۔۔

اف میں کیسے تیار ہو گی مجھے تو کچھ کرنے بھی نہیں آتا

کاش آپو یہاں ہوتی

ہانی نے دکھی ہوتے ہوئے سوچا

)ہانی اس وقت اپنے کمرے میں بیٹھی سوچ رہی تھی وہ کیسے تیار ہو گی علیزے اور بابر مری گے ہوئے تھے عمارہ بھی نہیں آئی تھی اب ہانی سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی کرے بھی تو کیا کرے سارا دن کام میں مصروف رہنے کی وجہ سے یہ تو بھول ہی گی تھی کہ روحا یہاں نہیں ہے اور وہ کیسے تیار ہو گی

ہانی نے کسی بیوٹیشن کو بھی نہیں بلایا تھا اب اسے بالکل سمجھ نہیں آ رہی تھی کیا کریں

کمبائن فنکشن تھا مہر ہاوس میں ہی مہندی کا فنکشن تھا پری نے اپنے ہی گھر سے تیار ہو کر آنا تھا اس کا ارادہ نہ تھا مہر ہاوس آ کر تیار ہونے کا(

بے بی پنک اور وائٹ کمبونیشن میں ہر طرف پردے بے بی پنک کلر ویسا ہی وال پینٹ بیڈ ڈریسنگ ٹیبل الماری تک سب بے بی کلر کے تھے کوی ہانی کے کمرے میں آ جاے تو اسے وہ کمرہ کسی چھوٹی بچی کا ہی لگے گا روحا کی شادی کے بعد برہان نے ہانی کے لیے

یہ کمرہ تیار کروایا تھا لیکن ہانی کو اس کمرے میں زیادہ دیر رہنا نصیب نہ ہوا

ہانی اپنے خیالات میں اتنی مگن تھی کہ اسے زیان کے آنے کا بھی پتہ نہ چل سکا

زیان وائیٹ شلوار قمیض پر مہندی کلر کی واسکوٹ پہنے بہت ہی خوبصورت پر کشیش لگ رہا تھا

تم ابھی تک تیار نہیں ہوئی

زیان نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا

کیسے تیار ہو جاو

مجھے تو تیار ہونے بھی نہیں آتا ہانی نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا

تو اس میں پریشان ہونے والی کونسی بات ہے

میں تمہیں تیار کر دیتا ہو

زیان نے ہانی کے بالوں کو آزاد کرتے ہوئے کہا جو کیچر میں قید تھے

)روحا کی جب سے شادی ہوی تھی ہانی نے ایک دن بھی بال نہیں بنائے تھے زیادہ

کیچر ہی لگائے رکھتی تھی)

زیان کا چھونا ہانی کو بالکل پسند نہ آیا لیکن (مصیبت میں گدھے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے)

وہ والا کام ہانی نے کیا کیونکہ وہ مجبور تھی

سچی آپ مجھے تیار کرے گے ہانی تو خوش ہو گی تھی

میں ابھی چینج کر کے آتی ہو ہانی نے واش روم کی طرف جاتے ہوئے کہا

پاگل لڑکی اتنی سی بات پر ہی خوش ہو گی

زیان نے یوٹیوب آن کرتے ہوئے مسکرا کر کہا

اسے اتنی بھی عقل نہ آئی یوٹیوب سے دیکھ کر ہی تیار ہو جائے ویسے بڑی زبان چلتی ہے

اس کی زیان نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا

کیا بنے گا اس چشمیش کا

پری نے رائل بلیو لہنگے (جس میں کڑھائی تھی کرتی بالکل سادہ تھی)

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Urdu

اورنج جالی دار ڈوپٹے کو سر پر ٹکائے گلابی اور سفید پھولوں کا سیٹ پہنے بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی

برہان نے گولڈن سلک کی شلوار قمیض پر رائل بلیو واسکوٹ (جس پر کڑھائی ہوی تھی) پہنی ہوی تھی دونوں ہی بہت خوبصورت لگ رہے تھے جو بھی دیکھتا پری کی قیسمت پر رشک کر رہا تھا اسے اتنا خوبصورت شوہر ملا لیکن پری کو اس بات سے کوی فرق نہیں پر رہا تھا کیونکہ وہ وہاں ہو کر بھی نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے

عمارہ نے وائٹ میکسی

کے ساتھ حجاب پہنا ہوا تھا

اسامہ نے وائٹ شلوار قمیض پر بلیک واسکوٹ پہنی ہوی تھی

دونوں ہی بہت خوبصورت لگ رہے تھے

جس شان و شوکت سے وہ دونوں چل رہے تھے ہر کوی ماشاءاللہ کہہ رہا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ییلو لانگ فراک پہنے کمر سے نیچے آتے ہوے کالے لمبے بال آنکھوں پر چشما لگاے

فراک سے الجھتی ہوی واش روم سے باہر آی

کیونکہ اس سے فراک کو کیری کرنا مشکل ہو رہا تھا

زیان جو موبائل میں مصروف تھا اچانک ہانی کو دیکھ کر مبہوت رہ گیا

کیونکہ ہانی کسی تیاری کے بغیر ہی بہت خوبصورت لگ رہی تھی

(چشمیش بنا کسی تیاری کے اتنی پیاری لگ رہی اگر اور تیار کر دیا تو آج مجھے یہ بالکل پاگل ہی کر دے گی)

زیان نے ہانی کو دیکھتے ہوے سوچا

چلے جلدی سے تیار کر دے پہلے ہی بہت لیٹ ہو گی ہو

ہانی نے زیپ سے الجھتے ہوے کہا جو اس سے بند نہیں ہو رہی تھی

ہانی کی بات پر زیان ہوش میں آیا

اس کے الجھی ہوی حالت کو دیکھ کر خود پر قابو پاتے اس کے پاس گیا

ایک شرط پر تیار کرو گا زیان نے سنجیدگی سے کہا

جو بھی شرط ہے جو بھی کرنا ہے جلدی کرے زیان ٹائم نہیں ہے

ہانی نے ڈراسنگ ٹیبل کے سامنے جاتے ہوے کہا

میں تمھں جیسا بھی تیار کرو گا تم اسی میں خوش ہو گی مجھ سے کوی بحث نہیں کرو گی

اوکے

ہانی نے بنا کسی بحث کے جلدی ہامی بھر لی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زیان نے ہانی کے چہرے پر سواے بی بی کریم کے کچھ نہ لگایا آنکھوں میں کاجل اور مسکارا لگایا ہونٹوں پر لائٹ پنک گلوز لگایا بالوں کو سٹریٹ کر کے کھولا چھوڑ دیا کیونکہ ہانی کے کھلے بال ہی اسے پسند تھے (آنکھوں پر چشما لگاے رکھنے کی تاکید کی گی) ہانی کے بال اور اس کا چشما ہی زیان شاہ کی کمزوری تھی

ہانی اپنی اتنی سمپل تیاری دیکھ کر بے ہوش ہوتے ہوتے رہ گی

زیان میرے بھای کی مہندی ہے کوی سکول فنکشن نہیں جو آپ نے اتنا سمپل تیار کیا

ہے

ہانی نے صدمے کی حالت میں کہا😳😂

ہانی کی بات کا جواب دیے بنا ہی زیان اپنے لب اس کی گردن پر رکھ چکا تھا

گرم نرم لمس سے ہانی کو شدید جھٹکا لگا اسے زیان سے ایسی حرکت کی امید نہ تھی

ز ز زیان یہ کیا کر رہے ہے آپ

ہانی نے زیان کو آینئے میں دیکھتے ہوے پوچھا

ہانی کی زبان اور جسم دونوں ہی کانپ رہے تھے

دونوں کالی گہری آنکھیں جب ایک دوسرے سے ٹکرای تو عجیب ہی تاثر پیدا ہوا جسے

سمجھنا ان دونوں کے لیے مشکل تھا

زیان نے ہانی کی زیپ بند کر کے اسکا رخ اپنی طرف کیا

زیان نے ہانی کو مکمل اپنے حصار میں لیا

ہانی کی تو زبان ہی تالو سے چپک گی وہ آنکھیں بند کر کے کھڑی زیان کا ضبط آزما رہی تھی

لیکن وہ خاموش رہ جاے ایسا ہو ہی نہیں سکتا

ہانی نے زیان کو دھکا دیا تو زیان ہوش میں آیا

آپ پاگل ہو گے ہے کیا

ہوش میں تو ہے آپ

ہانی نے غصے سے چلاتے ہوے پوچھا

تم میری بیوی ہو چاہے زبردستی ہی صحیح

تمھیں سجھنا سنورنا دیکھنا صرف میرا حق ہے

تمھیں اتنا تیار کر دیا یہ ہی کافی ہے

مسز زیان شاہ میرے ضبط کو مزید مت آزماو

زیان نے ہانی کی پیشانی پر اپنے لب رکھتے ہوے پیار سے کہا اور ہانی کا جواب سنے بنا ہی

کمرے سے چلا گیا

ہانی زیان کی بات اور اس کی حرکتوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی جس کو سمجھنے میں وہ ناکام ہوی

مہندی کا فنکشن شروع ہو چکا تھا سب نے بہت انجوائے کیا ہانی نے خوب رونق لگای اس کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر برہان بہت خوش تھا اس نے روحا کو بہت یاد کیا بہنوں کو بھائیوں کی شادی کا بہت شوق ہوتا ہے خاص کر جن کا ایک بھای ہو ان کے بہت ارمان ہوتے ہے ہانی برہان کو یہ فکر تھی جب روحا کو معلوم ہو گا پتہ نہیں کیسا ریکٹ کرے گی

بہت خوبصورت لگ رہی ہو پری

برہان نے سرگوشی نما آواز میں کہا

برہان کے کے بھاری گھمبر لہجے سے پری کے تو ہوش ہی اڑ گے 😂

اس کی تو زبان ہی تالو سے چپک گی جب برہان نے پری کا ہاتھ پکڑا

پری نے برہان کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور وہاں سے چلی گی

پیچھے برہان سوچتا رہ گیا اب آگے اسے کیا کرنا چاہیے

آج شادی تھی ہر کوی برات کے آنے کا انتظار کر رہا تھا

پری گولڈن اور مہرون کمبونیشن کلر کے لہنگے میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی برہان نے بھی مہرون اور گولڈن شیروانی پہنی ہوی تھی

ہانی نے سکن اور مہرون کمبونیشن شارٹ ڈریس پہنا ہوا تھا آج اسے بیوٹیشن نے تیار کیا تھا اور بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی اس کی تیاری دیکھ کر زیان کو بہت برا لگا وہ اس کی ایک بات بھی نہ مان سکی

زیان اور اسامہ نے بلیک شلوار قمیض پر مہرون واسکوٹ پہنی ہوی تھی عمارہ نے مہرون اور بلیک میکسی گاون پہنا ہوا تھا تینوں کیپل ہی بہت خوبصورت اور پرکشیش لگ رہے تھے

----

www.neweramagazine.com

زیان اور ہانی ساتھ چلتے ہوئے آرہے تھے مہر صاحب اور تنزیلہ نے دور سے ہی ان کے لیے بری نظر سے بچنے کی دعا کی

پہلی مرتبہ دونوں ساتھ چلتے ہوئے آرہے تھے اور ایک آئیڈیل کیپل لگ رہے تھے

برہان کو ہانی کا زیان کے ساتھ آنا زرا پسند نہ آیا کل مہندی کے فنکشن میں برہان جب بھی زیان کو ہانی کے پاس دیکھتا فوراً اسے وہاں سے ہٹا دیتا زیان سے برہان کی یہ حرکت چھپی نہ تھی اسے بہت غصہ آرہا تھا برہان پر لیکن ہانی کی وجہ سے خاموش رہا

سنجیدہ انسان تیرے چہرے پر کب مسکراہٹ نظر آئے گی ہر وقت کیوں سڑا ہوا بینگن بنا رہتا ہے

اسامہ نے زیان کو دیکھ کر افسوس سے کہا

پتہ نہیں

تحمل سے جواب دیا گیا

چل بتا مجھے کب پھوپھا+چاچو بنا رہا ہے میں نے اور ہارون نے خوشخبری سنا دی اب

تیری باری ہے😝😜

اسامہ نے آنکھ ونک کرتے ہوئے کہا

میں تیری اور ہارون کی طرح جلد باز نہیں ہو تم دونوں میں تو صبر ہے ہی نہیں

زیان نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا

بے غیرت بے شرم مر جاڈوب کر کہیں زیان کی بات کا مطلب سمجھ کر اسامہ نے

اسے گالیوں سے نوازا اور وہاں سے بھاگ گیا-----

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسامہ بھائی

ہانی نے اسامہ کو جاتے ہوئے آواز دی

ہانی کی آواز پر اسامہ رک گیا

جی بہناں

اسامہ نے مسکراتے ہوئے ہانی کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا

ہارون بھای سے کوی رابطہ ہے آپ کا

ہانی نے دکھی ہوتے ہوے پوچھا

نہیں وہ جب سے گیا اس نے کوی رابطہ نہیں کیا

اسامہ نے افسوس سے بتایا

)ہانی روحا کو بہت یاد کر رہی تھی اس سے رابطے کا بھی کوی ذریعہ نہ تھا تبھی اسامہ سے ہارون کا پوچھا اس نے(

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہانی اسامہ کے جواب پر روتی ہوی چلی گی اور زیان سے اس کا رونا برداشت نہ ہوا

جا اس کے پیچھے

اسامہ نے مشورہ دیا

اسامہ روحا بھابھی کو ہم بھابھی کہتے ہے تو عمارہ کو ہارون گڑیا کہتا ہے اور تو ہانی کو بھابھی کہا کر اس کی خواہش ہو گی اسے کوئی بھابھی کہے ہم تینوں ہی تو ایک دوسرے کے بھای ہے

زیان نے اسامہ کو مسکراتے ہوے کہا

ہانی میری بہنوں جیسی ہے اب کچھ اور نہ سمجھی جا بے غیرت

اسامہ نے مکا مارتے ہوئے کہا

لعنت تجھ جیسے دوست پر تجھے تو عزت راس نہیں میں اس لیے کہ رہا کیونکہ ہانی کی خواہش تھی اسے کوئی بھابھی کہے عمارہ نے بھی اسے بھابھی نہیں کہا کبھی میں تجھے ویسے ہی کہا اور تو مجھے ہی غلط سمجھ گیا

حالانکہ تو اچھے سے جانتا ہے

تو اور ہارون سگے بھائیوں کی طرح ہو میرے لے

زیان افسوس سے کہتا ہوا اپنا اسامہ کی سنے چلا گیا

اسامہ اسے آواز لگاتا رہا لیکن اس نے ایک نہ سنی

تمام رسموں کو پورا کرنے کے بعد ہانی پری کو بریان کے کمرے میں چھوڑ ای تھی

برہان کے انتظار میں بیٹھنا پری نے فضول ہی سمجھا تبھی اٹھ کر چینج کرنے چلی گی

مجھے پہلے ہی امید تھی یہ میرے انتظار میں نہیں بیھٹے گی۔۔۔

برہان نے خالی بیڈ دیکھ کر افسوس سے کہا اور خود چینج کرنے چلا گیا۔۔۔

پری نائٹ ڈریس میں واش روم سے باہر اتی برہان کو کمرے میں نہ پا کر خوش ہو گی اور فورًا بیڈ کی طرف بھاگی تاکہ جلدی سو سکے۔ لیکن اس کی کوشش ناکام رہی۔۔ کیونکہ برہان اس کی کلائی پکڑ کر اسے روک چکا تھا۔۔۔

میری پیاری بیوی آج سونے کی رات تو نہیں ہے۔ برہان نے پری کو اپنی طرف کیھچتے ہوے بے شرمی سے کہا۔۔۔پری برہان کی بات پر لال ٹماٹر ہو گی۔۔اس کے سرخ گالوں کو دیکھ کر بے قابو ہوا اور اپنے دہکتے لبوں سے اس کے گالوں کو چھوا۔۔

اس سے پہلے برہان اور گستاخی کرتا پری نے برہان کو زور سے دھکا دیا۔۔

بسسسس"

مجھے چھونے کی کی کوی ضرورت نہیں تمھارے چھونے سے مجھے خود سے نفرت محسوس ہونے لگتی ہے۔ خبردار اگر اب دوبارہ غلطی بھی کی تو۔پری نے چلاتے ہوے

کہا۔۔

پری کے ریکشن پر برہان نے قہیقہ لگایا۔۔

بنا پری کے غصے کی پرواہ کیے اسے گلے لگالیا۔۔پری دنگ رہ گی۔اس کی ہمت پر۔۔

پری تم میری جان ہو تم سے دور کیسے رہ سکتا ہو۔اب یہ ناممکن ہے جانِ برہان۔ برہان نے پری کے بالوں میں اپنا منہ چھپاتے ہوے بھاری گمبھیر لہجے میں کہا۔۔۔

پری کے لیے خود کے قدموں پر کھڑا رہنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی۔وہ کیا کریں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پری میں تم سے بہت محبت کرتا ہو۔اتنی محبت شاہد تم نہ کی ہو۔تم میری پہلی نظر کی محبت ہو۔جب مجھے یہ بھی نہ معلوم تھا محبت ہوتی کیا ہے۔لیکن میں اس معاشرے اور سماج کی سوچ کی وجہ سے اپنے جذبات کو اندر ہی اندر دبا گیا۔۔

لیکن اچانک جب تم سے میری شادی کی بات کی گی مجھے سمجھ نہیں ایا کہ خوش ہو یاد کھی

۔۔کیونکہ مجھے لگا تم مصیبت میں ہو۔۔

تبھی اس لیے تمھاری شادی کروائی جارہی ہے۔میں کسی سے اپنی محبت کی بات کی سوائے ہانی کے اسے سب معلوم تھا۔پہلے دن سے اسے معلوم تھا تم میری محبت ہو ۔روحا آپو اس لیے نہیں بتایا تھا کہ آپو مجھے غلط سمجھے کہ میں نے ان کی دوست پر غلط نظر رکھی لیکن انھوں نے میری انکھوں میں تمھارے لیے محبت دیکھ چکی تھی۔۔ نکاح والے دن میں بہت رویا اور اللہ کا شکر ادا کیا لیکن مجھے دکھ تھا کہ تم اس سے خوش نہیں ہو یہ صرف ضرورت کے تحت نکاح ہوا ہے۔۔

تمھیں اس دن اتنی باتیں سنانے کا مقصد تمھارے دل میں میرے لیے کوی جذبہ نہ ہو تمھیں مجھ سے نفرت ہو۔لیکن تمھارے منہ میرے لیے محبت کا لفظ سن کر مجھے احساس ہوا آگ دونوں طرف لگی ہے۔۔

میں کیسے تمھاری انکھوں میں محبت نہی دیکھ سکا۔۔۔ تمھاری انکھوں میں جو آنسو تھی اسے دیکھ کر میں اور بے چین ہو گیا۔۔

میری محبت اور بڑھ گی تمھارے لیے۔میں روزرات کو کمرے میں تمھارے تم سے ملنے آتا۔ تمیھں دکھنے اپنی انکھوں کی پیاس بجھانے کے لیے تم سونے میں اتنی

مصروف ہوتی تھی تمہیں میرے چھونے کا بھی احساس نہیں ہوتا تھا۔۔

میرا اللہ گواہ ہے میں نے جو کہا سچ کہا ہے۔میں تب تک اگے نہیں بڑھو گا جب تک تمھاری مرضی شامل نہ ہو۔۔

مجھے تمھارا جسم نہیں بلکہ تمھارا دل چاہے۔مجھے تمھاری محبت چاہے پری میں تمھارے بغیر نہیں رہ سکتا۔۔

آخر آج برہان نے سالوں سے دل میں چھپی محبت کو زبان پر لے ایا۔۔۔

پری تو حیران رہ گی۔۔ برہان کے اظہار محبت۔کیا کچھ نہیں سوچ لیا تھا کتنا غلط سوچ لیا تھا برہان کو لیکن اس کے کہے الفاظ اس کو بھول جانا مشکل تھا۔۔اس لیے ابھی برہان کی باتوں سے پگھلنا نہیں چاہتی تھی۔۔(آخر تھوڑی سی سزا بنتی تھی برہان کی).

پری نے برہان کی کسی بات کا جواب نہ دیا۔۔پری کی خاموشی پر برہان کو بہت دکھ ہوا

یہ تمھاری منہ دکھائی۔برہان نے پری کو ڈائمنڈ سیٹ دیا۔۔

لیکن پری اسے تب پہننا جب تم مجھے معاف کردو گی۔۔اور دوبارہ مجھ سے محبت کرنے

لگ جاو گی۔۔

برہان نے پری کی پیشانی کو چومتے ہوے کہا۔

اور کمرے سے چلا گیا۔۔۔

پری کو سمجھ نہیں آرہا تھا اسے اب کیا کرنا چاہیے۔۔۔

اگلے دن کا آغاز ہو چکا تھا۔۔مہر ہاوس میں سناٹا چھایا ہوا تھا۔۔مہر صاحب اور تنزیلہ بیگم ساری رات روتے رہے روحا کو یاد کر کے۔۔

ہانی سے ان کا رونا برداشت نہ ہوا تبھی وہ ان کے پاس چلی گی ماں باپ بیٹی ایک دوسرے کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر روے۔۔۔

ہانی نے اپنے ماں باپ سے اس گناہ کی معافی بھی مانگی جو کیا ہی نہ تھا۔۔۔

ہانی کے معافی مانگنے پر مہر صاحب اور تنزیلہ بیگم دونوں پھوٹ پھوٹ کر رو دے۔ہانی حیران تھی آخر اس کا ماں باپ اس سے کیا چھپا رہے ہے کیونکہ ان کی انکھوں میں ایسا

کچھ ضرور تھا جیسے سمجنا ہانی کے لیے نا ممکن تھا۔۔

---ہانی جب اپنے کمرے میں آی زیان کو اپنے بیڈ پر لیٹے دیکھ کر حیران رہ گی

آپ یہاں کیا کر رہے ہے

شوہر اپنی بیوی کے کمرے میں کیا کرتا ہے ہانی نے نا سمجھی سے پوچھا

تحمل سے جواب دیا گیا

زیان کی بات پر ہانی نے ارد گرد نظر دوڑائی اسے سونے کے لیے کچھ نظر نہ آیا

کیونکہ اس کا روم بے بی ڈول جیسا تیار کیا گیا تھا اس کا بیڈ بھی سنگل تھا

لیکن اتنا بھی چھوٹا نہ تھا کہ وہ دونوں سو نہ سکے

الگ کمرے میں وہ سو نہیں سکتی تھی ورنہ اس کی ماما اس سے سوال کرنے لگ جاتی الگ

کمرے میں کیوں آی ہو

چشمیش آج تو تم زمین پر سو گی یا بیڈ پر میرے ساتھ بالکل میرے قریب زیان نے آنکھ

ونک کرتے ہوے کہا

وہ ہانی کا گھبرانا سمجھ چکا تھا تبھی اسے تنگ کر رہا تھا

ہانی زیان کی بات پر اور گھبرا گی اور خاموش کھڑی رہی

حنین

زیان نے اسے پکارا

کیا کچھ نہیں تھا اس کی آواز میں

بھاری گھمبیر بہکا ہوا لہجا ہانی کو تو اور گھبرائیٹ ہو گی

یاں آو میرے پاس زیان نے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوے کہا

ہانی وہی خاموشی سے کھڑی رہی

پلیز حنین

التجا کی گی

اس کے التجا کرنے پر ہانی خوش ہو گی

اور مغرور چال چلتی ہوی زیان کے پاس گی بنا اس کی طرف دیکھے آرام سے لیٹ گی اور

آنکھیں بند کر لی

لیکن کچھ ہی دیر میں ہانی کو اپنے پیٹ پر وزن محسوس ہوا جب اس نے غور سے دیکھا

وہاں زیان کا بازو تھا وہ اسے مکمل اپنے حصار میں لے چکا تھا

ہانی کو تو غصہ آگیا

چھوڑے زیان

ہانی نے خود کو چھڑاتے ہوئے کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن وہ ناکام رہی کیونکہ گرفت بہت سخت تھی

بالکل نہیں چھوڑوں گا

زیان نے ہانی کے بالوں میں منہ دیتے ہوئے کہا

ہانی کے وجود سے اٹھتی ہوئی خوشبو زیان کو بہکا رہی تھی ہانی کی پشت زیان کے سینے کے ساتھ تھی

بس کرے زیان

ہانی نے چلاتے ہوے کہااور تبھی زیان نے اسے چھوڑ دیاہانی اٹھ کر بھاگنے لگی

لیکن زیان نے اس کو کلائی سے پکڑ کر کھنچاوہ زیان کے اوپر ہی گر گی

زیان نے مسکراتے ہوے ہانی کو آرام سے بیڈ پر لیٹایااور خود اس پر جھک گیا

چشمیش تمہارے لے منہ دیکھای کا گفٹ لیاہے اس دن تو کچھ دے نہ سکا

اس لے آج خریدا ہے

زیان نے مسکراتے ہوے گفٹ دیتے ہوے کہا

NEW ERA MAGAZINE .com

زیان کی بات پر توہانی بے ہوش آنے پر آ گی وہ سوچ رہی تھی آج اس زرافے کو ہوا کیا

ہے

زیان نے خود ہی گفٹ کھولا اس میں ڈائمنڈ بریسلیٹ تھا جس پر ZH لکھا ہوا تھاہانی کو

بریسلٹ پسند بہت آیا لیکن انا آڑے آ گی تھی تبھی لینے سے انکار کر دیا

زیان مجھے جیولری بالکل پسند نہیں میں کبھی نہیں پہنا یہ سب مجھے گھٹن ہوتی ہے ان

سب چیزوں سے

)ہانی کو واقعی جیولری پسند نہ تھی اسے گھٹن ہی محسوس ہوتی تھی جب بھی کچھ پہنتی

تھی)

ہانی کی بات پر زیان کی مسکراہیٹ غائب ہو گی

اور وہ غصے سے کھڑا ہو گیا ساری کمائی اس بریسلیٹ پر خرچ کر کے آ گیا اور تمہارے

نکھرے ہی ختم نہیں ہو رہے

بیویاں خوش ہوتی ہے جب شوہر کچھ دے اور تم ہوا گے سے مجھے نکھرے دیکھا رہی

زیان نے افسوس سے کہا

ہم ان میاں بیوی جیسے نہیں ہے یہ بات یاد رکھا کرے آپ اور میں نے نہیں کہا تھا اپنی

کمای لگاے اس بریسلٹ پر ہانی نے تحمل سے کہا اور واش روم چلی گی

میں ہی بے عقل ہو جو اس پاگل سے کسے اچھے کی امید کر بیٹھا

زیان کو ہانی کی بات پر بہت دکھ ہوا تبھی اسے بتاے بنا ہی وہاں سے چلا گیا

بے چین رہی۔اب وہ لیمے کے لیے تیار ہو رہی تھی۔جب برہان کمرے میں داخل ہوا

۔سو جھی ہوی لال انکھیں چہرے پر سنجید گی بکھرے بال اس کی حالت بیان کر رہے

تھے۔۔پری کو یہ دیکھ کر بہت دکھ ہوا۔۔۔

برہان نے گرے کلر کا پینٹ کورٹ پہنا ہوا تھا۔پری نے بھی گرے کلر کی لونگ فراک پہنی ہوی تھی۔دونوں ہی بے حد خوبصورت لگ رہے تھے ساتھ چلتے۔دونوں ہی ایک آئیڈیل کپل لگ رہے تھے کوی نہیں کہہ سکتا تھا پری بڑی ہے برہان سے بلکہ برہان پری کے آگے بڑا لگ رہا تھا۔۔۔

اسامہ نے گرے پینٹ بلیک ٹی شرٹ اور گرے کورٹ پہنا ہوا تھا۔عمارہ نے گرے مکیسی گاؤن ود حجاب پہنا ہوا تھا۔۔۔

زیان نے بلیک پینٹ گرے شرٹ پہنی ہوی تھی۔ہانی نے گرے شارٹ ڈریس پہنا ہوا تھا۔۔۔

ولیمے کا فنکشن بہت اچھا رہا۔ہانی اور اسامہ نے بہت رونق لگای ان دونوں کی باتیں اور ہنسی مذاق سے ہر کوی مسکرا رہا تھا۔۔۔

اچانک انے والی شخصیت کو دیکھ کر ہر طرف سناٹا چھا گیا۔۔۔

سب کے چہرے پر ہوائیاں چھا گی۔انیھں اس شخص کا اچانک انے کی امید نہ تھی۔۔۔

ہارون خان بلیک ڈریس پہنے اپنی وجہہ پر سیلنٹی کے ساتھ چلتا ہوا برہان کی طرف آ رہا تھا۔اپنے سامنے ہارون خان کو دیکھ کر سب حیران تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سالے صاحب شادی کرلی اور ہمیں بتانا ضروری نہیں سمجھا ہارون نے برہان کے گلے ملتے ہوے مسکرا کر کہا۔۔

کیسے بتاتے بھای آپ نے ہر طرح کا رابطہ بند کرر کھا تھا ہم سے برہان نے نہایت سنجیدگی سے جواب دیا۔۔

وہ مجبوری تھی میری۔ہارون نے تحمل سے جواب دیا۔۔

ہماری بھی مجبوری تھی پھر اچانک شادی کرنا برہان نے بھی دوٹوک جواب دیا۔۔۔

مبارک ہو سالے صاحب ہارون نے مسکراتے ہوئے مبارک باد دی اور چلتا ہوا ہانی کے پاس آیا۔۔

حنین میری ساتھ آو۔ہارون ہانی کو اتنا کہہ کر چلا گیا۔۔ پیچھے زیان باقی سب حیران تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زیان کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا

ولیمے میں آنے سے پہلے ہانی زیان سے ملنے گی تھی۔رات اس کا اچانک چلے جانا ہانی کو پسند نہ آیا تھا۔ تبھی وہ اس سے لڑنے گی تھی۔۔

اور زیان کا دیا ہوا بریسلٹ اس نے ہاتھ میں پہن لیا تھا۔۔۔

ہانی کے ہاتھ میں بریسلٹ دیکھ کر زیان کو خوشی ہو لیکن وہ ہانی کو بکھرہ دکھانا چاہتا تھا ۔کہ وہ اس سے ناراض ہے۔۔۔

بھائی سب ٹھیک ہے نہ آپو ٹھیک ہے۔اس طرح اچانک آگے آپ آپو کے بنا ہی وہ ٹھیک تو ہے نہ۔ہانی نے روتے ہوے ہارون سے پوچھا۔۔

سب ٹھیک ہے میری چندا تم پریشان نہ ہو تمھاری آپو باکل ٹھیک ہے تم سب کو بہت یاد کرتی ہے خاص کر اپنی بےبی گرل کو۔روز تمھاری باتیں کرتی میرے ساتھ رات کو جب تک مجھے سے تمھاری باتیں نہ کر لے اسے نیند نہیں آتی۔ہارون نے مسکراتے ہوے ہانی کے سرپر ہاتھ رکھتے ہوے کہا۔۔۔

ہارون کی بات پر ہانی اور رونے لگی۔۔

چپ کر وہانی جلد ہی روحا تمھارے ساتھ ہو گی۔

ہارون نے مسکرا کر ہانی کو کہا۔۔سچ بھای ہانی نے خوش ہوتے ہوے پوچھا۔۔۔

باکل میری چندا۔لیکن اس سے پہلے مجھے وہ سب بتانا ہو گا جو تمھارے ساتھ ہوا ۔ہارون نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

ہارون کی بات پر ہانی خاموش ہو گی۔۔۔

حنین میری کوی بہن بھای نہیں ہمیشہ اکیلے زندگی گزاری ہے روحا کی وجہ سے مجھے تم اور برہان ملے میں نے تم دونوں سے ویسی ہی محبت کی ہے جیسی روحا کرتی ہے۔ہم لوگ بھی تم سب سے دوررہ کر خوش نہیں ہے یہ ہماری مجبوری تھی یہاں سے جان تمھاری آپو اب باکل ٹھیک ہورہی ہے جلد ہی واپس آجاے گی۔۔

میں تمھارا سگا بھای تو نہیں پر بہنوئ تو ہو۔مجھے امید ہے تم مجھے سب بتاو گی۔۔۔

میں نے جب سے تمھاری آنکھوں میں دیکھا ہے تب سے بے چین ہو۔

روحا نے مجھے سب بتادیا مجھے خود پر غصہ ایا کیسا بھای ہو اپنی بہن کی حفاظت نہ کر سکا۔

ہارون نے شرمندہ ہوتے ہوے کہا۔۔

ایسا ہر گز نہیں بھای جیسے برہان ہے میرے لیے ویسے ہی آپ بھی ہے میں اپ کی بہت عزت کرتی ہو میرے ساتھ جو ہوا اس میں کیسی کا قصور نہیں ہے۔۔

ہانی نے روتے ہوے سب بتادیا۔۔۔

ہانی کی بات سن کر ہارون پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ گے اس کا بچپن کا دوست جیسے وہ

سب کچھ مانتا تھا وہ یہ سب کیسے کر سکتا ہے۔ہارون کو یقین نہیں آرہا تھا۔زیان شاہ اس حد تک گر سکتا ہے۔۔۔

زیان اپنے کمرے میں لیٹا ہوا تھا جب اچانک زور سے دروازہ کھول کر ہارون خان داخل ہوا اس کے ساتھ اسامہ ہانی بھی تھے۔۔۔

ہارون تم یہاں۔۔

زیان نے اٹھتے ہوے پوچھا۔۔

ہارون نے زیان کی بات کا جواب دے بنا مارنا شروع کر دیا۔لگاتا اس پر مکے مارتا رہا

ہارون غصے میں اتنا پاگل ہو گیا اسے بالکل سمجھ نہیں آیا وہ کیا کر رہا ہے۔۔

یہ ہی حال اسامہ کا تھا ہارون اسامہ زیان کی بات سنے بنا لگاتا مکے مارتے گے۔۔

بے غیرت انسان تجھے زرا شرم نہ آی کیا سمجھا تھا اور تو کیا نکلا میرے یہ گھر کی عزت پر نظر رکھ لی زرا شرم نہ آی اتنی گھیٹا حرکت کرتے ہوے۔ہارون نے زیان کو گریبان

سے پکڑ کر کھڑا کرتے ہوئے کہا۔۔۔

دیکھ ہارون میری بات سن۔زیان نے مشکل سے لفظ ادا کیے کیونکہ اس کی حالت بہت بری ہورہی تھی۔کیوں تیری بکواس سنے اس معصوم سے بدلہ لینے کے لیے تونے اتنا سب کردیا۔آج مجھے شرم آرہی ہے یہ کہتے کہ تو میرا دوست ہے۔اسامہ نے ہارون کو بولنے کا موقع دے بنا زیان کو لگاتا مارنا شروع کردیا۔۔۔

)اسامہ کو ہارون سب بتا چکا تھا تبھی وہ ساتھ ایا تھا.(

ہانی پیچھے کھڑی سب دیکھ رہی تھی۔۔ہانی نے روکنے کی کوشش بہت کی ہارون اسامہ کو لیکن دونوں نے نہ سنی۔۔

وہ کال بھی تم نے کروای تھی۔ہارون نے نے زیان کے منہ پر مکہ مارتے ہوئے پوچھا۔

فون کال پر ہانی حیرانی سے ہارون کی طرف دیکھ رہی تھی۔(جس دن ہانی گھر سے غایب تھی مہر صاحب کو ایک کال ای ان سے کہا گیا تھا ان کی بیٹی جب گھر اے اسے ذلیل کرنا ہے گھر سے نکال دینا ہے اس کی کیسی بات پر یقین نہیں کرنا اس کی شادی زیان شاہ سے کروانی ہے اگر یہ سب نہ کیا گیا تو ان کے بیٹے کو اپنی زندگی سے ہاتھ دھونا پڑے گا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔اپنے بیٹے کی زندگی بچانے کی خاطر مہر صاحب نے وہی کیا جیسا کہا گیا تھا۔روحا کو بھی اس فون کال کے بارے معلوم تھا تبھی جب سب بول رہے تھے وہ خاموش تھی کیونکہ اسے یقین تھا اپنی بہن پر یقین تو مہر صاحب اور تنزیلہ بیگم کو بھی تھا انہیں پتہ تھا ان کی بیٹی ایسا کام نہیں کر سکتی جو اپنا آپ نہیں سنبھال سکتی وہ ایسا غلط کام کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔).

فون کال کی ساری بات سن کرہانی کو شدید جھٹکا لگا کچھ دیر پہلے جو زیان کی حالت دیکھ کرہانی کو دکھ ہو رہا تھا اب خوشی ہو رہی تھی۔۔اسے اور نفرت ہو رہی تھی۔

تم واقعی گھٹیا اور گرے ہوئے انسان ہو تمھیں زرا شرم نہ آئی ہانی نے زیان کا گریبان سے جھنجوڑتے ہوئے کہا۔۔(زیان کے منہ سے خون نکل رہا تھا انکھوں کے گرد نیل بن گے تھے۔زیان کی حالت بہت بری تھی اپنے قدموں پر کھڑے رہنا اس کے لیے مشکل ہو رہا تھا).

ہانی میری بات۔
بسسسسسسسسسسس

میں اس سے آگے نہیں سنو گی۔

ہانی نے زیان کی بات کو کاٹتے ہوے کہا

مجھے صرف ایک موقع دوں

ہانی پلیز

زیان نے التجا کی

اسامہ ہارون نے زیان کی حالت دیکھ کر منہ موڑ لیا ان کے منہ موڑنے سے زیان کو

بہت تکلیف ہوی

زیان شاہ آج احساس ہوا تمہیں جب اپنے منہ موڑتے ہے یقین نہیں کرتے تو کتنی

تکلیف ہوتی ہے

اب تم پل پل تڑپوں گے اپنے کیے کی سزا تمہں ضرور ملے گی میری زندگی برباد کر دی

تم نے ہانی نے چلاتے ہوے کہا

پلیز ہانی مجھے چھوڑ کر مت جانا

زیان نے لڑکھراتی زبان سے کہا

)کسی نے آج تک یہ جاننے کی کوشش نہ کی تھی کہ آخر زیان ایسا کیوں ہے اسے اپنی بہن کے علاوہ باقی لڑکیوں سے اتنی نفرت کیوں ہے ایسا کیا ہوا اس کی زندگی میں جو اس کا یقین ہی اٹھ گیا لڑکیوں سے کہنے کو تو ہارون اسامہ عمارہ زیان کے اتنے نزدیک رہے لیکن انہوں نے بھی کبھی اس نفرت کی وجہ نہ پوچھی(

ہانی میں تمھیں وہ سب دوں گا جو تم چاہتی ہو سب خوشیاں دوں گا بس مجھے معاف کردوں زیان نے روتے ہوئے کہا

ہانی تو زیان کی باتوں پر حیران رہ گی

زیان نے رو رو کر معافی مانگی لیکن ان تینوں پر کوی اثر نہ ہوا

نفرت ہے مجھے تم سے زیان شاہ صرف نفرت

ہانی نے زیان کو دھکا مارتے ہوئے کہا اور بنا زیان کی طرف دیکھے تینوں کمرے سے چلے گے

ہانی کے دھکا دینے سے زیان کا سر پیچھے کی طرف گرتے ہوئے شیشے کی ٹیبل میں لگا

ہر طرف خون ہی خون اور شیشے کے ٹکڑے نظر آنے لگے

حیییییییییییییی..............ننننن

زیان نے چیخ کر ہانی کو پکارا

زیان کی چیخ سن کر ہانی اور اسامہ دنگ رہ گے

)ہارون جلدی وہاں سے نکل گیا اسامہ ہانی ابھی وہی موجود تھے(

وہ دونوں بھاگ کر زیان کے پاس گے کمرے اور زیان کی حالت دیکھ کر ان دونوں کے قدموں تلے سے زمین نکل گی

,,,

غصے کو حرام کہا گیا ہے کیونکہ غصہ شیطان کا گھر ہے

انسان کو کچھ سمجھ نہیں آتا کہ وہ غصے میں کیا کر رہا ہے اور کیا کہہ رہا ہے ان تینوں پر بھی غصہ اتنا حاوی ہوا انھیں بھی سمجھ نہ آیا وہ کیا کر رہے ہے

اور جلد ہی ان تینوں کا غصہ ان کے لے پچھتاوا بن جانا تھا

بی جان ہارون کدھر ہے۔دو دن ہو گے آپ نے بتایا بھی نہیں نہ انھوں نے فون کیا۔

روح بی جان سے اپنے بالوں کی مالش کروا رہی تھی اب ہارون کو یاد کرتے ہی اداس ہو کر پوچھ رہی تھی۔۔

کیوں تم یاد کر رہی ہو میرے بیٹے کو۔

بی جان روحا کے چہرے پر اداسی دیکھ کر سمجھ گی تھی وہ یاد کر رہی ہے ہارون کو تبھی روحا سے پوچھا

۔۔نہیں میں یاد کیوں کرو گی بس ویسے ہی پوچھا روحا نے چہرے پر اداسی چھپاتے ہوے جھوٹ بولا۔۔

چلو جاو کھانا کھاو میری بیٹی ایسی حالت میں زیادہ خیال کرتے ہے

۔بی جان نے روحا کی یہ معصوم حرکت دیکھ کر مسکراتے ہوے روحا کو ٹالا۔۔۔

یہ کیا بکواس ہے آفسر آپ کو پتہ بھی ہے کس کے بارے میں کہہ رہے ہے

۔ہارون جوزیان کو مارنے کے بعد پولیس آسٹیشن آیا تھا۔۔

)دو دن پہلے ہارون خان کو پاکستان سے کال آئی تھی پولیس آسٹیشن کے ایک افسر رنے کہا تھا مہران خان کا قتل کروایا گیا تھا اسی سلسلے میں ہارون پاکستان آیا تھا جب مہر ہاوس کی طرف پہلے چلا گیا سب سے ملنے لیکن وہاں جاکر اسے برہان برہانکی برہان کی شادی دیکھ کر حیرت ہوی اور اب یہاں بیھٹا آفسرر کی بات سن کر بول رہا تھا۔۔.(

ہارون سر آپ فائل دیکھ لے۔

آفسرر نے آگ بلولا ہو رہے ہارون کی طرف فائل سامنے کی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیس سال پہلے آپ کے باباکا قتل کروایا گیا تھا وہ حادثہ نہیں تھا۔۔

خاموش بیھٹے ہارون کو دوبارہ آفسرر نے بتایا۔۔

اتنا بڑا دھوکا جس کو اتنے سال محبت عزت دی وہی میرے باباکا قاتل نکالا۔

ہارون نے فائل پر نام پڑھتے ہوے افسوس سے سوچا۔۔

السلام و علیکم ممانی

۔ہارون نے گھر میں داخل ہوتے ساجدہ کو کہا۔۔

و علیکم السلام بیٹا تم کب اے پاکستان ساجدہ نے خوش دلی سے پوچھا۔۔

ماموں کدھر ہے۔

ہارون نے ساجدہ کی بات کا جواب نہ دیتے ہوئے پوچھا۔۔۔

وہ کمرے میں جاو مل لو اپنے بیٹے سے مل لے گے وہ آج۔

ہاے ہارون کیسے ہو کافی زیادہ ہیڈ سم ہو گے ہو۔

اس سے پہلے ہارون اکبر کے کمرے میں جاتا کرن نے سامنے آتے ہارون کو مخاطب کیا

۔۔

کرن اپنے سامنے وجہیہ پر سلنٹی کا مالک ہارون خان کو دیکھ کر حیران رہ گی تھی۔

۔جوان تین مہینوں میں اور زیادہ خوبصورت ہو گیا تھا۔۔۔

)زیان کے گھر سے واپس آتے ہی ہارون نے اپنے کپڑے تبدیل کے وجہ اس کے

کپڑوں پر خون لگا تھا۔۔اب بیلوپنٹ وائٹ ٹی شرٹ میں ہارون کا کسرتی جسم نمایا ہو رہا تھا۔۔.)

بکواس بند کرو اپنی میرا راستہ چھوڑو

۔ہارون نے ناگواری سے کرن کو کہا۔۔

جو اس کی بات کا اثر لیے بنا مسلسل ہارون کے چہرے کو دیکھ رہی تھی

۔میں تم سے محبت کرتی ہو ہارون ایسا کیا تمھاری اس منحوس روحا میں جو مجھ میں نہیں ہے

۔دیکھو میں تمھیں زیادہ خوش رکھ سکتی ہو۔تم جب بھی میرے پاس آنا چاہو آسکتے ہو مجھے کوی مسلہ نہیں میں صرف تمھاری محبت چاہتی ہو۔۔

کرن نے آج پھر بے باک ہو کر ہارون کے سامنے بات کی۔۔

بکواس بند کرو اپنی

کون سی محبت

تم کو مجھ سے محبت نہیں

۔تم کو ہوس ہے میری اور میرے پیسوں کی اور کتنا بے شرم بنو گی۔ بار بار اپنی عزت نفس کو پیچھے رکھ کر میرے سامنے آجاتی ہو تمھاری کوی عزت نہیں۔۔۔

ایک بات غور سے سن لو مس کرن آج کے بعد میری پنک روز کو منحوس کہا تو میں تمھارا قتل کرتے ہوے بھی نہیں ڈرو گا سمجھ ای تم کو

۔ہارون نے سرخ انگارہ آنکھوں سے کرن کو دور دھکا مارتے ہوے کہا بنا دیکھے اکبر کے کمرے میں داخل ہو گیا۔۔۔۔

بیڈ پر بیٹھے ایک لاغر ذرد پرتے چہرے انکھوں کے نیچے حلقے لیے معذر وا کبر سامنے آتے ہارون کو دیکھ کر خوش ہو گیا۔۔۔

ارے میرا پیارا بیٹا آیا ہے

۔اکبر نے زرا حیران ہو کر پوچھا کیونکہ ہارون نے آج اسلام نہیں کیا تھا۔۔۔

کیا ہوا میرے بیٹے کو اور یہ آنکھیں اتنی ریڈ کیوں

یہ بتاؤ روحا بیٹی کیسی ہے۔ایک دفعہ بھی مجھ سے ملانے نہیں لائے

۔اکبر مسلسل خاموش بیٹھے ہارون کو دیکھ کر خودی سوال کر رہے تھے۔

۔یہ آپ کا چیک ہارون نے کسی بھی بات کا جواب نہ دیتے اکبر کو چیک پکڑایا۔

۔یہ اتنے پیسوں کا کیا کرنا بیٹا پہلے ہی ہر ماہ دیتے ہو

۔اکبر نے حیران ہوتے پوچھا۔(ہارون ہر ماہ ایک اکبر کو چیک دیتا جس میں اکبر کے گھر کا راشن وغیرہ آتا تھا یہ سب ہارون اپنے ماموں کی محبت میں کرتا تھا.)

اتنی رقم ہے ماموں کہ آپ کو اب پیسوں کے لیے میرا قتل نہیں کروانا پڑے گا۔۔

جیسے بیس سال پہلے میرے بابا کا کروایا تھا۔۔ہارون نے طنزیہ مسکراتے ہوئے اکبر کے زرد چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں بیٹا تم غلط۔۔

۔بیٹا نہیں ہو میں آپ کا

میں صرف مہران خان کا بیٹا ہو اُس انسان کا جس کے پیسوں کے لیے قتل کروادیا۔

۔جو آج میرے پاس نہیں۔

سب آپ کی وجہ سے۔

اب خوش ہو جاے آپ اتنے پیسے دیکھ کر

۔ہارون نے اکبر کی بات کاٹتے ہوے غصہ اور نفرت سے چلاتے ہوے کہا۔۔۔

میں صرف اسے ڈرانا چاہتا تھا میرا مقصد مارنا نہیں تھا۔میرے رب نے مجھے میرے کیے کی سزا دینا دے دی بیٹا(مہران کی وفات کے کچھ عرصے بعد اکبر کی ایک حادثہ میں دونوں ٹانگیں چلی گی تھی۔جواب معذور کی حالت میں اتنے سال بیڈ پر پڑا رہا).

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اکبر نے روتے ہوے کہا۔۔۔

ایک دفعہ بس میرے بارے میں سوچتے کہ میں کیسے چھ سال کی عمر میں یہ سب برداشت کروگا۔اور اس معاشرے کو کیسے فیس کروگا۔ہارون نے غصہ اور نفرت سے چلاتے ہوے کہا۔۔۔

آپ نے مجھے یتیم کیا صرف آپ نے

اتنے سال آپ مجھے خود کہتے آے روحا کا کوی قصور نہیں میں نفرت کرتا رہا اس معصوم

کے ساتھ مجھے کیا پتہ تھا آپ اپنا گناہ چھپا رہے ہے۔۔

مجھے محبت تھی آپ سے آپ مجھ سے پیار کرتے ہے پر افسوس وہ ڈارمہ تھا۔

۔لیکن اب میں آپ کو معاف نہیں کرو گا

۔۔پیسوں کے لیے اتنا سب کچھ کیا۔آپ کی وجہ سے میری اور روحا کی زندگی برباد ہوی۔۔میں نے پوری زندگی یتیم والی اور روحا نے پوری زندگی مجھ سے ڈر کے اور معاشرے کی بایتں سن سن کر گزاری۔۔

سب آپ کی وجہ سے ہارون نے چلاتے ہوے کہا اور بنا دیکھے کمرے سے نکل گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہارون کو کچھ زیادہ ہی نہیں پنک کلر پسند۔روحا جو خود پنک کلر کے شارٹ ڈریس میں کھڑی اپنی شرٹ کی ڈوری باندھ رہی تھی۔آس پاس کمرے میں سب چیزوں کو دیکھ کر سوچ رہی تھی۔۔۔کیونکہ امریکہ آکر ہارون نے اپنے بیڈروم کی ساری سٹینگ پنک کلر کی کروائ تھی تاکہ روحا کے ذہین کو سکون مل سکے۔۔۔۔

پنک کلر تو لڑکیوں کو پسند ہے۔میری بیٹی کو بھی پنک کلر پسند ہو گا۔روحا اپنی ایسی عجیب غریب سی خوائش پر مسکرا دی۔

کیا سوچا جا رہا ہے میری پنک روز میں نے سنا بڑا مس کیا جا رہا تھا مجھے۔۔

ہارون نے روحا کو پیچھے اپنے حصار میں لیتے روحا کی گردن پر اپنے لب رکھتے ہوئے روحا سے پوچھا جو اپنی سوچوں میں مہویت گم تھی۔

۔آپ کب آئے ہارون۔

روحا نے بوکھلاتے ہوئے ہارون کو پیچھے ہٹاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

جب تم مجھے مس کر رہی تھی جانِ ہارون۔

ہارون نے پیچھے ہٹنے کی بجائے اپنی گرفت روحا پر مضبوط کرتے ہوئے کہا۔

۔۔چھوڑے ہارون میں نے نیچے بی جان کے پاس جانا ہے

۔ہارون جس نے روحا کا رخ موڑتے ہوئے اس کی شہ رگ پر اپنے دہکتے ہوئے لب رکھے تو روحا نے گھبرا کر کہا۔۔۔

کیا یار دور جاؤ تو تم مس کرتی ہو پاس آؤ تو تم مجھے دور کرتی ہو

۔ہارون نے روٹھے پن سے روحا کا لال سرخ چہرے کو دیکھ کر کہا جو اتنی سی ہارون کی قربت میں لال ہو چکی تھی۔۔۔

"ہاہاہا اتنے معصوم ہے نہیں آپ جتنا بنتے کی کوشش کرتے ہے۔روحا نے ہارون کے کیوٹ سے چہرے کو دیکھ کر کہا۔(ہارون کو بہت اچھا لگا تھا روحا اب اپنی زندگی میں خوش تھی۔۔اب وہ ہر بات ہارون سے کر لیا کرتی تھی.)

"لو میں نے کب کہا میں معصوم ہو میری جان میں تو بے شرم ہو تمھارے بقول

ہارون نے روحا کی نوز پن چھوتے ہوئے کہا۔

۔ چھوڑے مجھے ہارون میں نے بی جان سے ملنا ہے۔

ہارون جو روحا کے لبوں پر جھکنے والا تھا۔روحا نے زور سے دھکا مارتے ہوئے کہا۔۔۔

آو میں تم کو چھوڑ کر آو ویسے بھی میں نے بھی ملنا ہے۔ہارون نے اچانک روحا کو باہوں میں بھرتے ہوئے کہا۔۔۔

ہارون میں

۔۔۔ششش چپ کتنی دفعہ کہا ہے نیچے شفٹ ہو جاؤ میری جان تمھاری طبیعت بھی

ٹھیک نہیں ہے۔ہارون نے روحا کو بولنے سے منع کرتے سیڑھاں اترتے ہوئے روحا کا سرخ گلنار چہرے کو دیکھ کر کہا۔۔

۔آپ واقعی بے شرم اور برے ہے ہارون روحا سے جب کوی بات نہ بن سکی تبھی پھر یہ کہہ کر ہارون کے سینے میں منہ چھپالیا۔۔۔

ہاہاہا یار اب جیسا بھی ہوے تمھارا ہی ہو میری جان

ہارون کو روحا کی یہ حرکت بڑی اچھی لگی تبھی خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

کافی دیر تک ہارون بی جان کے پاس بیھٹا باتیں کرتا رہا۔۔جب اپنی سرخ انگارہ آنکھیں اٹھا کر بی جان کو مخاطب کیا۔۔

بی جان ضروری بات کرنی ہے۔۔۔

روحا بیٹا جاو تم کچن میں میرے لیے پانی لے کر آنا

۔بی جان نے روحا کو اپنے پاس سے بجھنا ضروری سمجھا۔۔لیکن بی جان ہارون کی بات

سن لیتی ہیں۔

۔روحا نے ہلکا سا منمناتے ہوئے کہا

)جب سے ہارون امریکہ آیا تھا روحا کو پریشان لگا تبھی اب ہارون کی بات پر متوجہ ہوی سنے کے لیے۔(

جاوپنک روز تمھیں میں بات روم میں جا کر سناؤ گا وہ بھی اپنے طریقے سے

۔ہارون نے جان بوجھ کر روحا کا دھیان بٹھکانے کے لیے آنکھ ونک کر کے کہا۔

۔جس میں وہ کامیاب بھی ہوا۔۔روحا نے جیسے ہی ہارون کی بات کا مطلب سمجھا وہ سر پیپٹ بھاگ گی۔۔

ہاہاہا روحا بیٹا دھیان سے طبیعت کا خیال کر لو

۔بی جان نے روحا کی حرکت پر ہنستے ہوئے کہا۔۔

بتاؤ اب روحا بھی نہیں ہے بی جان نے ہارون کے سنجیدہ چہرے کو دیکھ کر کہا۔۔

وہ بی جان۔۔

ہارون نے ساری بات برہان کی شادی سے لے کر اکبر ماموں کے گھر تک بتادی۔

بی جان آپ بتاے میں کسے پنک روز سے نظریں ملاپاؤ گا۔اگر اس کو پتہ چل گیا اس کے اکلوتے بھای کی شادی ہو گی ہے میری وجہ سے وہ آج سب سے دور ہے

۔ہارون نے افسوس سے کہا۔

۔۔ہر کام میں مصلیحت ہوتی ہے

۔کیا پتہ ایسا روحا کے لیے لکھا گیا ہو تم پریشان مت ہو۔ایسے تمھیں دیکھ کر وہ پریشان ہو گی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جاؤ اب کمرے میں جا کر آرام کرو۔بی جان نے ہارون کے کالے بال سنوارتے ہوے کہا۔۔ہارون اس وقت کافی پریشان تھا تبھی بات مان کر کمرے سے چلا گیا۔۔۔

روحا کتنی دیر ہو گی کمرے میں جاؤ

۔روحا اتنی دیر سے کپڑے بدل کر دوبارہ بی جان کے کمرے میں جان بوجھ کر بیٹھی تھی

تاکہ ہارون سو جائے

۔۔بی جان میں سوچ رہی تھی آج آپ کے ساتھ سو جاو۔

روحا نے نروس ہوتے بیڈ پر لیٹ گی۔۔

دیکھو بچہ جاو ہارون کے پاس تم بیوی ہو اس کی تمھاری ضرورت ہے کیوں ڈرتی ہو آج بھی ہارون کے پاس جانے سے۔ کم از کم دوستی کر لو اگر محبت نہیں کر سکتی اس سے وہ بھی خوش ہو جائے گا میرا بچہ۔

بی جان نے روحا کے پریشان چہرے کو دیکھ کر کہا۔۔

۔روحا کو بی جان کی بات سہی لگی تھی وہ ہارون کے ساتھ دوستی کر کے بات تو سن ہی سکتی تھی نہ اس میں ڈرنے والی کیا بات ہے

۔روحا نے کمرے سے جاتے ہوئے سوچا۔۔۔

ہارون بیڈ پر لیٹا مسلسل ماتھے کو مسلتے ہوئے سوچ رہا تھا کیسے روحا کو بتائے سب کچھ

جب ماتھے پر نرم سالمس محسوس ہوا فورًا انکھیں کھول کر دیکھا تو روحا اس کا سر دبا رہی تھی۔۔

)روحا جب کمرے میں آی تب ہارون کو اپنا سر دباتے دیکھ چکی تھی۔ تبھی اس کے قریب آی .(

پنک روز تم آرام کرو میری جان

۔ہارون نے روحا کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر چومتے ہوے کہا

۔۔ہارون حیران تھا

روحا آج خود چل کر اس کے قریب آی تھی۔

۔کچھ نہیں ہوا مجھے آپ اور بی جان مجھے ایسا فیل کرواتے ہے جیسے میں بیمار مریض ہو

۔بتاے اب کیا پریشانی ہے

۔روحا نے روٹھے پن سے پوچھا۔

کچھ نہیں میری جان تم آرام کرو سو جاو

۔ہارون نے روحا کے بالوں کی لٹ انگلی میں لپیٹتے ہوئے کہا۔ جھوٹ بول رہے ہے کوی پریشانی ہے آپ مجھے بتا نہیں رہے کہاں گے تھے کیوں گے اور اب۔۔۔

۔روحا جو مسلسل بول رہی تھی جب ہارون نے اچانک اس کی گردن میں ہاتھ ڈال کر اپنی طرف جھکایا اور روحا کی بولتی بند کر چکا تھا۔

۔روحا آنکھیں پھاڑے مسلسل دبی دبی چلا رہی تھی۔کافی دیر بعد ہارون نے روحا کو چھوڑ دیا جواب لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔

بہت برے اور بے شرم ہے آپ روحا نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کے مکے بنا کر ہارون کے مضبوط سینے پر مارتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاہاہا کتنی دفعہ کہو میری جان جو بھی ہو اب تمھارا ہو ہارون نے روحا کا بازو کھینچتے ہوئے اپنے پاس لیٹاتے ہوئے کہا۔۔۔

روحا کچھ نہ بولی

اب وہ پچھتا رہی تھی وہ کیوں آی ہارون کے پاس۔

اچھا اس ننھے سے دماغ پر زور نہ دو سو جاو

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہارون نے روحا کو گلے لگاتے ہوئے کہا

۔۔۔روحا جو کافی دیر سے اب آنکھیں بند کرتی سونے کی کوشش کر رہی تھی جب گردن پر گیلا پن محسوس کرتے فوراً آنکھیں کھولی تھی

۔ہارون کا چہرہ دیکھ کر حیران رہ گی

۔۔ہارون جو زور کی طرح آج بھی روحا کو سوتا دیکھ اس کی گردن میں منہ چھپا کر سیسکوں سے رو رہا تھا

۔۔۔اسے معلوم بھی نہ ہو سکا روحا جاگ رہی ہے۔۔

ہارون۔

ہارون کیا ہوا آپ کو۔

روحا نے پریشان ہوتے بیٹھ کر پوچھا۔۔

کچھ نہیں پنک روز تم سو جاو۔

ہارون نے گبھراتے ہوئے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بتاے کیا ہوا ہے اور جب سے آے ہے پریشان ہے

۔روحا نے اپنے ہاتھوں میں ہارون کا چہرہ لیتے ہوے پوچھا۔۔ہارون جو اس وقت ایک سہارہ ڈھونڈ رہا تھا

۔روحا کی اتنی محبت دیکھ کر سب بتاتا چلا گیا۔۔ہارون کیا پتہ آپ غلط۔۔

نہیں پنک روز اس شخص نے ہی میرے بابا کا قتل کروایا ہے۔اس کی وجہ سے ہم دونوں نے اپنی زندگی ایسی گزاری ہے۔ صرف اس کی وجہ سے

۔روحا جو خود شوک میں تھی بات سن کر اب روتے ہوے ہارون کو سمجھنا چاہا جب ہارون نے بات کاٹتے ہوے نفرت سے کہا۔۔

ہماری قسمیت میں ایسا ہی لکھا تھا ہارون میں اپنی قسمیت کا مان کر سب قبول کر چکی ہو

ہارون آپ اپنے ماموں کو معاف کر دے دیکھے اللہ نے ان کو سزا دیے دی ہے

معاف کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہے

۔اور تم نے مجھے کب معاف کرنا ہے پنک روز

ان چار ماہ میں کتنا کچھ ہوا لیکن آج بھی میں تمھاری معافی کا طلب گار ہو

۔ہارون نے پھر روحا کی بات کاٹتے اپنی کہی

۔نہیں ہارون میں آپ کو ابھی معاف نہیں کر سکتی لیکن ہم آچھے دوست بن سکتے ہے

۔

میں نے یہاں آ کر اپنے ماما بابا برہان ہانی پری گڑیا زیان بھای اسامہ سب کا دل دکھایا ہے

جب تک ان سے مجھے معافی نہیں مل جاتی میں آپ کو معاف نہیں کر سکتی۔

روحا نے روتے ہوے ہارون کے ہاتھوں کو چومتے ہوے کہا۔۔ہارون حیران ہوا روحا

کی اس حرکت کو دیکھ کر

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔دوستوں میں تو چلتا ہے ایسے کیوں دیکھ رہے آپ۔

روحا نے جان بوجھ کر ایسی حرکت کی کہ ہارون اپنے غم سے باہر نکل آے

۔۔جس میں وہ کامیاب بھی ہو گی تھی۔۔

چلے چھوڑے کیسے بچوں کی طرح رو رہے ہے کوئ کہہ سکتا ہے یہ باڈی بلڈر جیسا انسان

رو سکتا ہے۔

روحا کے ہارون کے کسرتی جسم کو دیکھ کر طنز کرتے ہوے کہا۔

۔واقعی کوئی نہیں کہہ سکتا چھ سال کی عمر میں میں نے کیسے اس معاشرے کا سامنا کیا جو

آج پوری دینا میں ایک بزنس ٹائیکون کے نام سے فیمس ہے وہ اندر سے کیسا اھورہ ہے

پنک روز آج میں کتنا تنہا ہو۔جو میرے دکھ درد کو ختم کر سکے۔

لیکن پھر تم آی میری زندگی بن کر میرا عشق بن کر تم نے مجھے جینا سکھا یا مجھے فیل

کروایا میں اس دینا میں اب اکیلا نہیں ہو

پنک روز تم اب میرا دکھ ختم کرنے میں مدد کروگی

۔ہارون نے روحا کا چہرہ دیکھتے ہوئے پوچھا۔

ہارون میں آپ کا دکھ سمجھ سکتی ہو

۔ہم دوست ہے آج سے میں آپ کا ہر دکھ ختم کروگی

۔چلے اب بتاے پاکستان گے آپ سب سے ملے بابا ماما ہانی برہان پری عمارہ اسامہ زیان

بھای

۔میری بے بی گرل

مجھے ضرور یاد کرتی ہو گی۔

اور پری وہ تم میری دوست ہے اس نے مجھے بتایا دوستی کیسی ہوتی ہے

۔برہان وہ کتنا بڑا ہو چکا ہو گا ہائے میرا بھائی

آپ چپ کیوں ہے بتائے نہ ہارون

۔جو مسلسل روحا کی چلتی زبان دیکھ رہا تھا جو ایک منٹ کے لیے بھی ہارون کو بولنے کا موقع دیے اپنی بات کیے جا رہی تھی۔۔

اب ہارون کو غصہ سے بولی جو مسلسل ہستے ہوے اسے دیکھ رہا تھا۔

سب ٹھیک ہے میری جان چلو سو جاو

۔ہارون نے پھر اپنی بات درہرای۔

۔نہیں سونا مجھے میرا دم گھٹ رہا ہے

۔روحا نے نارا ضگی سے کہا۔

۔کیا طیبعت ٹھیک ہے نہ میں ڈاکٹر کو فون کرتا ہو

۔تم بی جان کے پاس جاؤ تب تک ڈاکٹر آ جاے گا

۔تم نے میڈیسن لی تھی نہ کیا یار کبھی جو آرام کر لو تم۔ہارون نے روحا کی بات کاٹتے ہوئے فکر مندی سے کہا

۔"ہارونہہہہ ننننن گھٹن کا مطلب ہے مجھے ٹھنڈی ہوا لینی ہے۔روحا نے ہارون کا فکر مند چہرہ دیکھ کر ہنس کر کہا۔۔۔

چلو آو ٹیرس چلتے ہے اب میں اتنی رات کو بنگلے سے باہر نہیں لے جا سکتا

۔ہارون نے اس کا بازو پکڑتے ہوئے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہائے کتنی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے ہارون مجھے سکون مل رہا روحا جیسے ہی ٹیرس پر آئی ہارون کا ہاتھ چھوڑ کر بازو پھیلا کر خوش ہو کر کہہ رہی تھی۔

۔۔ہارون روحا کا مسکراتا چہرہ دیکھ کر اللہ کا شکر ادا کر رہا تھا کہ یہ لڑکی جس سے وہ نفرت کرتا آیا آج وہ اس کا عشق بن کر زندگی میں آئی ہے۔اللہ نے اسے اس کی زندگی واپس کر دی ہے۔

پرپل کلر کے سلک ٹروزر شرٹ میں روحا ہارون کو بازو پھیلے معصوم بچی لگی۔۔

"پنک روز۔

۔۔ہارون نے بھاری لہجے سے روحا کو اپنے حصار میں لیتے گہرا سانس لے کر روحا کو پکارہ

۔۔۔

ہارون یہ کیا کر رہے ہے چلے اب مجھے نیند آ رہی ہے کمرے میں چلے

۔روحانے گھبراتے ہوے ہارون کو پیچھے ہٹا کر کہا۔۔۔

آج نہیں پنک روز

آج مجھے اپنی زندگی کو محسوس کرنے دو آج مت رکو۔مجھے پنک روز

۔ہارون نے دوبارہ روحا کو اپنی گرفت میں لیتے ہوے بہکے لہجے میں کہا۔۔۔

مجھے آج بتانے دو تم میری زندگی میرا عشق ہو

۔وہ عشق جو مجھے خود نہیں پتہ کب محبت نے عشق کی منزل پار کی۔۔۔

ہارون نے روحا کو کمرے میں آتے بیڈ پر لٹاتے ہوے روحا کا لب سہلاتے ہوے کہا

۔۔۔

"ہار۔۔۔

ششش۔پنک روز کتنا بولتی ہو تم خاموش بس مجھے میرا عشق محسوس کرنے دو

۔ہارون نے روحاپر حاوی ہوتے ہوے کہا۔۔۔

لیکن ایسا کیسے۔۔۔

اس سے پہلے روحاایک دفعہ پھر کچھ کہتی جب ہارون روحاکی بولتی بند کرواچکا تھا۔۔۔

روحاکو آج پھر ہارون کی محبت کی شدت محسوس ہوی۔۔۔

ہارون نے اپنے دونوں کے اوپر کفرٹراڑوھ لیا تھا۔۔۔

اسامہ ہانی زیان کو لے کر فورًا ہسپتال پہنچے اسے Icu میں منتقل کیا گیا کیونکہ زیان کی حالت بہت خراب تھی اس کے سر سے خون بہت بہہ رہا تھا۔۔

خون کو دیکھ کر ہانی کو ہمیشہ ڈر لگتا تھ

ا۔ تبھی اس کی اپنی حالت بھی بہت خراب ہو رہی تھی۔

برہان پری عمارہ فوراً ہسپتال پہنچے۔۔۔

زیان کی حالت بہت خراب تھی

۔ڈاکٹر کوی اچھی امید نہیں دے رہے تھے

۔۔عمارہ کا رو رو کر برا حال ہو چکا تھا

۔۔اپنے لالہ کے لیے۔ہانی کی آنکھ سے ایک بھی آنسو نہیں نکلا تھا۔

وہ حیران تھی یہ سب کیا ہو گیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عمارہ اور ہانی نماز پڑھ کر زیان کے لیے دعا کر رہی تھی۔

ڈاکٹر کیا ہوا ہے میرے ہسبنڈ کو

ہانی نے بھاگ کر ڈاکٹر سے پوچھا

جو ابھی آپریشن تھیٹر سے باہر آے تھے

برہان اسامہ ہانی کے ری ایکشن پر حیران تھے جو رو ہر گز نہیں رہی تھی لیکن اس کی

آنکھوں میں درد تکلیف سب سے زیادہ تھی

اپکے شوہر کا سر شیشے میں لگنے کی وجہ سے کچھ ٹکڑے ان کے دماغ کے ساتھ ٹچ ہو گے

تھے جس کے لیے آپریشن ضروری تھا

ٹکڑے تو نکل گے ہے

لیکن

لیکن کیا

ہانی نے فوراً بے چینی سے پوچھا

وہ کوما میں چلے گے ہے

ڈاکٹر نے افسوس سے کہا

سب کے قدموں تلے سے زمین نکل گی اچانک یہ کیا ہو گیا

ہانی اور عمارہ تو سنتے ہی بے ہوش ہو گی

اسامہ کو سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ کیا کرے

زیان کی حالت کا سن کر اسامہ کو خود کا دل پھٹتا ہوا محسوس ہوا

کتنی بری غلطی ہو گی ہم سے

اسامہ نے روتے ہوئے سوچا

آج زیان کی جو حالت تھی اس کے ذمہ دار ہانی اسامہ ہارون تھے

(بہت سے لوگوں کے ساتھ ایسا حادثہ ضرور ہوتا ہے جو ساری عمر اسے یاد رہتا ہے

انسان کی سوچ ہمیشہ حالات کے مطابق ہوتی ہے کم عمری میں انسان جو دیکھتا ہی وہی

سے سیکھتا ہے)

ہارون کو جب اسامہ نے زیان کی کنڈیشن کا بتایا

اسے شدید صدمہ ہوا

یہ اس سے کیا ہو گیا

زیان کی حالت کا سن کر ہارون بچوں کی طرح رو رہا تھا یہ ہی حالت اسامہ کی تھی

)اسامہ ہارون یہ ہی سوچ رہے تھے

آخر کیوں ہم غصے میں اتنا پاگل ہو گے

زیان کی ایک نہ سنی وہ ہم سے معافی مانگتا رہا لیکن ہم نے اس کی بات کو نہ سنا نہ سمجھا(

ہارون نے روحا کو زیان کے ایکسیڈنٹ کا بتایا تھا روحا تو زیان کی حالت کا سن کر رو پڑی

اسے ہانی کی فکر ہو رہی تھی

روحاب مینٹلی طور پر بالکل ٹھیک تھی تبھی ہارون نے پاکستان جانے کا فیصلہ کیا

عمارہ بس کرو

تمہاری طبعیت خراب ہو جاے گی بیٹا اس حالت میں اتنا رونا اچھا نہں ہوتا اپنے معصوم

بچے کا ہی خیال کر لو رونا بند کرو

تنزیلہ نے عمارہ کو پیار سے سمجھایا

آنٹی آپ ہانی بھابھی پاس جاے انھیں ابھی تک ہوش نہیں آیا عمارہ کو میں سنبھال لو گا

اسامہ نے روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا

چلے جاۓ یہاں سے

مجھے آپ سے کوی بات نہیں کرنی عمارہ نے نروٹھے پن سے کہا

اسامہ تو عمارہ کی بات سن کر حیران رہ گیا

لیکن کیوں میری جان میں نے کیا کر دیا

اسامہ نے عمارہ کے آنسو صاف کرتے ہوے پوچھا

آج بھای جس حالت میں ہے ان کے قصوروار آپ بھی ہے

اسامہ تو حیران پریشان رہ گیا عمارہ کی بات سن کر

اسامہ کے چہرے پر حیرانی پریشانی دیکھ کر عمارہ زخمی نگاہوں سے اسامہ کو دیکھتی رہ گی

حنین کے ساتھ جو کچھ بھی کیا بھای نے وہ سب مجھے بتادیا تھا جب علیزے بابر کی شادی تھی بھای کو بہت پچھتاوا ہو رہا تھا اپنے کیے پر

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsanay|Articles|Books|Poetry|Reviews

بابر کو دیکھ کر ہی میرے بھای نے غلط سمجھا تھاہانی کو

جو کچھ اس رات ہوامیں مانتی ہو میرے بھای کی غلطی تھی

اس غلطی کو سدھارنے کے لے ہی تو انہوں نے نکاح کیا تھاہانی سے کوی ایسا گناہ یا کچھ

اور غلط نہیں کیا تھا انہوں نے جو آپ لوگوں نے اس حالت تک پہنچادیا

ہانی کبھی بھی ہارون بھای کو کچھ نہ بتاتی اگر وہ مجبور نہ کرتے جیسے آپ لوگ غصے سے

گے تھے مجھے ہانی کو یہ ہی لگا کہ آپ لوگ لالہ کو سمجھاے گے لیکن آپ نے تو انھیں

موت تک پہنچادیا

میں بہن ہو کر معاف کر گی اپنے بھای کو اور آپ لوگ دوست بھای کہتے لالہ کو لیکن

آپ لوگ تو ان کے ہی دشمن بن گے

ہانی کا سگا بھاہی بربان سب جانتا ہے وہ صرف ہانی کی وجہ سے خاموش ہے وہ بھی تو آپ

کی طرح کچھ بھی کر سکتا تھا لیکن نہیں کیا کچھ

کیونکہ اسے اپنی بہن کی کہی باتوں کا مان رکھنا تھا ہانی نے منع کیا ہوا تھا اسے

آپ نے لالہ کو مارتے وقت یہ بھی نہ سوچا انھیں کچھ ہو گیا تو میرا کیا ہو گا

اپ نے ہارون بھای نے میر ارو حابھابھی کا بھی خیال نہ کیااپنے غصے کو خود پر حاوی رکھا

)ہارون کو سب بتانے کے بعد ہانی نے سب عمارہ کو بتادیا تھالیکن عمارہ کو موقع نہ ملا

زیان کی باتیں بتانے کا(

ہانی پر مجھے کوی اعتراض نہیں ایک لڑکی ہو کر اس کی تکلیف سمجھ سکتی ہو میں

اور آپ‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘

اسامہ نے عمارہ کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی اپنے لب اس کے لبوں پر رکھ دیے بنا

کسی کی پرواہ کیے اپنی تشنگی کو مٹا رہا تھا عمارہ نے اسامہ کو دور کرنے کی کوشش کی

لیکن اسامہ نے اس کی کوشش ناکام بنادی اسے کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھوں سے گرفت

سخت کر کے

اسامہ بہت نرمی سے چھو رہا تھا ہونٹوں کو

تاکہ عمارہ کو تکلیف نہ ہو

اپنی پیاس پوری کرنے کے بعد اسامہ نے آرام پیار سے عمارہ کے لبوں کو چھوڑا

اور اس کے ایک ایک نقش کو اپنے لبوں سے چھوتا رہا

عمارہ بالکل خاموش سب برداشت کر رہی تھی اسامہ کو روک کر اس کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

میرے لالہ ٹھیک ہو جاے گے نہ

عمارہ نے روتے ہوے پوچھا

ہاں بہت جلد ٹھیک ہو جاے گے

اگر اب تم نے رونا بند نہ کیا تو میں یہ بھول جاوگا کہ ہم اس وقت اپنے کمرے میں نہیں ہسپتال ہے

اسامہ نے عمارہ کے آنسو صاف کرتے ہوے سنجیدگی سے کہا

)اسامہ نے عمارہ کا ذہن بھٹکانے کے لیے ہی وہ سب کیا تھا جس میں وہ کامیاب بھی رہا(

اسامہ عمارہ کی باتوں پر حیران بہت تھا اور سوچ رہا تھا کاش ہم بھی زبان کی بات سن لیتے

اسامہ کی آنکھوں میں کب آنسوں آے اسے بھی معلوم نہ ہوا

آج تین دن ہو گے ہو گے تھے زیان کو کوما میں گے ہوے

روحا ہارون پاکستان آ گے تھے

ہانی روحا ایک دوسرے کے گلے لگ کر بہت روی

برہان کو بھی زیان کی حالت دیکھ کر دکھ ہو رہا تھا

اسامہ ہارون کو تو چپ ہی لگ گی تھی

8ماہ بعد

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان آٹھ ماہ میں سب بدل گیا تھا

ہارون کی کوی ایسی رات نہ تھی جس رات اس نے رو رو کر اپنے رب سے معافی نہ مانگی ہو

یہ ہی حال اسامہ حنین کا تھا

ان تینوں کو ان آٹھ مہنوں میں ایک دن بھی سکون نہ آیا

اور نہ ہی زیان کو ہوش

علیزے اور بابر کراچی شفٹ ہو گے تھے

اسے جب زیان کی حالت کا پتہ چلا اسے بہت دکھ ہو رہا تھا لیکن وہ ہانی کے پاس نہیں جا سکتی تھی کیونکہ علیزے کے گھر خوشخبری تھی😍

بابر بہت خوش تھا اس نے علیزے کا بہت خیال رکھا

علیزے بھی بہت خوش تھی اسے اتنا چاہنے والا خیال رکھنے والا شوہر ملا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابر پلیز مت جائے

مجھے اس وقت آپ کی بہت ضرورت ہے

علیزے نے روتے ہوے کہا

بابر اپنے مشن کے لیے باڈر کے پار جانے والا تھا اور باڈر پر جانے کا سن کر ہی علیزے نے رونا شروع کر دیا

بابر خود نہیں جانا چاہتا تھا اپنی جان سے پیاری بیوی اور بچے کو چھوڑ کر

لیکن اس کی بھی مجبوری تھی

علیزے اگر تم ایسے کرو گی تو میں کیسے جا سکو گا

تم میری ہمیت ہو پلیز میری کمزوری نہ بنو

بابر نے علیزے کے آنسو صاف کرتے ہوے کہا

بابر اپ کے جانے کا سوچ کر ہی مجھے تکلیف ہو رہی ہے آپ میری بات مان لے

مت جاے پلیز

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|

میرا نہیں اپنے بچے کا ہی سوچ لے

علیزے نے التجا کرتے ہوے کہا

)ہر لڑکی کو شوق ہوتا اسے فوجی ملے

لیکن فوجی کے ساتھ گزارا ہمیت والی لڑکی ہی کر سکتی ہے ڈر پوک اور نازک دل کی

لڑکیوں کے لے فوجی کے ساتھ گزرا مشکل ہے

ایک فوجی اپنی جان اپنی ہتھیلی پر لیے گھومتا ہے کسی بھی وقت اس کی روح پرواز

ہو جانے کا ڈر رہتا ہے کس انسان کا دل کرتا ہے اپنے بیوی بچوں سے دور رہنے کا مرد

مجبور ہوتا ہے حالات کی وجہ سے خاص کر ایک فوجی)

علیزے میں شوق سے نہیں جا رہا

میرا اپنا دل نہیں کر رہا تمہیں ایسے چھوڑ کر جانے کا لیکن میں مجبور ہو

تم رونے کی بجاے میرے لیے دعا کرو

اور وعدہ کرو بیٹا ہو یا بیٹی

تم اس کا اچھے سے خیال رکھو گی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور میں تمہیں اجازت دیتا ہوا گر میں شیہد ہو گیا تم دوسری شادی کر لینا اپنی اولاد کی

خاطر

بس بابر بسس

بابر کی بات پر علیزے پھوٹ پھوٹ کر رو دی

اور بابر سے بھی صبر نہ ہوا دونوں ہی گلے لگ کر بچوں کی طرح رو رہے تھے

میں آپ کی جگہ کسی کو نہیں دے سکتی

اپ جلد واپس آو گے میرے لیے اپنے بچے کے لیے

علیزے نے بابر کے آنسو صاف کرتے ہوے کہا

علیزے میرا سکون ہو تم مجھے ہمیت دو

تم نے وعدہ کیا تھا تم میرا ساتھ دو گی

مجھے یہ قربت محسوس کر بے دوں سکون لینے دوں اپنی پیاس پوری کرنے دوں

تمہارے وجود سے آٹھتی خوشبو مجھے محسوس کرنے دو پلیز

بابر نے علیزے کے ایک ایک نقش کو چومتے ہوے کہا اسے ڈر تھا کہ پتہ نہیں یہ سب اسے بعد میں نصیب ہو گا بھی یا نہیں

علیزے بھی بابر کا ساتھ دے رہی تھی اس کے ہر نقش پر اپنا لمس چھوڑ رہی تھی جس سے بابر کو سکون مل رہا تھا

علیزے کی قربت بابر کو مدہوش کر رہی تھی وہ بہک رہا تھا

لیکن اس نے زبردستی خود کو علیزے سے چھڑوایا اور بنا علیزے کی طرف دیکھے چلا گیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیونکہ اس کے لیے ملک کے فرائض پورا کرنا سب کاموں سے زیادہ ضروری تھا

اسے معلوم تھا اگر اب اس نے علیزے کی طرف دیکھا تو وہ جا نہیں سکے گا

پیچھے علیزے رو رو کر وہی سو گی یہاں بابر چھوڑ کر گیا تھا---

ہانی اپنے سر کو ہاتھوں میں پکڑ کر سر نیچے منہ نیچے کر کے بیٹھی تھی چشما اس نے ٹیبل پر رکھا تھا

میں کیسے اس انسان کے بارے میں سوچ سکتی ہو جس نے میری زندگی برباد کر دی

ہانی نے آنکھیں بند کرتے ہوئے سوچا

ان آٹھ مہنوں میں ہانی ایک دن بھی زیان سے ملنے ہسپتال نہیں گی تھی

لیکن دن رات اس کے لیے دعا ضرور کرتی رہی تھی----

برہان اور پری میں سب ٹھیک ہو چکا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پری نے برہان کو معاف کر دیا تھا

برہان نے پری کو اپنی محبت کا یقین کروا دیا تھا پری بھی برہان سے محبت کرنے لگی تھی

اس لیے اسے معاف کر دیا تھا

روحا کو جب ان کی شادی کا پتہ چلا وہ بہت ناراض ہوی لیکن ہارون اپنے طریقے سے

سمجھا چکا تھا

دونوں طرف ہی مجبوری تھی اس لے روحا نے برہان کو معاف کر دیا اور اسے بہت سی

دعا دی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پری کے گھر بھی خوشخبری تھی

روحا نے ہارون کو بہت مشکل سے سنبھالا تھا

روحا کو معلوم ہو گیا تھا زیان نے کیا

کیا ہے اور ان تینوں کی وجہ سے اس کی یہ حالت تھی روحا کو بہت افسوس ہو رہا تھا

روحا نے ہانی اسامہ ہارون کو بہت سمجھایا

ان سے جو ہوا غصے میں ہوا ہے جب زیان ٹھیک ہو گا سب ٹھیک ہو جاے گا

روحا نے بہت اچھے سے سب کو سنبھالا ہوا تھا

آج سے دو ماہ پہلے روحا نے بہت ہی خوبصورت بیٹی کو جنم دیا تھا

جو بالکل ہارون جیسی تھی

اس کی آنکھیں ہانی جیسی تھی

ہارون روحا بہت خوش تھے

جب ہانی نے اپنی بھانجی کو پکڑا خوشی سے پاگل ہو گی پورے ہسپتال میں چہکنے اور خوشی کی آوازیں سنای دے رہی تھی

روحا اور ہارون نے اپنی بیٹی کا نام جنت رکھا تھا

روحا کی بیٹی میں ہانی نے خود کو مصروف کر لیا تھا

ہر وقت جنت کے ساتھ رہتی تھی

اس کے چہرے پر پھر مسکان نظر آنے لگ گی تھی

روحا اور بریان اپنی بہن کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر بہت خوش تھے

اسامہ پریشانی سے ہسپتال میں ٹہل رہا تھا

مسلسل عمارہ کے لیے دعا کر رہا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

روحا ہارون بھی وہاں موجود تھے

ڈاکٹر میری بیوی اور بچہ کیسا ہے وہ ٹھیک ہے نہ اسامہ نے پریشان ہو کر پوچھا

مبارک ہو بیٹا ہوا ہے

اور اپ کی بیوی اور بچہ دونوں ٹھیک ہے

ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا

اسامہ بہت خوش تھا

مبارک ہو اسامہ

ہارون نے اسامہ کو گلے لگاتے ہوئے کہا

تجھے بھی مبارک

تو چاچو بن گیا اسامہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا

پیچھے ہانی کھڑی رو رہی تھی

)یہ اتنی ساری شاپنگ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Poetry|Interviews

ہانی نے حیرانی سے شاپنگ بیگ دیکھتے ہوئے پوچھا

زیان ڈیوٹی سے واپسی پر کافی زیادہ بے بی شاپنگ کر کے آیا تھا

اپنی گڑیا کے بچے کے لیے شاپنگ کی ہے

اب میرے ماں باپ تو ہے نہں

اس لے میں چاہتا ہو میں سب خوشیاں پوری کرو

تاکہ گڑیا کو بھی کمی محسوس نہ ہو اس کے بچوں کو سب سے زیادہ پیار کرو گا آخر ایک ہی

تو بہن ہے میری

زیان نے بے بی سوٹ کو چھوتے ہوے مسکرا کر کہا

زیان آپ کو بچے پسند ہے

ہانی نے مسکراتے ہوے پوچھا

ہاں بہت

زیان نے مسکرا کر جواب دیا

اچھا تم دیکھو سب چیزیں ٹھیک ہے نہ کچھ رہ تو نہیں گیا اگر کچھ کمی ہے تو

کل مارکیٹ جا کر لے آنا

زیان نے مسکرا کر کہا

پہلی بار دونوں آرام پیار سے بات کر رہے تھے)

مبارک ہو عمارہ

اسامہ نے عمارہ کی پیشانی کو چومتے ہوئے کہا

آپ کو بھی مبارک ہو

عمارہ نے مسکرا کر کہا

)عمارہ کو زیان کی بہت یاد آرہی تھی کتنا انتظار تھا اسے اس دن کا یہ ہی سوچ کر عمارہ رو رہی تھی(

حنین کدھر ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عمارہ نے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا

میں یہی ہو نند صاحبہ

ہانی نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا

مبارک ہو بہت بہت

ہانی نے بے بے کو پکڑتے ہوئے کہا

بے بی بالکل عمارہ جیسا تھا اس کی آنکھیں گرے ہی تھی

)ہانی وہ سب سامان لینے گی تھی جو زیان نے خرید اتھا(

تمھیں بھی مبارک ہو تم مامی بن گی

عمارہ نے مسکرا کر رہا

عمارہ اگر آپ کو برا نہ لگے تو بے بی کا نام میں رکھ دوں کیونکہ زیان کی خواہش تھی آپ کے بچے کا نام وہ رکھے گا

ہانی نے بے بی کا ماتھا چومتے ہوے اجازت مانگی

ہمیں کوی اعتراض نہیں بھابھی

اسامہ نے خوشدلی سے اجازت دی

زیان شاہ کا بھانجا اذان😍

ہانی نے بے بی کے ہاتھوں کو چوم کر کہا

عمارہ اور اسامہ کو نام بہت پسند آیا

او پاپا کی جان

کیا کر رہی ہے

ہارون نے جنت کو پیار کرتے ہوے پوچھا

آپ کی بیٹی صرف اپنی ماں کو تنگ کر رہی ہے

ہاہاہاہاہاہاہا

کیا پنک روز

ہر وقت میری بیٹی کے پیچھے ہی پڑی رہتی ہو

اتنی پیاری معصوم سی میری بیٹی ہے بالکل اپنے باپ جیسی

ہارون نے روحا کے گالوں کو چھوتے ہوے کہا

آپ ہنس رہے ہے مذاق بنا رہے ہے

اور میں پریشان ہو رہی اسے کیسے سنبھالوں گی

اسے ہانی کی اتنی عادت ہو گی ہے کوی کام اس کے بغیر نہیں کرتی

اسی پر چلی گی ہے ہانی جیسی ہی عادتیں ہے ابھی سے اس کی

کون کہہ سکتا ہے دو ماہ کی بچی اتنا مسکرا لیتی ہے جتنا شاید چھ ماہ کا بچہ بھی نہ مسکراتا ہو

میں کیسے سنبھالوں اسے

روحا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا

کیوں پریشان ہو رہی ہو پنک روز

ہانی اس کی آنی ہے

اس پر نہیں جائے گی تو کس پر جائے گی تم مت پریشان ہو

ہارون نے جنت کو بیڈ پر لیٹاتے ہوئے کہا

اور آپ سے کس نے کہہ دیا آپ معصوم ہے

آپ اس غلط فہمی میں نہ رہ کرے آپ معصوم ہر گز نہیں ہے

روحا نے ہارون کی ناک کو کھینچتے ہو تنگ کرنے کے لے کہا

ہاں ویسے میں معصوم نہیں ہو بے شرم ہو

توکیوں نہ ایک بار اور بے شرمی کا مظاہرہ کیا جاے جنت کے بھائی کے بارے سوچا جاے

ہارون نے روحا کو اپنے حصار میں لیتے ہوے بے شرمی سے کہا

ہارون کی بات پر روحا تو صدمے میں چلی گی😂

آپ کو کچھ شرم نہیں ہے

ایک ابھی سنبھالی نہیں جا رہی آپ کو دوسرے کی پر گی ہے

بہت ہی بے شرم ہے آپ

روحا افسوس سے کہتی وہاں سے بھاگ گی

روحا کی باتوں پر ہارون کا قہقہ فضا میں گونجا😁

پری پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت ہو گی تھی

برہان اس کا بہت اچھے سے خیال رکھ رہا تھا

اسے برہان کی محبت پر یقین ہو گیا تھا

دونوں کا اب ایک دوسرے کے بغیر گزارا نہ ممکن تھا

برہان ایک بات کہو

پری نے برہان کے سینے پر سر رکھتے ہوئے کہا

جی جان برہان

برہان نے پری کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہا

برہان اگر مجھے کچھ ہو گیا تو آپ دوسری شادی کر لینا اور اپنے بچوں---

پری کی بات پوری ہونے سے پہلے ہے برہان اپنے طریقے سے اس کی بولتی بند کر چکا تھا

برہان کی گستاخیاں بڑھتی جا رہی تھی پری اسے روک رہی تھی لیکن اس کی نہ سنی گی

اب پری کو پچھتاوا ہو رہا تھا اس نے وہ بات کی ہی کیوں

)پری جب سے پریگنٹ ہوی تھی

وہ ایسی ہی فضول باتیں سوچتی رہتی تھی

برہان سے کہتی رہتی تھی برہان نے اسے سمجھایا تھا ایسی باتیں نہ سوچا کرو

لیکن پری باز نہ آی

اس لیے برہان نے آج اس کی بولتی بند کرنے کا صحیح انتظام کیا تھا

اس لیے اس کی گستاخیوں پر پری خاموش ہو گی

اور آئندہ ایسی بات نہ کرنے کا عہد کر چکی تھی(

اٹھ بھی جاو اب زرا فے

دیکھو آپ ماموں بھی بن گے خالوں بھی بن گے میں بہت جلد پھو پھو بن جاو گی اور

دوسری بار خالہ بھی ہانی نے زیان کا ہاتھ پکڑ کر خوشی سے بتایا

(ان آٹھ مہنوں میں ہانی آج پہلی دفعہ اسے ملنے آئی) تھی(

جلدی سے ٹھیک ہو جاو

ابھی آپ نے مجھ سے معافی بھی مانگنی ہے

ہانی نے زیان کے بالوں کو چھوتے ہوے سنجیدگی سے کہا

)یہ تو قیسمت ہی جانتی ہے کہ زیان کو معافی مانگنے کا موقع ملے گا بھی یا نہیں

ڈاکٹر نے ہانی کو بتایا تھا زیان کے زندگی کی طرف آنے کے چانسیس 10% بھی نہیں ہے

ایسا لگتا ہے جیسے وہ زندگی کی طرف واپس آنا ہی نہں چاہتے

ہانی آٹھ مہنوں میں ملنے نہیں ای تھی لیکن ڈاکٹر سے وہ روز زیان کی حالت کا پوچھتی تھی(

اور میں """""""""""

ہانی اس سے پہلے کچھ بولتی

اسے اپنے ہاتھ پر سخت گرفت محسوس ہوی

اتنی سخت

ہانی کو لگ رہا تھا اس کا ہاتھ ٹوٹ جاے گا

زیان کی حالت خراب ہو رہی تھی

زندگی کی لائینز کم ہو رہی تھی

ہارٹ بیٹ کی رفتار بھی کم تھی

ایک دم سے زیان کا پورا جسم ٹھنڈا ہو گیا تھا

زیان کی حالت دیکھ کر ہانی نے زور زور سے ڈاکٹر کو پکارنا شروع کر دیا

اس کا ہاتھ زیان کے ہاتھ میں تھا اس لیے وہ اٹھ بھی نہ سکی

ہانی کی تو جان ہی حلق پر آ گی

زیان کا ٹھنڈا اور سخت جسم محسوس کر کے

ڈاکٹر نے بہت مشکل سے ہانی کا ہاتھ چھڑوایا تھا اور ناامیدی کی نظروں سے ہانی کی طرف دیکھا

زیان کی حالت بہت بگڑ گی تھی

نہیں ں ں ں ں

زیان شاہ ایسے نہیں مر سکتے آپ ابھی

ابھی تو آپ نے میری نفرت برداشت کرنی ہے

ابھی تو آپ کو میں نے سزا دینی ہے

ایسے نہیں مجھے چھوڑ کر جا سکتے

نفرت ہے مجھے صرف نفرت

ہانی کی چینخیں پورے ہسپتال میں گونج رہی تھی

ڈاکٹر کیا ہوا ہے انھیں ہوش آیا یا نہیں

ہانی نے فوراً آگے بڑھ کر پوچھا

برہان اسامہ ہارون روحا بھی وہی موجود تھے

وہ ہوش میں آ گئے ہے

لیکن

لیکن کیا

ہانی نے بے تابی سے پوچھا

لیکن ہو سکتا ہے ان کی یاداشت چلی گی ہو گی

یا ان کا ذہنی توازن بگڑ گیا چکا ہو گا

ڈاکٹر نے کنفیوز ہوتے ہوئے بتایا

ڈاکٹر کی بات پر سب کو ہی سانپ سونگھ گیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسامہ مجھے سمجھ نہیں آ رہی کس منہ سے اس کے سامنے جاو

ہارون نے پریشان ہوتے ہوئے کہا

میرے خیال سے اس کے سامنے پہلے حنین کو جانا چاہے

اسامہ نے مشورہ دیا

حنین نہیں آپ دونوں جاوگے پہلے

عمارہ نے اپنا مشورہ دیا

نہیں عمارہ پہلے حنین کو ہی جانا چاہے

روحا نے اپنا مشورہ دیا

سب کی باتوں میں ہانی بالکل خاموش تھی

جب برہان ہانی کے پاس آیا وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

برہان اب کیا ہو گا

وہ مجھے مار دے گا

ان آٹھ مہنوں میں مینے رو رو کر اس گناہ کی معافی مانگی ہے جو میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا

اس دن میں نے جان بوجھ کا نہیں دھکا دیا تھا زیان کو میں روز یہ ہی سوچتی رہی وہ ہوش میں آ کر میرے ساتھ کیا کرے گا

مجھے نہیں رہنا اس کے ساتھ مجھے بچا لو پلیز

میں نے اس کے ہوش میں آنے کی دن رات دعا کی

تا کہ میں اس سے معافی مانگ سکو اس حالت میں وہ میری وجہ سے ہی تھا

لیکن اب میں چاہتی ہو میں اس انسان کے سامنے نہ آو اس نے بھی تو غلط کیا ہے میرے

ساتھ مجھے نہیں آنا اس کے سامنے مجھے دور رہنا ہے اس سے برہان

ہانی رو رو کر اپنے دل کا غبار نکال رہی تھی

وہ تو بالکل ہی ڈرپوک بن گی تھی

برہان بھی ہانی کی باتیں سن کر رو رہا تھا

کیسے اس کی بہن کی آنکھوں میں انجانا سا خوف ڈر تھا

رونا بند کرو

بسسس ہانی

اب نہ تم ڈرو گی نہ رو گی

اب جو ہونا تھا ہو گیا

اب صرف وہی ہو گا جو تم چاہو گی

میں تمہارے ساتھ ہو کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں تمہں

برہان نے ہانی کے آنسو صاف کرتے ہوے کہا

اب گھر چلو تم

جب تک تم زیان بھائی سے ملنا نہیں چاہو گی کوی تب تک تمہں مجبور نہیں کرے گا

اور پھر ہانی بنا زیان سے ملے گھر چلی گی

زیان چھت کو گھور رہا تھا

اس نے کسی کی طرف دیکھا بھی نہیں تھا

سب ہی اس کے سامنے مجرموں کی طرح کھڑے تھے

لالہ

عمارہ نے روتے ہوئے پکارا

عمارہ کی تڑپ پر زیان نے اس کی طرف دیکھا

اس کے ہاتھوں میں ایک چھوٹے معصوم سے وجود کو دیکھ کر حیران رہ گیا

اور اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کرنے لگا

اسامہ ہارون نے آگے بڑھ کر اسے بٹھانے میں مدد کی

زیان نے ان دونوں کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہ کیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ میرا اذان ہے نہ

زیان نے اذان کو چومتے ہوئے کہا

جی لالہ

حنین نے ہی اس کا نام رکھا ہے

عمارہ نے خوش ہوتے ہوئے بتایا

حنین کے نام پر زیان کے چہرے پر ایک سایہ سا چھا گیا جو کسی سے چھپا نہ رہ سکا

اس وقت وہاں سب موجود تھے

اور جس دشمن جاں کو دیکھنے کی خواہش تھی وہ ہی وہاں موجود نہ تھی

ہارون اسامہ نے رو رو کر معافی مانگی زیان سے ان کا رونا برداشت نہ ہوا

وہ تینوں گلے لگ کر بچوں کی طرح رو رہے تھے

روحا عمارہ بھی رونے لگ گی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہارون تم نے اسامہ نے جو کیا وہ بالکل ٹھیک کیا مجھے اپنی غلطی کی سزا ملنی چاہے تھی

مجھے تم دونوں سے کوئی گلہ نہیں

زیان نے مسکراتے ہوے کہا

ہارون یہ تیری بیٹی ہے

زیان نے جنت کی طرف دیکھ کر پوچھا

ہاں تو خالو+چاچو بن گیا ہے

ہارون نے جنت کو زیان کے حوالے کرتے ہوے کہا

زیان لفظ خالو پر ہی اٹک گیا

کیا ہوا زیان بھائی

روحا کے پکارنے پر زیان ہوش میں آیا

جنت کی آنکھوں میں دیکھ کر زیان کو ہانی کی یاد آنے لگی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور لگاتار اسے پیار کرنے لگا

اسے بار بار چوم رہا تھا

اس کے ہاتھوں کو پکڑ کر اپنی آنکھوں سے لگا رہا تھا

اور اسے پیار کرتے کرتے ہی زیان رونے لگ گیا

اس کو روتے دیکھ سب ہی پریشان ہو گے

کیا ہوا بھائی کیوں رہ رہے ہے آپ

روحا نے پریشان ہو کر پوچھا

جو کچھ میں نے کیا ہے کیا میرا رب مجھے بیٹی جیسی نعمت سے نوازے گا

زیان نے روتے ہوے تڑپ کر کہا

زیان کی بات پر سب ہی تڑپ گے

آپ کیسی باتیں کر رہے ہے بھای

ایسا نہیں سوچتے

جو کچھ ہوا اس میں قصور آپکا ضرور تھا

لیکن آپ نے ایسا بھی گناہ نہیں کیا جس کی آپ کو معافی نہ مل سکے

اس رات غصے میں بے قابو ہو کر آپ غلط کرنے جا رہے تھے لیکن آپ کو جلد ہی

میرے رب نے ہدایت دے دی آپ نے میری بہن کی عزت کا خیال کیا

اس سے نکاح کیا

کوئی ناجائز عمل نہیں کیا آپ نے

آپ اللہ سے معافی مانگے

وہی معاف کرنے والا ہے

اور بہت جلد آپ کے ہاتھوں میں بھی بیٹی ہو گی

اِن شاءاللہ

روحا نے تحمل سے سمجھایا

روحا کی باتوں پر زیان کو بہت حوصلہ ملا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زیان کو گھر آئے ایک ہفتہ ہو گیا تھا

ہانی اس سے ملنے نہں آئی تھی

زیان نے خود کو عبادت میں مصروف کر لیا تھا

رورو کر اپنے رب سے اپنے کیے کی معافی مانگ رہا تھا

لیکن اس نے خود ہانی کو معاف نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا

جنت اذان کے ساتھ زیان خوش رہتا تھا

اس کے چہرے پر مسکان دیکھ کر سب ہی بہت خوش تھے

مہر صاحب کو جب سے سچائی کا علم ہوا تھا

انھوں نے ہانی اور زیان کی علیدگی کا فیصلہ کر لیا تھا

زیان میں نے کچھ بات کرنی ہے تم سے

مہر صاحب نے سنجیدگی سے کہا

جی انکل

تحمل سے جواب دیا گیا

دیکھو بیٹا جو ہونا تھا ہو گیا

اب بہتر ہے تم میری بیٹی کو طلاق --

یہ ناممکن ہے

مہر صاحب کی بات کاٹتے ہوئے زیان نے دوٹوک بات کی

لیکن زیان

انکل اسے تو میں کبھی نہیں چھوڑوگا

چاہے کچھ بھی ہو جاے

وہ میرے پاس میرے گھر آے یا نہ آے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا

لیکن میں اسے طلاق نہیں دے سکتا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsa...

زیان نے دوٹوک بات کی اور کسی کی سنے بنا چلا گیا

میرے خیال سے یہ ان دونوں کا آپس کا معاملا ہے

دونوں کو خود ہی فیصلہ کرنا چاہے

برہان نے تحمل سے کہا

ہانی کی آنکھوں میں ہر وقت ایک ڈر خوف نظر آتا ہے

بہتر یہ ہی ہے وہ الگ ہو جاے

روحا نے سنجیدگی سے کہا

ہیلو کون

ہانی نے فون اٹھاتے ہی پوچھا

بیٹا میں علیزے کی ساس بات کر رہی ہو

اس کی طبعت ٹھیک نہیں ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم کراچی آسکتی ہو

بیٹا مجھے بابر نے کہا تھا جب علیزے مجھ سے نہ سنبھالی جائے تب میں تم سے رابطہ کرو

بیٹا وہ رونا بند نہیں کر رہی بار بار بابر کو بلا رہی ہے

تم اجاو تم ہی سنبھال سکتی ہو اب اسے

علیزے کی ساس نے روتے ہوے کہا

آپ فکر نہ کرے انٹی

میں شام تک پہنچ جاو گی

ہانی نے انھیں حوصلہ دیا

ہانی نے گھر والوں سے بات کی سب نے اسے جانے کی اجازت دے دی

ان دنوں زیان اور ہانی کا کوی سامنا نہ ہوا اور دو بارہ طلاق والی بات بھی نہیں کی گی

ہانی اکیلے ہی کراچی چلی گی

کیونکہ پری کو برہان کی ضرورت تھی

اور روحا ہارون کے بغیر نہیں رہ سکتی تھی

ہانی جب کراچی پہنچی

علیزے کو ہسپتال داخل کر لیا گیا تھا کیونکہ وہ گر چکی تھی

آنٹی کیسی ہے علیزے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچانک ہسپتال کیوں لے آئے

سب ٹھیک ہے نہ

ہانی نے پریشان ہو کر پوچھا

بیٹا وہ گر گئی ہے اس لیے میں اسے فورا یہاں لے آئی اس کی حالت بہت خراب ہے

علیزے کی ساس نے روتے ہوئے بتایا

آپ دعا کرے سب بہتر ہو گا

ہانی نے ان کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

آپ پیشنٹ کی کون ہے

ڈاکٹر نے ہانی سے پوچھا

میں اس کی بہن ہو

کیا ہوا ہے اسے وہ ٹھیک ہے نہ

ہانی نے پریشان ہو کر پوچھا

وہ بالکل ٹھیک نہیں ہے گرنے کی وجہ سے ان کے بے بی کی حالت زیادہ خراب ہے

وہ بہت پینک ہو رہی ہے

رو رہی ہے جس کی وجہ سے ہم بے ہوش بھی نہیں کر سکتے

ان کا رونا ان کے لے ٹھیک نہیں ہے

وہ اپنے شوہر کو بلا رہی ہے پلیز انھیں بلا دے

اگر انہوں نے رونا نہ بند کیا تو ہمیں ایسا قدم اٹھانا ہو گا جس کی وجہ سے وہ دوبارہ ماں نہیں بن سکے گی

ڈاکٹر نے تفصیل سے بتایا

ڈاکٹر کی بات سن کر علیزے کی ساس پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ گی

ہانی بھی بہت پریشان تھی

(جب سے بابر گیا تھا ایک دن بھی اس نے علیزے سے رابطہ نہ کیا اس کے بارے ہی

سوچ سوچ کر علیزے رو رہی تھی(

علیزے میری جان

ہانی نے علیزے کے پاس آتے ہی پیار سے پکارا

)علیزے کی چیخیں پورے ہسپتال میں گونج رہی تھی جسے وہ پکار رہی تھی اس کا آنا مشکل تھا(

ہانی

پلیز بابر کو بلا دوں پلیز ہانی

علیزے رو رو کر کہہ رہی تھی

ہانی سے اس کا رونا برداشت نہیں ہو رہا تھا

بس کر یار بہت رو لیا

اپنا نہس تو بچے کا خیال کرلے

رونا بند کر

ہانی نے ڈانپٹتے ہوے کہا

علیزے فوجی شوق سے نہیں گے ان کی مجبوری کو سمجھوا گر تم یہاں سکون میں نہیں ہو تو سکون میں وہ بھی نہیں ہوگے کچھ خیال کرلو یار

پلیز رونا بند کرو ہانی نے پیار سے سمجھایا

مجھے بابر چاہیے بس

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابھی اور اسی وقت

ورنہ میں مر جاوگی

علیزے نے غصے سے چلاتے ہوے کہا

آج فوجی سب کچھ ہوگے تمہارے لیے

ایک سال کی محبت تین سال کی دوستی محبت پر حاوی ہوگی

میں اپنا گھر چھوڑ کر یہاں ائی تمہارے لے

اور تم ہو کہ بات کو سمجھ ہی نہیں رہی

تمیں میرا ابھی خیال نہیں

افسوس علیزے افسوس

ہانی نے مصنوعی غصے سے کہاتا کہ علیزے کا ذہن بھٹک جاے

جب سے علیزے کی شادی ہوئی تھی ہانی علیزے کا (رابطہ ختم نہیں ہوا تھا دونوں اپنے دکھ درد ایک دوسرے سے ہی شیئر کرتی تھی)

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم تو طاقت ہو میری ہانی

بابر سکون ہے میرا

میں تم دونوں سے بہت محبت کرتی ہو

پلیز میری محبت پر شک نہ کرو

علیزے نے دکھی ہوتے ہوے کہا

تو میری جان رونا بند کرو بچے کا سوچو

ہانی نے علیزے کی پیشانی کو چومتے ہوے کہا

ا(اچھے دوست قسمت والوں کو ملتے ہے

جو مصیبت تکلیف میں ساتھ ہوتے ہے

جو ایک دوسرے کی طاقت بنتے ہے

اور ایسے دوست ہر کسی کے نصیب میں نہیں ہوتے(

NEW ERA MAGAZINE .com

بہت تکلیفوں کو برداشت کرکے علیزے نے ایک خوبصورت سی بچی کو جنم دیا

جو بالکل بابر جیسی تھی اس کی آنکھیں علیزے جیسی تھی

اپنی بیٹی کو دیکھ کر علیزے رونے لگ گی اسے بابر کی یاد ستانے لگ گی

ہانی تو علیزے کی بچی کو دیکھ کر بہت خوش تھی

ہانی تو دو دو بھانجیوں کو پاکر خوشی سے پھولی نہ سمارہی تھی

اس کے چہرے پر خوشی دیکھ کر علیزے اپنا رونا بھول گی-

پنک روز کیا سوچ رہی ہو

ہارون جب کمرے میں داخل ہوا روحا کو کسی سوچ میں مصروف پایا جو جنت کو دیکھ کر کچھ سوچ رہی تھی

یہ میری بیٹی ہو کر بھی میری بیٹی نہیں ہے

روحا نے سنجیدگی سے کہا

کیا مطلب ہارون نے نا سمجھی سے پوچھا

ہانی کو گئے ہوئے دو دن ہو گے

اس لڑکی نے مجھے دن میں تارے دیکھا دیے اتنی مشکل ہو رہی اسے سنبھالنے میں

اسے ہانی کی عادت ہو گی ہے

آپ کے اور ہانی کے علاوہ کسی کے پاس جاتی بھی نہیں ہے

آپ دونوں نے میری بچی کو بگاڑ دیا ہے

روحا نے نروٹھے پن سے کہا

او میری پنک روز اس بات پر پریشان ہے

کوئی بات نہیں ہم جنت کے بھائی کی پلیننگ کر لیتے ہے اسے تمہاری عادت ہو جاے
گی

ہارون نے بے شرمی سے کہا

ہارون کبھی تو میری بات پر سریس ہو جایا کرے

روحا نے افسوس سے کہا

تو یار میں سریس ہی بات کر رہا ہو

ہارون نے روحا کے گالوں کو چھوتے ہوے کہا

روحا کا چہرہ سرخ انگارہ ہو گیا بنا ہارون کی طرف دیکھے وہاں سے بھاگ گی

ایک بچی کی ماں بن گی پتہ نہیں کب شرمانہ جاے گا ہارون نے افسوس سے سوچا

اسامہ میں نے لالہ کے پاس جانا ہے اور آج میں وہی رہو گی

عمارہ نے اذان کے کپڑے چینج کرتے ہوے کہا

یار عمارہ ایک تو مجھے تمہارے اس لالہ سے جیلسی ہونے لگ گی ہے

خود تو اس کی بیوی دور ہے اس سے اور جناب کو کوئی فرق نہیں پڑتا

اور آے روز میری بیوی کو بلا کر میری راتیں ویران کر دیتا ہے

یار مجھے نیند نہیں آتی تم دونوں کے بغیر

اسامہ نے سنجیدہ ہو کر کہا

ایک تو میں جب بھی جانے کی بات کرتی آپ ایسے ہی اپنا رونا ڈال کر بیٹھ جاتے ہے

عمارہ نے افسوس سے کہا

آپ بھی ساتھ آ جاے آپ کو کونسا رو کا ہے

عمارہ نے مشورہ دیا

یار میں نے نہیں جانا اس سنجیدہ انسان کے گھر

وہاں جا کر مجھے سنجیدگی کا دورہ پڑ جاتا ہے

اسامہ نے تنگ کرنے کے لیے کہا

عمارہ نے اسامہ کو گھوری سے نوازا

عمارہ تیاری کر لو بہت جلد ہم دوبئ جانے والے ہے

اسامہ نے سنجیدگی سے کہا

عمارہ خاموش ہو گی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

زیان کو بتا دینا

جی بتا دوں گی

سنجیدگی سے جواب دیا گیا

)اسامہ کا بزنس دوبئ میں سٹیل تھا

وہ پاکستان عمارہ کی وجہ سے ہی آیا تھا

عمارہ جانا نہیں چاہتی تھی لیکن مجبور تھی اسامہ کے بغیر وہ رہ بھی نہیں سکتی تھی

اسے زیان کی فکر تھی(

پری آج میں بہت خوش ہو

شکریہ میری زندگی میں آنے کے لیے

برہان نے پری کے ماتھے پر لب رکھتے ہوے کہا

)پری برہان کی بات پر مسکرا رہی تھی

ڈاکٹر نے پری کو جڑوا بچوں کی پیدائش کا بتایا تھا تب سے ہی برہان بہت خوش تھا(

پری مجھے ان دو بچوں کے بعد دس اور چاہیے

برہان نے بے شرمی سے کہا

دس بچے پری نے صدمے سے کہا

ہاں کیوں کم ہے چلو بیس کر لے گے

میں شروع سے اکیلا رہا ہو میں اب چاہتا ہو میرے گھر میں رونق لگ جاے

برہان نے آنکھ ونک کرتے ہوے کہا

اگر مزید بچوں کی بات کی تو میں کچھ اٹھا کر مار دوں گی

پری نے غصے سے کہا

ہاے جان برہان اتنا غصہ

یار مذاق کر رہ تھا

برہان نے پری کو گلے لگاتے ہوے کہا

اور پری برہان کے کندھے پر سر رکھ کر بیٹھ گی

ویسے میں ایک اور بات سوچی ہے

برہان نے سنجیدگی سے کہا

وہ کیا پری نے فورا پوچھا

جب ہمارے بچے ہو جاے گے ہم ہنی مون کے لے پیرس جاے گے ابھی تو موقع ملا نہیں تھا ہمیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

باقی دس بچوں کی پلیننگ وہاں جا کر کرے گے

برہان نے قہقہ لگاتے ہوے کہا

برہانہہہہہ نننننن

پری نے چلاتے ہوے کہا

اور گلدان ہاتھ میں پکڑ لیا

پری کے ہاتھ میں گلدان دیکھ کر برہان کمرے سے بھاگ گیا

NEW ERA MAGAZINE .com

پیچھے پری دس بچوں کے بارے سوچ کر ہالکان ہو رہی تھی

عمارہ اسامہ دوبئ چلے گے تھے

جانے سے پہلے وہ ہانی سے ملنے گی تھی

عمارہ نے ہانی کو سمجھایا تھا

اپنے گھر واپس جانے کی تلقین کی تھی

لیکن ہانی اس کی بات پر خاموش رہی

جاتے وقت عمارہ بہت روئی

اسامہ نے اسے سمجھالیا تھا جلد ہی وہ واپس آ ئے گے

ہانی پورا مہنہ علیزے کے پاس رہی اس کا خیال رکھ رہی تھی

علیزے نے اپنی بیٹی کا نام حجاب آرشیہ رکھا تھا

اپنی بیٹی کا نام بابر نے ہی سوچا ہوا تھا بابر کی خواہش پر ہی علیزے نے اپنی بیٹی کا نام رکھا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس ایک مہنے میں ہانی نے سواے برہان کے کسی سے بات نہیں کی تھی

اسے گھر واپس آنے کا بھی کسی نے نہیں کہا تھا سب چاہتے تھے ہانی زیان سے دور رہ کر ہی کوئی بہتر فیصلہ کرلے

جنت کو اب ہانی کے بغیر عادت ہو گی تھی

روح اب اسے آرام سے سنبھال لیتی تھی

علیزے بہت خوش تھی ہانی کے آنے کی وجہ سے بابر کی طرف اس کی توجہ کم ہو گی تھی

ہانی کی باتیں سن سن کر علیزے کے چہرے پر مسکراہٹ نظر آنے لگ گی تھی

ہانی بہت خوش تھی علیزے اور حجاب کے ساتھ رہ کر تو وہ بھول ہی چکی تھی

کوئی اس کا انتظار بھی کر رہا ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

ہارون ہم کہا جا رہے ہے

روحا نے سامان پیک کرتے ہوے پوچھا

)ہارون نے روحا کو صرف سامان پیک کرنے کا کہا تھا(

ہم لاہور جا رہے ہے

تحمل سے جواب دیا گیا

لیکن کیوں

روح نے نہ سمجھی سے پوچھا

کیونکہ میں چاہتا ہو ہم وہاں رہے وہی سیٹل ہو جاے

روحا میری ماما لاہور سے تھی

ان کی خواہش تھی کہ وہاں ایک سکول ہو یہاں بچوں کو مفت تعلم ملے ہر طرح کی سہولت موجود ہو

بابا تو یہ خواب پورا کیے بنا چلے گے

آج مجھے اللہ نے اتنی ہمیت دی ہے میں اپنی ماما کا خواب پورا کر سکتا ہو

اس لیے میں نے لاہور جانے کا فیصلہ کیا ہے

لیکن وہاں رہنا ضروری تو نہیں نہ ہارون

ابھی تو میں واپس آئی ہو

مجھے موقع بھی نہیں ملا سب کے ساتھ اچھے سے وقت گزارنے کا

روحا نے کنفیوز ہوتے ہوے کہا

روحا میرا یہاں دل نہیں کرتا رہنے کا

ماما بابا کی یاد آتی ہے

ماموں نے جو کیا وہ سب یاد آجاتا ہے

میں تو اتنے زیادہ لوگوں میں رہنے کا عادی بھی نہیں ہو میں تو چاہتا تھا ہمیشہ امریکہ رہے

لیکن زیان کی وجہ سے آنا پڑا

لاہور سے اسلام آباد آنا مشکل نہیں ہے

جب چاہو آسکتی ہو

مجھے سب سے دور رہنا ہے اب

تم سوچ لو لاہور جاو گی یا امریکہ

ہارون نے پیار سے پوچھا

لاہور ہی چلتے ہے وہاں سب مجھ سے ملنے بھی آسکتے ہے

روحا نے مسکرا کر کہا

مجھے معلوم تھا میری پنک روز مجھے ضرور سمجھے گی

ہارون نے روحا کے لبوں کو چھوتے ہوئے کہا

پیچھے ہٹے سامان پیک کرنا ہے میں نے

روح نے ہارون کو دھکا مارتے ہوئے کہا

پنک روز

وہاں جا کر مجھے جلدی بیٹا چاہیے تاکہ اپنے بچوں کے نام پر ہی سکول نام رکھ سکوں

آج رات ہی اس بارے تسلی سے سوچنا ضرور

ہارون نے نہاہت سنجیدگی سے کہا

لیکن اس کی آنکھوں میں صاف شرارت نظر آرہی تھی

ہاروننننننننننننن

روحا نے کشن اٹھا کر مارا

ہارون کے قہقہے چاروں طرف گونج رہے تھے

--- -----------------------------

ہیپی برتھڈے ٹو یو

ہیپی برتھڈے ٹو یو

ہیپی برتھڈے لیٹل بے بی گرل

ہیپی برتھڈے ٹو یو

سامنے لیپ ٹاپ پر ویڈیو کال پر ہانی کو دیکھ کر سب ایک ساتھ وش کر رہے تھے

ہانی سب کو دیکھ کر رو رہی تھی

پہلی بار وہ اپنے برتھڈے پر سب سے دور تھی

اس کے برتھڈے پر روحا اور برہان جو مستاں کر کے اسے وش کرتے تھے وہ سب یاد کر کے ہانی رو رہی تھی

اے موٹی رونہ

تجھے پتہ نہ مجھے کتنا غصہ آتا ہے جب تو روتی ہے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|...

برہان نے مصنوئی غصے سے کہا

برہان کی بات پر سب مسکرا رہے تھے

دفع ہو لمبو یہ بتا گفٹ تیار ہے نہ میرا

ہانی نے چہکتے ہوئے پوچھا

شکل دیکھی ہے اپنی گفٹ دینے کے لائق نہیں ہے

تجھے تو کوئی عقل ڈونیٹ کر دے

بس ایسے کسی انسان کی تلاش میں ہو میں

برہان نے تنگ کرنے کے لیے کہا

خود تو جو تیرے پاس تھوڑی سی عقل تھی

اس چڑیل پری کے آنے سے وہ بھی ختم ہو گی

ہانی نے پری کو بھی درمیان میں گھسیٹ لیا

اے چڑیل چشمیش

دونوں اپنی لڑائی میں مجھے نہ لے کر آو

دفعہ ہو لڑو مرو دونوں

پری ناراض ہو کر چلی گی

اسے ہارون کے سامنے خود کے لیے لفظ چڑیل سن کر بے عزتی محسوس ہوئی تھی

ہارون اس نوک جوک کو بہت انجوائے کر رہا تھا

لٹل پرنسیس آپ جلدی واپس آجاو

ہارون نے مسکراتے ہوئے کہا

ہارون کی بات پر ہانی خاموش ہو گی

سب سے بات کرنے کے بعد ہانی سونے کے لیے لیٹ گی

علیزے اسامہ عمارہ نے بہت اچھے سے وش کیا تھا

ہانی بہت خوش تھی-----------------------------------

میں صبح گھر چلی جاو گی وہی جاکر برتھڈے سیلبر یٹ کرو گی

ہاے سب سے گفٹ ملے گے

ہارون بھائی نے تو پہلی بار دینا ہے پتہ نہیں کیا دے گے

خیر ہانی تو کیوں سوچ رہی ہے

جو بھی دے گے اچھا ہی دے گے

مجھے تو بس گفٹ چاہے

ہانی سب سوچتے ہوے ہی خوش ہو رہی تھی

اور سو گی

ہانی نے ابھی آنکھیں بند کی تھی اسے اپنے اوپر وزن سا محسوس ہوا

ہانی نے جب آنکھیں کھول کر دیکھا

تو حیران پریشان رہ گی

آ''''''''''

ہانی کے بولنے سے پہلے ہی اسے بے ہوش کر دیا گیا

--- -----------------------

ارے جان برہان

ناراض نہیں ہوتے

میری معصوم سی بہن کی باتوں کا برانہ مانا کرو تھوڑی جلد بازی میں کچھ بھی کہہ جاتی ہے

لیکن دل کی بری نہیں ہے

برہان نے سنجیدہ ہو کر کہا

اف برہان تم بھی نہ پاگل ہو

میں ناراض نہیں بس مجھے برالگا تھا

لیکن اب میرا موڈ بالکل ٹھیک ہے

پری نے مسکراتے ہوئے کہا

اچھاموڈ ٹھیک ہے تواپنے شوہر کو آج ایک کس تودے دویار وہ بھی میرے ہونٹوں پر

برہان نے پری کو حصار میں لیتے ہوئے کہا

شرم کر لے کچھ

پری نے ڈاپٹتے ہوے کہا

لو اس میں کیا شرم

اپنی بیوی سے ہی کہا ہے حق ہے میرا

اور اگر شرم میں ہی رہ جاتا تو دو دو بچوں کی خوشخبری نہیں ملنی تھی

برہان نے آنکھ ونک کرتے ہوے کہا

نہایت ہی بے شرم ہو گے ہو تم

پری نے غصے سے کہا

تمہارے گال اتنے لال ٹماٹر جیسے ہو رہے ہے

سمجھ نہیں آ رہی غصے سے ہو رہے یا شرمانے سے

برہان نے پری کے گالوں کو چھوتے ہوے کہا

برہان آپ

پری کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی برہان نے اپنے لب اس کے ہونٹوں پر رکھ دیے

تم نے تو کرنی نہیں تھی اس لیے میں نے خود ہی کر لی چلو سو جاو اب رات بہت ہو گی

برہان نے مسکراتے ہوے پری کا سر اپنے سینے پر رکھتے ہوے کہا

برہان کی بات پر پری نے مسکرا کر آنکھیں بند کر لی

ہانی کو جب ہوش آیا خود کو بیڈ پر لیٹے ہوے پایا

جس کی بیڈ شیٹ ریڈ کلر کی تھی ہر طرف پھول ہی پھول تھے

ہانی نے بیڈ سے اتر کر کمرے کو غور سے دیکھا اس کا حلق تک خشک ہو گیا

ہر طرف ریڈ کلر کے غبارے پھول لایٹز سب دیکھ کر ہانی حیران تھی

سامنے ہی اسے ریڈ باربی میکسی ہینگ کی ہوئی نظر آئی

جس کا اگلا اور پچھلا گلا کافی ڈیپ تھا

اس پر لکھے الفاظ پڑھ کر ہانی کی زبان ہی تالو سے چپک گی

)اگر یہ میکسی نہیں پہنو گی انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی(

ہانی نے الفاظ پر جب غور کیا کپڑے لے کر ڈراسینگ روم چلی گی

ہانی جب تیار ہو کر باہر آئی اپنے سامنے زیان کو دیکھ کر حیران رہ گی

ہانی کو دیکھ کر زیان خود بھی مبہوت رہ گیا

ہانی اپنی جگہ خاموشی سے کھڑی رہی

ہیپی برتھڈے حنین

زیان نے ہانی کو چشما پہناتے ہوے کہا جس کا فریم ریڈ کلر کا تھا

اس چشمے کے بغیر اچھی نہیں لگتی تم

زیان نے مسکرا کر کہا

ہانی خاموش رہی

چلو آو کیک کاٹتے ہے

زیان نے ہانی کا ہاتھ پکڑ کر کیک کے پاس لاتے ہوے کہا

ہارٹ شیپ ریڈ کیک ہانی کو بہت پسند آیا

ہانی نے بنا کسی آواز کے کیک کاٹا اور خاموشی سے وہی بیٹھ گی

زیان نے کیک کا پیس ہانی کے سامنے کیا

وہ تو پریشان ہی ہو گی

زیان ایسے ری ایکٹ کر رہا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو

ہانی نے آرام سے کیک کھا لیا

لیکن زیان کو نہ کھلایا

زیان نے ہانی کے ہونٹوں کے ارد گرد کیک لگا دیا

ہانی بالکل خاموش کھڑی تھی

اس کی خاموشی زیان کو بالکل پسند نہ آئی

زیان نے ہانی کی پچھلی گردن کو ہاتھوں کی گرفت میں لے کر اپنے ہونٹ اس کے لبوں پر رکھ دیے ہانی تو زیان کے لمس سے ہی تڑپ گی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

زیان ہانی کے وجود کی خوشبو سے پاگل ہو رہا تھا

اس کی قربت زیان شاہ کو مدہوش کر رہی تھی

زیان ہانی کے گداز لبوں کو آزادی دے کر گردن سے نیچے گہرائیوں تک آگیا

ہانی نے زیان کی شرٹ کو زور سے کھینچا

اچانک زیان ہوش میں آیا اور پیچھے ہو گیا

ہانی اپنی حالت کو سنبھال رہی تھی اتھل پتھل ہوتی سانسوں کو کنڑول کر رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com

جب اچانک زیان نے پھر اس کے ہونٹوں پر حملہ کر دیا اب زیان کے لمس میں شدت تھی جنون تھا تڑپ تھی

زیان کے لمس میں اتنی شدت تھی ہانی کے ہونٹوں سے خون نکل آیا

اپنے منہ میں خون کا ذائقہ محسوس کر کے زیان نے ہانی کو زور سے دھکا دیا

ہانی بیڈ پر گر گی

ہانی کو سنبھلنے کا موقع دیے بنا ہی زیان اس پر جھک گیا

اور اس کے ایک ایک نقش پر اپنا لمس چھوڑتا گیا

ہانی کی آنکھوں میں آنسو آ گے

بس اتنی ہی برداشت ہے تم میں چشمیش

ابھی تو تم نے میری شدت تڑپ جنون کو برداشت کرنا ہے

زرا ہمیت پیدا کر و سب برداشت کرنے کی

زیان نے ہانی کے آنسو صاف کرتے ہوے کہا

ہانی بالکل خاموش تھی کچھ نہ بولی

کیسی بیوی ہو تم جس نے آج تک اپنے شوہر ہو سمجھنے کی کوشش نہیں کی

لڑکی تو سامنے والے کو دیکھ کر سمجھ جاتی ہے کہ اس کی نیت کیسی ہے

ایک تم ہو جو اپنے شوہر کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت نہ دیکھ سکی

وہ شوہر جس نے آج تک تمہں ہاتھ بھی نہیں لگایا پھر بھی اسے تم نفس کا کمزور انسان سمجھتی رہی

میاں بیوی تو ایک دوسرے کا لباس ہوتے ہے لیکن تم نے ہم دونوں کے رشتے کو ہی بے لباس کر دیا سب کے سامنے

زیان نے غصے سے چلاتے ہوئے کہا

میں نے برہان کے علاوہ کسی سے کچھ نہیں کہا تھا

ہارون بھائی کی ضد پر میں نے سب بتایا تھا

زیان

ہانی نے زیان کے ہاتھ کو پکڑتے ہوئے کہا

ہاتھ مت لگاو

مجھے نفرت ہے تم سے صرف نفرت

ایک وقت تھا جب تمہاری قربت مجھے سکون دیتی تھی آج تمہاری قربت سے مجھے نفرت ہو رہی ہے

صرف نفرت

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہانی میں محبت کرنے لگا تھا تم سے

دن رات سوچتا تھا کیسے معافی مانگوں گا تم سے

لیکن تم بے حس لڑکی نکلی

جسے زرا میرا احساس نہ ہوا

میں کچھ بول نہیں سکتا تھا کوئی حرکت نہیں کر سکتا تھا

لیکن میں محسوس سب کر سکتا تھا سب سن سکتا تھا

تم ایک دن بھی نہ آئی مجھ سے ملنے

میں روز تڑپتا تھا دعا کرتا تھا تم بس ایک بار مجھے ملنے آجاو لیکن تم نہ آئی

اس دن سے نفرت ہو گی ہے تم سے صرف نفرت

زیان نے غصے نفرت سے کہا

ہانی تو دنگ رہ گی زیان کے آظہار محبت پر

کیا وہ اتنی انجان بن گی تھی یا انجان بنے کا ڈرامہ کر رہی تھی

ہانی کو خود کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا

میں نے تمھارے ساتھ جو کیا سب میرا غصہ تھا

تم میری بیوی ہونے کے باوجود بھی میں نے تمھں اس رات ہاتھ تک نہ لگایا

تمھارے ماں باپ کو کال پر اس لیے دھمکایا تھا تاکہ تمیں کہیں اور رخصیت نہ کردے

اگر میں انھیں نہ دھمکاتا تم فوراا نھیں سب بتادیتی اور وہ تمیں جلد مجھ سے دور کر دیتے

میرے کہنے پر انہوں نے برا سلوک کیا تم سے

مجھے پتہ تھا ان کے برے سلوک سے ہی تم مجھ سے شادی پر رضامند ہو گی اگر پیار سے

وہ یا میں کہتا تم کبھی راضی نہ ہوتی

زیان کی سب باتیں سن کر ہانی کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے کیا کہے

ہانی تمیں آج ایک راز بتانا چاہتا ہو

جو میں نے ہمیشہ سے سوچا تھا صرف اپنی بیوی کو بتاوگا

اسے ہی بتاوگا آخر مجھے کیوں نفرت ہے لڑکیوں سے اور میرا ماضی کیا ہے

میرا ماضی کوئی نہیں جانتا

ہارون اسامہ بھی نہیں

زیان نے ہانی کو باہوں میں اٹھایا اور بیڈ پر بٹھاتے ہوئے کہا ہانی تمہارے کندھے پر سر رکھ لو

آج میں رونا چاہتا ہو

زیان نے اجازت مانگی

زیان کی بات پر ہانی تڑپ ہی گی

اور اس کے گلے لگ گی

زیان نے ہانی کو لٹایا اور خود اس کے سینے پر سر رکھ کر لیٹ گیا

ہانی کا ہاتھ زیان کے بالوں میں تھا جس کی وجہ سے زیان کو بہت سکون مل رہا تھا

سکون کی وجہ سے زیان نے آنکھیں موند لی

ماضی

زیان ایک غریب گھر سے تعلق رکھتا تھا

زیان کے والد غریب انسان تھے

زیان 5 سال تھا جب اس کے والد ایک ایکسیڈنٹ میں وفات پا گے

زیان سے بڑی ایک بہن تھی جس کا نام نجمہ تھا جس کی عمر تقریباً چودہ سال سے زیادہ تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زیان کی والدہ نے بہت مشکل سے ان کی پرورش کی

لوگوں کے گھروں میں کام کر کے

گڑیا باجی کہا ہے آپ

دس سالہ زیان نے گھر میں داخل ہوتے اپنی بہن کو آواز لگائی

لیکن سامنے کا منظر دیکھ کر زیان پریشان ہو گیا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا

باجی یہ انکل کون ہے

آپ ان کے ساتھ کیا کر رہی ہے

پہلے تو میں نے انھیں کبھی نہیں دیکھا یہاں

زیان نے کمرے میں جاتے ہی ایک ہی سانس میں سب سوال پوچھ لیے

نجمہ جو اپنے کام میں مصروف تھی زیان کو سامنے دیکھ کر پریشان ہو گی

تم یہاں کیا کر رہے ہو جاو یہاں سے

نجمہ نے زیان کو ڈانٹتے ہوے کہا

نہیں جاو گا جب تک آپ مجھے بتاے گی نہیں یہ انکل کون ہے

زیان نے سامنے بیٹھے 22 سالہ نوجوان کو دیکھ کر پوچھا جو گندی غلیظ نگاہوں سے نجمہ کو دیکھ رہا تھا

اس کا دیکھنا زیان کو بالکل پسند نہ آیا

)بھائی چھوٹے ہو یا بڑے وہ بہنوں کے محافظ ہوتے ہے(

زیان نے گلاس اٹھا کر اس نوجوان کو مارا

اسے اتنا غصہ آیا اس نے زیان کو ریسوں سے باندھ دیا

اور زیان کے سامنے ہی اس کی بہن کے ذریعے اپنی ہوس پوری کرتا رہا

اس معصوم بچے کے سامنے ان دونوں کو شرم نہ آئی اس کے ننھے دماغ پر کیا اثر پڑے گا

نجمہ بھی بھول چکی تھی اس کے سامنے اس کا بھائی ہے وہ بھی خوشی سے اپنا آپ اس غلیظ انسان کے سامنے پیش کر رہی تھی

زیان کا ڈر اس لیے نہیں تھا کیوں کہ وہ سمجھی تھی یہ ابھی بچہ ہے کچھ سمجھ نہیں سکے گا

لیکن وہ چھوٹا بچہ سب سمجھ گیا تھا وہ سب چھوٹی عمر میں ہی اس کے دماغ میں قید ہو گیا تھا

دکھ تو اسے اس بات کا تھا کہ اس کی بہن سب خود اپنی مرضی سے کر رہی ہے

)لڑکے لڑکیوں کی نسبت جلدی ہی میچور ہو جاتے ہے جس عمر میں لڑکیاں ابھی بچپن سے باہر نہیں آتی وہی بہت سے لڑکے بچپن میں ہی میچورٹی کا لباس اوڑھ لیتے ہے وجہ ہوتی ہے صرف حالات(

زیان نے اپنی امی کو کچھ نہ بتایا

اور نجمہ کا وہی حال ہوا جو بے حیا لڑکیوں کے ساتھ ہوتا ہے جو اپنے ماں باپ کی عزت کا خیال نہیں کرتی اپنا آپ شوق سے دوسروں کے سامنے پیش کر دیتی ہے

نجمہ کا محبوب اس کی بے حیائی ساری دنیا والوں کے سامنے لے آیا

بدنامی کی وجہ سے نجمہ نے خودکشی کر لی

اور اس کی خودکشی کی وجہ سے لوگ زیان کی ماں کو باتیں سناتے تھے

اس کی ماں یہ صدمہ برداشت نہ کر سکی اور ہارٹ اٹیک سے ان کی وفات ہو گی

زیان اکیلا رہ گیا

عمارہ تب دو سال کی تھی زیان کے اگے پیچھے کوئی رشتے دار نہ تھا

اپنی بہن کے لیے زیان نے مزدوری شروع کر دی

جس عمر میں بچے اپنا بچپن انجوائے کر رہے تھے اس عمر میں زیان مزدوری کر رہا تھا

اچانک زیان کی خالہ آ گی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جو کہ زیان کی امی کی کزن تھی اس کی کوئی اولاد نہ تھی شوہر کا انتقال ہو چکا تھا وہ زیان گڑیا کو اپنے ساتھ لے گی

وہ بہت امیر تھی زیان کا سکول میں ایڈمیشن کروایا یہاں اسے اسامہ اور ہارون ملے تھے (ہارون امریکہ جانے کی وجہ سے جلد ہی دور ہو گیا تھا زیان اسامہ سے لیکن ان کی دوستی میں کمی نہیں آئی تھی)

زیان نے دن رات ایک کر دیا ہر وقت صرف پڑھائی کرتا وہ کم عمر میں ہی سنجیدہ ہو گیا

(ایسے بہت سے لوگ دیکھنے کو ملتے ہے جو ہمیں بالکل خاموش سے سنجیدہ سے غصے والے نظر آتے ہے ایسے لوگوں سے نفرت کرنے کی بجائے انھیں سمجھنا چاہے کیونکہ ایسے لوگ کسی برے حادثے کا شکار ہوتے ہے)

زیان کی خالہ نے ساری جائیداد گڑیا اور زیان کے نام کر دی وہ ان دونوں سے بہت پیار کرتی تھی اور جلد ہی وفات پا گی

زیان نے پولیس لائن جوائن کی

ڈی ایس پی کی پوسٹ ملتے ہی وہ بہت خوش ہوا

اس نے سب سے پہلے اپنی بہن کے گنہگار کو سزا دلوائی اور پھر آہستہ آہستہ زیان کے

دل دماغ میں لڑکیوں کے لیے نفرت بڑھتی گی

کیونکہ اس کا شعبہ ایسا تھا یہاں وہ آے دن لڑکیوں کے ہی کیس ہینڈل کرتا تھا

اسے ہر لڑکی اپنی ہی بہن جیسی قصوروار لگتی تھی

اس میں زیان کا کوئی قصور نہ تھا

(کم عمری میں ہم جو دیکھے گے سنے گے وہی سب ہمارے دل دماغ میں قید ہو جاتا ہے

اور اسی کے مطابق ہماری سوچ بن جاتی ہے)

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زیان اور ہانی پھوٹ پھوٹ کر رو رہے تھے

ہانی کو بہت دکھ ہو رہا تھا زیان کا ماضی ایسا ہو سکتا اس نے سوچا بھی نہ تھا

بس زیان رونا بند کرے اب اور نہیں بس

ہانی نے زیان کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

تم میری زندگی میں آئی مجھے احساس ہوا سب ایک جیسی نہیں ہو سکتی

کیونکہ تم بہت معصوم ہو تم تو اپنے گھر والوں کے لاڈ پیار میں رہی ہو تمیں کیا معلوم باہر کی دنیا کیسی ہے

میں مانتا ہو شروع میں نے تمیں غلط سمجھا

کیونکہ تب تم میرے پاس میرے ساتھ نہیں تھی

لیکن جب تم میرے ساتھ میرے پاس تھی مجھے احساس ہو گیا تھا تم کیسی ہو

ہانی اس لیے تو محبت کرنے لگ گیا تھا

لیکن تم

تم ایک بے حس لڑکی ہو تم سے محبت کرنا محبت کی ہی توہین ہے تم نہیں سمجھ سکتی یہ سب

نفرت ہے مجھے صرف نفرت

زیان نے ہانی کے بازو کو دبوچتے ہوئے کہا

زیان میں

بسسس

تمہیں تمہارا بر تھڈے گفٹ تو دیا نہیں میں نے زیان نے گلدان کو آئینے میں مارتے

ہوئے کہا

ہانی نے زور سے چیخ ماری

اور سامنے کا منظر دیکھ کر حیران رہ گی

زیان کانچ کا ٹکڑا اپنے دل کی جلد پر گھوما رہا تھا

زیان کیا کر رہے ہے چھوڑے اسے

ہانی نے روتے ہوئے کہا

زیان نے ہانی کی بات نہ سنی

اور کانچ سے دل پر H لکھ دیا

اس کی جلد سے خون نکل رہا تھا کافی سارا خون بہہ گیا تھا ہانی رو کتی رہی لیکن زیان کا ہاتھ

نہ روکا

مکمل اچھے طریقے سے H لکھ کر ہی وہ نیچے بیٹھ گیا

مت سمجھنا یہ کہ تمہاری محبت میں کیا یہ سب

صرف نفرت میں

میں نے تمہارے نام کا لفظ اپنے جسم پر لکھا ہے تاکہ مجھے یہ ہی یاد رہے تم صرف میری نفرت ہو صرف نفرت

زیان نے غصے نفرت سے چلاتے ہوئے کہا

اور ہانی کی طرف دیکھے بنا وہاں سے چلا گیا

ہانی اسے پکارتی رہی لیکن اس نے ایک نہ سنی

السلام و علیکم پری کیسی ہو۔۔

روحا نے پری کو فون پر مخاطب کیا۔۔

و علیکم السلام جانی

میں ٹھیک تم سناو جنت ہارون کیسے ہے۔۔۔

پری روحا کی کال دیکھ کر خوش ہو گی تھی۔۔

سب ٹھیک ہے یار تم بتاو کب میرے بھتجا بھتیجی آی رہی ہے۔۔

)روحانے جب سے سنا تھا وہ پھپھو بنے والی ہے تب سے بے تابی سے پری کے بچوں کا انتظار کر رہی تھی۔(

آجاے گے۔

یار اگر مجھے کچھ ہو گیا تو تم برہان کی شادی۔۔۔۔

بکواس بند کرو پری کتنی دفعہ کہو تمھیں کچھ نہیں ہو گا۔۔روحانے بات کاٹتے ہوے غصہ کہا۔

اگر آج کے بعد تم نے ایسا کچھ کہا میں نے دوستی ختم کر دینی ہے۔

روحانے روتے ہوے کہا۔۔۔۔

ارے میں مذاق کر رہی تھی۔

www.neweramagazine.com

جیسے ہی پری کو محسوس ہوا روحا کا رونا تبھی بات کو ٹالتے ہوئے کہا۔

۔اچھا چھوڑ میں بکواس کرتی ہو یہ بتا تم کب مجھے دوبارہ مامی+خالہ بنا رہی ہو۔۔

پری نے روحا کا دھیان دوسری طرف کرنا چاہا جس میں وہ کامیاب بھی ہوئی۔۔

کچھ شرم ہی کر لو

روحا نے مصنوعی غصے سے کہا

۔ہاہاہا شرم میرے پاس سے گزار کے گی تھی یار کہتی ہم نے تمھارے پاس نہیں آنا اب مجھ معصوم کا کوئی قصور نہیں۔۔۔

چل بتا نہ اب جانی۔۔

پری نے بے شرمی سے پھر پوچھا۔۔۔

ایسا نہیں ہو سکتا پری وہ۔۔۔

روحا کو سمجھ نہ آئی وہ کیا کہے۔۔

ایک منٹ تو یہ تو نہیں کہہ رہی تمھارے اور ہارون کے درمیان ابھی کچھ ٹھیک نہیں

ہوا۔۔۔

پری نے اچانک بولتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہمممم"

کیا ہم شرم کرو کچھ روحا تم ایسی تو نہ تھی کس بات کا ڈر ہے تمھیں یہ بتاو۔

تمھیں پتہ مجھے سن کر دکھ ہو رہا ہے تم ایسا کیوں کر رہی ہو۔۔

پری نے غصہ سے چلاتے ہوئے کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پری تم غصہ کر رہی ہو

۔روحا نے روٹھے پن سے پوچھا۔۔۔

نہیں جانی پیار کر رہی میں

اتنا غصہ آرہا دل کر کر رہا ایک تھپڑ لگاو۔۔

پری نے ڈانٹتے ہوئے کہا۔۔۔

پری مجھے خود سمجھ نہیں آرہا ہارون کی محبت دیکھ کر مجھے یقین ہے

لیکن میرا دل۔۔

روحا نے کنفیوژ ہوتے کہا۔۔۔

کیا دل تمھارا مجھے بتاو روحا ایک بیٹی کی ماں بن گی ابھی تک ہارون کی محبت محسوس نہ کر سکی۔۔

ہر دفعہ تم ایسا کرتی ہو ان کی جگہ اور مرد ہوتا تو دوسری لڑکیوں میں متوجہ ہوتا لیکن وہ صرف تمھیں چاہتا ہے۔۔

تمھیں عقل نہیں ہے کیا جو ایسے کام کرتی ہو بتاؤ اب میں تمھیں کھولے الفاظ میں سب کہو۔۔۔

تم یہ دیکھو اس دنیا میں تمھارے سوا ان کا کوی نہیں ہے۔ تمھارے پاس تو پھر ماما بابا برہان ہانی سارے رشتے تھے وہ اکیلے رہے ساری زندگی وہ محبت کے لیے ترسا ہے بجاے تم محبت دو ان کو

تم تو پاس ہی نہیں جاتی۔

کیوں ناشکری ہو رہی ہو اتنی محبت عزت خیال کرنے والا شوہر ملا ہے اور تم۔۔

پری نے آج روحا کو کھری سنائی۔

''میں نہ شکری نہیں پری بس وہ۔۔۔

روحا کے دل کو بات لگی تھی تبھی ممنانا کر کہا۔۔

چپ باکل چپ روحا مجھے یہ امید نہیں تھی اتنا خوبصورت مرد ملا تمہیں اگر مجھے برہان سے محبت نہ ہوتی میں ہارون سے شادی کرتی۔۔

پری نے واقعی روحا کو تنگ کرتے کہا۔۔۔

شرم کرلو پری کچھ میرے اتنے معصوم بھای کو چھوڑ کر تم نے ہارون پر نظر رکھی ہے

۔۔

روحا نے حیران ہوتے پوچھا۔۔۔

ہاں تو تمہیں قدر نہیں ہو گی تو میں ایسا ہی کہو گی۔۔

نہ کرو روحا ایسا ہارون کو محبت دو معاف کر دو اسے یار اگر اللہ نے تمہیں اتنا پیارا شوہر دیا ہے تو سنبھال لو ہارون کو ایسا نہ ہو ہارون کا دل تمہاری طرف نہ آے

۔پری نے سمجھداری سے روحا کو سمجھایا۔۔۔

میں کیا کرو ایسا پری میں بھی اب چاہتی ہو میں اپنی شادی شدہ زندگی میں خوش رہو۔۔۔

کیییییییا""""

پری نے چیخ کر کہا۔ کیا کرو پاگل لڑکی یہ اتنی خوبصورتی لے کر بیٹھی ہو۔اس کا استعمال کرو تیار ہو میک اپ کرو اچھا ساڈریس پہنو۔۔

خوش رہا کرو آج ہی ہارون کو دل سے معاف کرو اور سب ٹھیک کرو تم میری دوست ہو تم غلط ہو روحا تبھی تمہیں سمجھا رہی ہو۔۔

واہ پری میری ٹھرکی پری بھی سمجھدار ہو گی۔۔۔

روحا نے خوش ہوتے پری کو کہا۔۔۔

ہاں تمہیں قدر نہیں ہے میری اچھا روحا اب تم اچھے سے تیار ہو آج ہارون کو بے ہوش کر دو۔۔۔😱

پری نے ہنستے ہوئے پھر بے شرمی سے کہا۔۔۔

پتہ نہیں تم میرے معصوم بھای کو کیسے مل گی تم نے پی ایچ ڈی کی ہے بے شرمی میں لعنتی عورت۔۔

روحا تو پری کی بات سن کر حیران ہو گی تھی۔ تبھی ہستے ہوے کہا۔۔۔

)برہان اور معصوم کتنی غلط فہمی ہے ان دونوں بہنوں کو اف برہان معصوم ہو ہی نہ

جاے بے شرم.(

بس کر دے بہن تمھارا بھای معصوم ہو ہی نہ جاے۔۔

پری نے اپنے سرخ گلنار چہرے سے کہا جو برہان کے ذکر پر سرخ ہو گیا تھا۔۔

پری تم۔۔۔۔

اچھا بس فارغ عورت اپنا کام کرو۔۔ مجھے بھی کام ہے میرا معصوم شوہر آنے والا ہے۔۔

پری نے پھر روحا کی بات کاٹتے ہوے کہا۔۔

اور فون کاٹ دیا۔۔۔

ہاہاہا شرماگی میری ٹھرکی بھابھی۔۔

روحا نے ہستے ہوے کہا۔۔۔

چھوٹی باہر کوئ ملنے آیا ہے آپ کو۔ گل خان نے کمرے میں داخل ہوتے جنت کو گود

میں لیے روحا کو اطلاع دی۔۔

اچھا میں مل لیتی ہو۔آپ مجھے بتادے ہارون کب تک آے گے گھر۔۔

روحا نے شرماتے ہوے پوچھا۔۔۔

ہارون سر آجاے گے جب بھی آپ کال کرلے انہیں۔

یہ کہتے ہی گل خان نے باہر کی طرف ڈور لگادی۔

ہاہاہا ہارون بھی نہ سب کو پتہ چل گیا ہے یہ مجھ سے کتنی محبت کرتے ہے۔۔

روحا نے بجاے غصہ کرنے کے اپنے سر پر ہاتھ مارتے ہوے ہنس کر سوچا۔۔

)ہارون کا زور کا معمول تھا جب بھی روحا کال کرتی ہارون سارے کام چھوڑ کر اپنی

میٹنگ تک چھوڑ کر واپس گھر آجاتا تھا.(

السلام وعلیکم ممانی۔

روحانے ہال میں انٹر ہوتے سامنے ساجدہ کو اسلام کیا۔۔

روحا حیران تھی آج ساجدہ اور کرن کو دیکھ کر پر ہمت کر کے صوفے پر بیٹھ گی۔۔

(ان کچھ عرصے میں روحانے اگر معاف نہیں کیا تھا وہ تھی ساجدہ اور ہارون۔

روحا ہارون آج تک ایک دوست بن کر رہ رہے تھے۔ہارون نے وعدہ کیا تھا جب تک

وہ اسے معاف نہیں کرے گی تب تک ہارون روحا کے قریب نہیں آے گا۔۔)

تم کیسی ہو کرن۔روحانے پریشان ہو کر کرن سے پوچھا جو مسلسل روحا کو گھورنے میں

مصروف تھی۔۔

جو لڑکی میک اپ میں ہر وقت رہتی تھی آج ویران چہرہ لیے آنکھوں کے گرد حلقے

اجڑی حالت میں روحا کے سامنے تھی کرن نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔

روحا بیٹا ہم دونوں کو معاف کر دو۔میں جانتی ہو معافی کے قابل تو نہیں لیکن اگر ہو

سکے ہمیں معاف کر دو۔ساجدہ نے اچانک ہاتھ جوڑتے ہوے معافی مانگی۔۔کس بات

کی معافی ممانی میں کیسی بات کو لے کر پریشان نہیں میرے اللہ نے مجھے اتنا پیارا شوہر

اور بیٹی دی ہے میں شکر ادا کرتی ہو آپ معافی نہ مانگے۔۔

روحا نے ساجدہ کے ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

لیکن مجھے معافی چاہیے اگر اس دن میں تمہیں سب نہ بتاتی تو آج تم دونوں اپنی ازواجی زندگی اچھے سے گزار رہے ہوتے۔

)میں حسد کرنے لگی تھی نسرین سے پہلے اتنے خوبصورت مرد امیر اکبر شوہر سے شادی ہو گی وہ بھی پسند سے پھر اتنے اچھے ساس سسر نند جیسی بہن ملی نسرین کو۔

میں نے بہت کوشش کی تھی نسرین کو تنزیلہ کے خلاف کر سکو لیکن کامیاب نہ ہو سکی

۔۔

پھر مجھے اس ڈیل کا پتہ چلا اور یہ بھی وہ سارے پیسے تمہارے نام بھی لگنے ہے۔۔

اکبر اور میں نے پلان بنایا ہم مہران کو ڈرا دکھا کر وہ ڈیل والے پیسے حاصل کر لیے گے

۔۔

پر افسوس مہران کی موت ہو گی۔ شاید اس کی قسمت میں ایسا ہی لکھا تھا۔۔

تمھاری پیدائش پر میں نے جان بوجھ کر نسرین کو تمھارے خلاف کیا اور کامیاب بھی رہی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بلکہ سب نے تمھں منحوس کہنا شروع کر دیا۔۔

وجہ مجھے وہ رقم چاہے تھی۔ لیکن میں بھول گی تھی اللہ کی لاٹی بے آواز ہوتی ہے مجھے اکبر اور کرن کو دنیا ہی میں سزا مل گی۔۔.)

ساجدہ نے آج اپنے گناہ کا اعتراف روتے ہوے کیا۔۔

جس دن مجھے پتہ چلا تم وہ لڑکی ہو جو ہارون کی بیوی ہے تبھی تم دونوں کا رشتہ خراب کرنے کی کوشش میں تمیھں سب بتا دیا۔۔۔

لیکن بیٹا ہارون کا کوی قصور نہیں ہے تم اس کا عشق ہو وہ سب باتیں بھلا کر اس نے شادی کی ہے تم معاف کر دو بیٹا اسے وہ میرے بچے نے پوری زندگی محبت کے لیے ترس کر گزاری ہے تم اسے وہ محبت دے سکتی ہو روحا۔۔

اور مجھے معاف کر۔۔۔ارے آنٹی کیوں مجھے گناہگار بنا رہی ہے اللہ کے سامنے۔۔

ساجدہ نے روتے ہوے پھر روحا کے پاؤ ں پکڑ کر معافی مانگنی چاہی جب روحا نے ہاتھ پکڑ لیے۔۔۔

ارے میری بچی ہیمں معافی مانگنی چاہے دیکھو کرن کو اس کو بھی سزا ملی تمھارا دل دکھا

کر۔۔

کچھ ماہ پہلے میں کرن کی شادی ایک امیر اکبر لڑکے سے کروادی۔۔

ہائے میری بچی کی قیسمت رخصتی کے وقت اس کا شوہر ایک کار حادثہ میں فوت ہو گیا

۔۔

اس کے بعد میری بچی کو سب نے سبز قدم۔ منحوس بدبخت جیسے دقیانوسی الفاظ سے پکار نا شروع کر دیا۔۔

کرن سے یہ سب برداشت نہیں ہوا تو دو دفعہ خود کشی کرنے کی کوشش کی۔

اور زندگی سے تنگ آکر اپنا ذہنی توازن کھو بیھٹی ہے۔۔۔ تبھی تمیھں گھور رہی ہے۔

ساجدہ نے روتے ہوے کرن پر ہوے ظلم کی داستان سنائ۔۔

مجھے آج یقین ہوا مکافات عمل بھی ہوتا ہے۔

آج احساس ہوا۔ تم جب ایسے الفاظ سنتی تھی کیا گزرتی تھی۔۔

مجھے معاف کر دو روحا۔۔

روحا جو خود اتنا سب سن کر رو رہی تھی۔

جب بولی ممانی میں نے ہمیشہ اپنے اللہ کے سامنے معافی مانگی ہے کبھی کسی کو بددعا نہیں دی۔۔

روحا نے ساجدہ کے ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ سمجھی تھی ک کہی ساجدہ یہ نہ سمجھے اس کی بددعا سے سب کچھ ہوا۔۔

نہیں بیٹا تم۔۔۔

تم پنک روز ہو ہارون کی پنک روز۔ تم تو خوبصورت ہو اور میں بدصورت تم منحوس نہیں منحوس میں ہو۔

ہارون نے کہا تھا وہ میرا قتل کر دے گا تم کہو مجھ قتل کر دے میں نے نہیں رہنا زندہ اپنے شوہر اور اللہ کے پاس جاؤ گی جہاں سکون ہو گا۔۔۔

یہ دنیا بہت بری ہے سب برے ہے اچھے نہیں یہاں سب مجھے منحوس بولتے ہے۔۔

اس سے پہلے ساجدہ کچھ کہتی جب اچانک کرن نے اٹھ کر روحا کے قریب بیٹھ کر روتے ہوئے اپنے دل کی بات کی۔۔

نہیں تم بہت پیاری ہو دیکھنا سہی ہو جاؤ گی تم اور تمھارا شہزدہ بھی آے گا کرن۔

روحا نے روتے ہوے کرن کے آنسو صاف کیے۔۔

تم سچ کہہ رہی ہو پنک روز کرن یکدم روحا کے گلے لگتے ہوے خوش ہوتے پوچھا۔۔

ہاں میری جان۔

روحا میری بیٹی کو معاف۔

۔ممانی اگر میرے معاف کرنے سے آپ اور کرن کو سکون ملتا ہے میں آپ دونوں کو معاف کیا۔۔

روحا سے جب برداشت نہیں ہوا کرن کی ایسی حالت دیکھ کر تبھی روتے ہوے کہہ کر کمرے میں بھاگ گی۔۔پاکستان آکر روحا نے سب سے معافی مانگی تھی۔

کیونکہ وہ جانتی تھی۔امریکہ جا کر اس نے سب کا دل دکھایا تھا۔۔۔

سب نے روحا کی مجبوری سمجھ کر معاف کر دیا تھا۔۔

برہان روحا ہانی مہر صاحب تنزیلہ بیگم سب ایک دوسرے کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو رہے تھے۔

جو ایک دوسرے سے دور ہو گے تھے۔۔

ہارون خان آج بھی روحا کی معافی کا طلب گار تھا۔(روحا نے معاف تو تب ہی کر دیا تھا جس دن اللہ کی رحمت روحا کے ہاتھوں میں ای تھی۔

لیکن ہارون روحا کے منہ سے سننا چاہتا تھا۔.)

ہارون جب رات کو گھر واپس آیا تھا کافی سناٹا محسوس ہوا۔ تبھی حیرانی سے اوپر کمرے کی طرف بھاگا۔۔

ارے بابا کی جان جاگ رہی ہے ماما کدھر ہے آپ کی۔

ہارون نے اندر داخل ہوتے سامنے بیڈ پر لیٹی جنت کی طرف گیا جو کھلونوں کے ساتھ کھیلنے میں مگن تھی۔۔

پنک روز۔پنک روز کہاں ہو یار پتہ بھی ہے تمہیں نہ دیکھ لو تب تک میں بے چین رہتا ہو۔

ہارون نے جنت کو گود میں اٹھے پورے کمرے کی چاروں طرف دیکھ کر روحا کو آوازیں لگائی۔

تمھاری ماما بہت بری ہے مجھ سے محبت نہیں کرتی۔ہارون نے جنت کو کس کرتے ہوئے شکایت لگائی۔(جیسے وہ ننھی سی جان سن رہی ہو)۔

کیا میں بری ہو آپ کیا ہے ہارون روحا نے اچانک آتے ہوئے ہارون کے ہاتھوں سے جنت کو لیتے ہوئے پوچھا جو ہارون کی گود میں سو گی تھی۔۔

ہائے میں بے شرم

میری پیاری پنک روز۔ہارون نے روحا کی کمر میں ہاتھ ڈال کر بے حد قریب کرتے ہوئے کہا۔۔

ہارون چلے کھانا کھاتے ہے۔روحا نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

ہاں چلو پھر میں نے اپنا کام کرنا بھی تو ہے جانِ ہارون۔

ہارون نے شرافت سے روحا کو چھوڑتے ہوئے کہا۔

کیسے کرو گی میں ہارون ویسے ہی اتنا فدا ہے پتہ نہیں کیا کرے گے۔۔

روحا کھانے پر کم توجہ دے یہی سوچ رہی تھی جب ہارون نے روحا کو مخاطب کیا۔۔

پنک روز کیا ہوا ہے خاموش ہو میری جان۔ہارون نے روحا کے ہاتھ پکڑتے ہوئے پوچھا۔۔

ہاں بس وہ طبیعت نہیں سہی لگ رہی۔

روحانے اپنے ماتھے سے پسینہ صاف کرتے نظریں چراتے ہوئے کہا۔۔

تم ڈاکٹر۔۔میں کمرے میں جارہی ہو۔

روحانے ہاتھ نکال کر بناسنے کمرے میں چلی گی۔۔

کیا ہوا ہے پنک روز کو میں نے تو اب کچھ نہیں کیا لگتا ہے۔ہانی لوگوں کو یاد کررہی ہے

--

ہارون نے خود ی یہ سب سوچا۔

پری میری بات سن میرا دل گھبرا رہا ہے مجھ سے ایسا نہیں ہوگا۔

روحا نے کمرے میں آتے فوراً پری کو کال ملاتے ہوئے کہا۔۔

چل ایک تمھارا دل گھبراتا بہت ہے جان کچھ نہیں ہوتا بس ہارون کے پاس جانا ہے آگے کا کام صرف ہارون کا چلو شاباش تیار ہو جاؤ۔

پری نے اپنی کہہ کر فون کاٹ دیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ ہے ہی بغیرت لڑکی زرا جو میرا احساس کر لے۔

روحا نے پری کو دل میں کوسا۔۔

چل روحا بس بات ہی کرنی ہے ہارون کون سا کھا جائے گے۔۔

روحا نے دل میں حوصلہ دیتے واش روم چلی گی۔

سلور لہنگے سلور چولی فرنٹ گلا ڈیپ بیک لیس بالوں کو کھلا چھوڑے ہلکے میک اپ ریڈ لپسٹک لگائے روحا آج ہارون خان کے لیے دل سے تیار ہوی تھی۔۔۔(ہارون یہ کیا

کس کی شادی کے لیے لے کر آے ہے لنہگا۔روحانے پریشان ہوتے سلور کلر کا بے

حد خوبصورت لنہگا دیکھ کر پوچھا۔۔

تمھیں کیسا لگا پنک روز۔ہارون نے روحا کے چہرے پر نظر رکھتے ہوے پوچھا۔۔

بے خوبصورت ہے پر میں کس کی شادی میں پہنو گی۔

اب تو برہان کی بھی شادی ہو گی۔

روحانے کیوٹ سے چہرے کے زاویے بناتے ہوے کہا۔۔

ہاے میری پنک روز یہ تمھارے لیے ہے جس دن مجھے معاف کرو گی اسی دن پہننا میں

سمجھ جاؤ گا۔تم نے معاف کر دیا۔۔

ہارون نے روحا کے گال کیھچتے ہوے کہا۔۔)

پریشان سی روحا اب تیار کھڑی سوچ رہی تھی ہارون کو کیسے کمرے میں بلاۓ۔

جب کمرے کا دروازہ کھلا گیا۔۔۔

یہ پنک روز کو آج کیا ہوا لگتا ہے میری کسی بات کا برا مان لیا ہو۔

ہارون نے پریشان ہوتے لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے سوچا۔۔

پنک روز کہاں ہو اور یہ کمرے میں اندھیرہ کیوں ہے۔

ہارون نے کمرے میں آتے روحا سے پوچھا جو کہ ہارون کو کہیں نہیں دیکھ رہی تھی۔

یار ناراض ہو کیا دیکھو تم جانتی ہو میرا ایک سانس بھی تمھارے بنا لینا مشکل ہے کب سے دیکھ رہا تم چھپ رہی ہو مجھ سے میں معافی مانگ لو گا پر پنک روز سامنے تو آو۔۔

ہارون نے اب پریشان ہوتے روحا کو آوزیں دی۔۔۔

ہارون خان اپنی آنکھیں بند کرے پھر سامنے آو گی۔۔

ہارون کو اچانک روحا کی آواز آئی۔ تم کہاں۔۔

میں نے کیا کہا ہے ہارون اگر آپ نے ایسا نہیں کیا میں نے بات نہیں کرنی۔۔

روحا نے ہارون کی بات کاٹتے اب نروس ہو کر کہا۔۔۔

جانِ ہارون آ بھی جاو کہاں ہو جلدی آو مجھے بے چینی ہو رہی ہے۔۔

روح

روحانے سامنے کھڑے ہارون کو دیکھا جو واقعی انکھں بند کیے روحا کو بولا رہا تھا۔۔

تبھی روحا تیار سی نروس ہوتی ہارون کی گردن میں اپنی دونوں بازو حائل کیے کان میں سر گوشی کی ہارون خان کو روحا ہارون خان نے آج معاف کیا۔۔۔"جانِ روحا" ،

یہ سنتے ہی ہارون نے حیران ہوتے انکھیں کھول کر اپنے بے حد قریب کھڑی تیار سی روحا کو دیکھا۔۔

کیا کہا۔۔پھر کہنا پنک روز۔ہارون نے خوش ہوتے روحا کے گال چومتے ہوئے پوچھا۔۔

معاف کیا آپ کو۔روحانے ہارون کی حالت دیکھ کر ہستے کہا۔

نہیں اس کے بعد بتاؤ مجھے۔ہارون نے بے تابی سے پھر پوچھا۔۔

جانِ روحا میرا عشق ہارون خان۔روحانے آگے بڑھ کر شرماتے ہوئے ہارون کی تھوڑی چوم کر کہا۔۔

اف پنک روز تمھں نہیں پتہ کب سے میں ترس رہا یہ الفاظ سننے کے لیے۔اب میرا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دل کر رہا ہے میں پوری دنیا کو چلا کر کہو "میری عاشقی تم سے صرف تم سے جانِ ہارون

۔

ہارون نے شدت جذبات سے روحا کو ہگ کرتے ہوئے کہا۔۔

ہاہاہابس کریں ہارون اب میں اتنی بھی خوبصورت اور پیاری نہیں کہ آپ کو مجھ سے عشق ہ۔۔۔۔۔روحا نے ہستے ہوئے ہارون کی باہوں کا حصار توڑ کر واپس جاتے کہا

جب اچانک ہارون نے وہی بازو اپنی طرف کھینچ کر روحا کے لبوں پر اپنے لب رکھ دے

۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہارون کے عمل میں روحا کو شدت محسوس ہوی۔

روحا کو اپنے قدموں پر کھڑا رہنا مشکل ہو رہا تھا۔وہ کب کی زمین بوس ہو چکی ہوتی اگر ہارون کے مضبوط حصار میں نہ ہوتی۔۔

کافی دیر بعد روحا کو اپنے منہ میں خون کا ذائقہ محسوس ہوا تبھی ہارون کا کالر زور سے

کھینچا۔

ہارون جو اتنے ماہ کی تشنگی ختم کرنے میں مدہوش ہو چکا تھا۔

روحا کے لبوں کو نرمی سے آزاد کیا۔

اب نہ کہنا تم میرے لیے کیا ہو۔زندگی ہو عشق ہو میرا۔

اب اگر کہا تو اس سے بڑی سزا ملے گی یہ تو بہت کم سزا تھی پنک روز۔

ہارون نے روحا کے لبوں پر اپنے انگوٹھے سے خون صاف کرتے ہوئے کہا۔۔

مجھے معاف کر دے ہارون میں نے بلاوجہ نفرت کی آپ سے۔

ارے کیوں معافی میں اس کا حقدار تھا چھوڑو یار پیاری بیویاں روتی نہیں اپنے شوہر سے رومنس کرتی ہے جیسے میں کر رہا ہو۔

ہارون نے روحا کی گردن پر اپنے دہکتے لب رکھ کر کہا۔

ہارون روحا کے جسم کی خوشبو میں مدہوش ہو رہا تھا۔

روحا بھی خاموش کھڑی ہارون کی گستاخیاں برداشت کر رہی تھی۔

جب جنت کے رونے کی آواز پر دونوں متوجہ ہوئے۔۔

ارے میری بیٹی جاگ گی۔

ہارون نے جنت کو گود میں لیتے ہوئے کہا۔۔

ہارون میں نے فیڈ کروانا ہے جنت کو اگر آپ روم سے باہر۔۔

روحا نے جھجکتے ہوئے اھوری بات کی۔

اوکے میری جان تم وعدہ کرو جنت کے ساتھ سو مت جانا۔

ہارون روحا کی جھجک سمجھ گیا تھا۔۔

تبھی روم سے باہر چلا گیا۔

ایک گھنٹے کے بعد ہارون خودی انتظار کرتا کمرے میں داخل ہوا۔

روحا جو خودی ہارون کی طرف پشت کیے کھڑکی کے پاس کھڑی تھی۔ جب ہارون نے

پیچھے سے ہگ کیا۔

پنک روز پنک روز میری جان پتہ میں کتنا خوش ہو میں آج مکمل ہو گا تمھارا محبت کا اظہار سن کر۔

شکریہ میری جان میری زندگی۔ میرا عشق

ہارون نے روحا کا رخ اپنی طرف کرتے ہاتھوں میں روحا کا چہرہ لیے ایک ایک نقش کو چومتے ہوے کہا۔

ہارون آپ۔۔۔۔۔ ششش۔

پنک روز آج تم خاموش ہو گی صرف میری عاشقی کو محسوس کرو گی۔ میں تمھیں بتاو گا کتنا ترسا ہو میں تمھاری قربت اور محبت کو میری جان۔

ہارون نے روحا کو خاموش کرواتے اس کی گردن پر لب رکھے۔

میں ایک گفٹ لے کر آیا ہو مجھ یقین ہے تمھیں پسند آے گا۔

ہارون نے خاموش کھڑی روحا کو آنیئے کے سامنے کھڑے کرتے ہوے خود ہی بولا۔

یہ گفٹ تھا امید ہے پسند آے گا۔۔ پنک روز

ڈائمنڈ کی نوز پن روحا کو پہنتے ہوئے کہا۔۔

روحا نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔

ہارون یہ کیا کر رہے ہے۔

ہارون نے مسلسل خاموش روحا کو دیکھ کر اس کے کندھوں سے ڈوپٹہ سر کا دیا۔روحا ہوش میں آتی گھبرا کر پوچھا۔۔

میں نے تمہیں گفٹ دیا ہے تو تم بھی گفٹ دو مجھے۔

ہارون نے روحا کو کوئی جواب دینے کی بجائے اپنی باہوں میں بھرتے ہوئے لے جا کر بیڈ پر لیٹاتے ہوئے اپنی کہی۔

گفٹ مجھے بتا دیتے ہارون میں نے کچھ۔۔۔

روحا نے فکر مندی سے جلدی سے کہتے بات اھوری چھوڑ دی۔۔

مجھے گفٹ میں بیٹا چاہے تمھارے جیسا خوبصورت ہارون نے روحا کے لب کو سہلاتے ہوئے کہا۔۔

آپ وقعی بے شرم ہو گے ہارون۔

روحا نے سرخ گلنار چہرے سے کہا۔

ہاہاہا پنک روز پرانی بات ہو گی ہے۔کچھ نیا بولو۔ہارون نے روحا کا سرخ چہرہ دیکھ کر قہیقہ لگایا۔۔

پھر میں اپنے بیٹے کے ساتھ محبت کروگی صرف اسے ہی ٹائم دو گی۔

جیسے آپ جنت کے ساتھ کرتے ہے۔روحا نے اچانک کروٹ بدلتے ہوئے فورًا کہا

۔۔

نہیں تمیں چھونے کا محسوس کرنے کا میرا حق ہے پنک روز۔میرے بیٹے کو بھی حق نہیں تمھارے قریب آے۔

اب پلان چینج

مجھے ایک اور بیٹی چاہے۔ہارون نے روحا کا رخ کرتے ہوئے جواب دیا۔۔

اللہ ہارون آپ ابھی سے اپنے بیٹے سے جلیس ہو رہے ہے جو ابھی آیا بھی نہیں۔

روحا نے ہستے ہوئے ہارون کی آنکھوں کو چومتے ہوئے پوچھا۔جو کہ اہارون کی کالی گہری آنکھیں روحا کو اپنی طرف متوجہ کرتی تھی۔۔

ہاں تم صرف میری ہو جانِ ہارون۔ہارون کوروحا کی یہ حرکت پسند آئی تبھی خوش ہوتے کہا۔۔

چھوڑو یہ سب کیا ساری رات باتیں کرتی گزار دو گی تم۔

جیسے میری آنکھوں پر کس کیا مجھے ویسی ہی کس اور چاہے۔

ہارون نے بے شرمی سے روحا کے لبوں کو فوکس لے کہا۔

ہارون آپ واقعی بے شرم اور برے ہے۔

روحا نے افسوس سے کہتے ہارون کی گردن میں منہ چھپالیا۔

ہاہاہا ہارون ہستے ہوے روحا پر حاوی ہوا۔۔

ساری رات روحا کو ہارون کے ہر عمل میں محبت عشق اور شدت محسوس ہوی۔

روحا نے بھی خود سپردگی سونپ دی تھی ہارون کو۔

سورج کی کرنیں کمرے میں داخل ہوتی روحا کے چہرے پر پڑ رہی تھی جو کہ رات ہارون کی شرٹ پہن کر ہارون کی باہوں میں پر سکون سو رہی تھی۔۔

سورج کی روشنی پڑتے ہی روحا تھوڑی سے کسمائی۔

جیسے ہی روحا نے آنکھ کھولی تو ہارون کو اپنی طرف دیکھتے حیران رہ گی تھی۔

ہارون مسلسل روحا کے چہرے کو محبت اور عقیدت سے دیکھ رہا تھا۔

آپ کب جاگ گے ہارون۔روحا نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکی کیونکہ ہارون نے اپنی گرفت روحا پر مضبوط کی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم جب میرے پاس ہوتی ہو میرا سونے کو دل نہیں کرتا۔اچھا بتاو رات نیند کیسی آئی تمہیں۔

ہارون نے واپس روحا پر حاوی ہوتے شرراتی انداز سے پوچھا۔

ہارون پہلے بے شرم تھے یا ابھی ہوے ہے بے شرم۔روحا نے ہارون کو رات والی ٹون میں واپس آتے گبھرا کر پوچھا۔۔

ہاے میری پنک روز ابھی بھی شرماتی ہو پتہ نہیں کب تمھاری یہ شرم جائے گی۔

ہارن نے روحا کو گلے لگاتے ہوے پوچھا۔

روحانے کوی جواب نہیں دیااور ہارون کا حصار توڑ کر واش روم جانے لگی جب ہارون نے رک دیا۔۔

پنک روز یہ شرٹ میری ہے واپس کرو مجھے پھر واش روم جانا۔

ہارون نے روحا کو شرٹ میں ملبوس دیکھ کر شرارتی پن سے انکھ ونک کرتے کہا۔۔

روحا کو جیسے ہی ہارون کی بات کا مطلب سمجھ آیا فورًا واش روم بھاگ گی

۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فریش ہو کر روحا کمرے میں آی تو ہارون اور جنت کو کمرے میں نہ دیکھ کر گھبرا کر پورے کمرے کو دیکھا۔۔

یہ باپ بیٹی مجال ہو مجھے سکون لینے دے۔

روحانے غصہ کرتے سیڑھاں اترتے ہوے سوچا۔۔

روحا جیسے ہی کچن میں انٹر ہوی تو حیران رہ گی۔

ہارون ناشتہ بنانے میں مصروف تھا اور جنت کوڈ میں لیٹی ہارون کو کام کرتے دیکھ مسکرا رہی تھی۔۔

ہارون جاے میں ناشتہ بنا لیتی نہ۔روحا نے جنت کو پیار کرتے ہوے کہا۔

آج میں اور جنت تمھارے لیے ناشتہ بناے گے پنک روز۔ہارون نے روحا کو آٹھتے کچن شلف پر بھٹاتے ہوے کہا۔

لیکن۔۔چپ پنک روز بہت بولنے لگ گی ہو جب بولنے کا وقت ہو وہاں خاموش ہو جاتی ہو۔

ہارون نے بات کاٹتے ہوے کہا۔

روحا مسلسل ہارون کو دیکھنے میں مصروف تھی۔بلیک شلوار قمیض میں ہارون فریش سا جنت کو ہیڈل کرتے اور ناشتہ بنانے میں مصروف تھا۔۔

روحا کی طرف ہارون کی پشت تھی۔

روحا اپنی قیسمت پر رشک کر رہی تھی۔ جس کو اتنی محبت عزت کرنے والا اور خوبصورت شوہر ملا تھا۔

یار پنک روز مانا کہ میں خوبصورت ہو اب اتنا بھی نہیں تم مجھے گھورتی جاو۔

ہارون نے کام میں مصروف ہوتے روحا کی چوری پکڑی۔

ہاں تو میرے ہی ہے۔ مجھے حق ہے آپ کو دیکھنا اور محبت کرنا۔

اگر کبھی کسی کی طرف دیکھا آپ نے میں گولی مار دو گی جانِ روحا۔

روحا نے شرمندہ ہونے کی بجاے اٹھ کر ہارون کو بیک ہگ کرتے ہوے کہا۔

ارے واہ پنک روز تم میرے ساتھ رہتے ہوے بے شرم ہو گی ہو پنک روز۔

ہارون کو حیریت ہوی روحا پر۔

روحا خاموش آنکھیں بند کیے ہارون کا لمس محسوس کر رہی تھی

رہی تھی بولی کچھ نہیں۔

یارا گر تم ایسے ہی ہگ کرو گی بھول جاؤ میں ناشتہ بنا پاؤ گا۔

کافی دیر بعد جب روحا نے ہارون کو نہیں چھوڑا۔

تو ہارون نے روحا کو اپنے آگے لاتے ہوئے کہا۔ شکریہ ہارون آپ نے مجھے جینا سکھایا ۔مجھے اتنی محبت دی۔ مجھے آج احساس ہوا کوی مجھ سے عشق کرتا ہے کسی کے لیے میں بھی خاص ہو۔

آپ میری سانس سانس میں بستے ہے۔ہارون آپ کے بنا میں زندہ نہیں رہ پاؤ گی ۔وعدہ کرے مجھے کبھی نہیں چھوڑے گے۔

روحا نے ہارون کو دوبارہ ہگ کرتے روتے ہوئے کہا آج کھل کر اپنی محبت کا اعتراف کیا ۔۔

روتونہ پنک روز تم کیا چاہتی ہو میں ناشتہ نہ بناو۔اب تم رومنس کرنا چاہتی ہو میرے ساتھ ہائے میں معصوم۔

ہارون آج بے حد خوش تھا کہ آخر کار روحا نے اپنی محبت کا اظہار کر لیا تھا۔۔

تبھی روحا کو روتے دیکھا اس کا موڈ ٹھیک کرنا چاہا جس میں وہ کامیاب بھی ہوا تھا۔۔

ہاں تو آپ سے ہی رومنس کروگی جانِ روحا۔

روحا نے اپنی دوبارہ بازو ہارون کی گردن میں حائل کرتے ہوئے کہا

روحا نے ہارون کی انکھوں میں شرارت دیکھ چکی تھی۔

اگر یہ بات ہے تو چلو روم میں میں بھی بتانا چاہت

اس کا موٹ ٹھیک کرنا چاہا جس میں وہ کامیاب بھی ہوا تھا۔۔

ہاں تو آپ سے ہی رومنس کروگی جانِ روحا۔

روحا نے اپنی دوبارہ بازو ہارون کی گردن میں حائل کرتے ہوئے کہا

روحا نے ہارون کی انکھوں میں شرارت دیکھ چکی تھی۔

اگر یہ بات ہے تو چلو روم میں میں بھی بتانا چاہتا ہو تم رات کتنی پیاری لگ رہی تھی۔

ہارون نے روحا کی کمر میں ہاتھ ڈال کر بے حد قریب کیے کہا۔

ہارون جنت دیکھ رہی ہے۔ جیسے ہی ہارون روحا کے لبوں پر جھکنے والا تھا روحانے

عیجب سا بہانہ بنایا۔۔

پنک روز تم۔۔۔

ہارون سر وہ تاشہ ملنے آئی ہے۔

گل خان نے اچانک کچن میں داخل ہوتے کہا لیکن وہ گھبرا گیا تھا ہارون روحا کو ایک ساتھ دیکھ کر۔

گل خان پانچ منٹ کے بعد بھی آ سکتے تھے۔

ہارون نے بیزا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ سوری س۔۔۔

جاو میں آتا ہو۔

ہارون نے جلدی سے گل خان کو باہر بھجا۔

سارا موڈ خراب کر دیا میرا۔ہارون نے بیزایت سے سوچا۔

پنک روز اس سے آگے ہم رات کو سٹارٹ کریں گے۔ہارون یہ کہتے ہی کچن سے باہر نکل گیا۔۔

روحا کے دماغ میں اب لفظ تاشہ اٹک گیا تھا۔

پری اب میں کیا کرو۔ناشتہ کے فوراً بعد روحا نے پریشانی سے پری کو فون ملا کر ساری بات بتای۔دیکھا میں کہتی تھی نہ ہارون کو ٹائم دو لیکن تم سنو نہ پھر وہ دوسری لڑکیوں میں اب۔۔۔پپپیپیپر رریبي شکل اچھی نہ ہو تو بندہ بات ہی اچھی کر لے میں ہی پاگل تھی جو تم سے پوچھ لیا۔ہانی سے پوچھنا چاہے تھا۔

پری کو مزہ آیا تھا کہ روحا اب محبت کرنے لگی ہے تبھی روحا کو تنگ کرنے کے لیے کہا لیکن وہ نہیں جاتی تھی روحا سنجیدہ ہو جاے گی۔

اوے اس موٹی کو فون مت کرنا میں دوست ہو نہ تمھاری اور شکل اچھی ہے تبھی تمھارا بھای میرے لیے دیوانہ ہے۔

۔پری نے سرخ چہرے سے برہان کا ذکر کرتے ہوے کہا۔تم ایسا کرو اس لڑکی کو مار کر گھر سے دفع کرو۔

اور خود ہارون کو محبت دو بلکہ انہیں ایک بیٹا بھی دے دو جانی۔۔

پری نے چہک کر کہا۔

.بیغیرت بے شرم میں کیا کہا رہی تم کیا بکواس کر رہی ہو۔ جاو دفع ہو میں خود ہی ہارون کو اتنی محبت دو گی وہ کسی دوسری لڑکی کو نہیں دیکھے گے۔۔

روحا نے روتے اور غصہ سے کہتے کال کاٹ دی پری کی سنے بنا۔۔

ہاہاہا پاگل پتہ بھی ہے ہارون عشق کرتا پھر بھی ایسا سوچ رہی ہے۔

پری نے کال کاٹ ہوتے دیکھ سوچ کر ہنس پری۔۔

گل بھائی یہ تاشہ کون ہے۔ روحا نے ہال میں آتے گل خان سے پوچھا۔

ارے چھوٹی وہ ہارون سر نے جس مالک سے سکول کی جگہ لی تھی اس کی بہن ہے ہارون سر کے پیچھے پڑی ہے ہر وقت گھومتی رہتی ہے۔

چھوٹی یہ انکھوں کو اتنا ریڈ کیوں۔۔

گل بھای آپ جنت کو ہیڈل کرے میں دیکھتی ہو کون ہے وہ چڑیل جو میرے ہارون کے پیچھے پڑی ہے۔میں بتاتی ہوا سے ہارون صرف میرا ہے آی بڑی میرے ہارون پر نظر رکھنے والی۔

روحانے گل خان کی بات کاٹتے ہوے جنت کو پکڑا کر اسٹڈی کی طرف چلی گی۔۔

جہاں وہ دونوں باتیں کر رہے تھے۔۔۔

ہاہاہا ہارون سر کا کیا ہو گا آج وہ تو گے پکا۔۔

گل خان نے ہارون کی حالت سوچ کر ہنس پڑا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

السلام وعلیکم۔روحانے بنا اجازت اسٹڈی میں داخل ہوتے ہارون اور تاشہ کو سلام کیا

--

ہارون تاشہ جو بات کر رہے تھے اچانک روحا کے اسلام کی آواز سن کر چونک گے۔۔

وعلیکم السلام پنک روز یہاں آو۔ہارون نے محبت پاش نظروں سے دیکھا جو کھلے بالوں

بے بی پنک کلر کی لونگ فراک میں ریڈ انکھیں لیے چلتی آرہی تھی۔

تاشہ ہوہائے میں مسز ہارون۔

روحانے سامنے بیھٹی تاشہ کو دیکھا جو بے تحاشا میک اپ کیے گندمی رنگ ماڈرن سی لڑکی مسلسل ہارون کو دیکھنے میں مصرف تھی جب روحا کی بات پر شوک ہوی۔۔

بیوییییییی۔تاشہ نے حیران ہوکر ایک دفعہ پوچھا۔ا۔

ہاں میں ہارون خان کی بیوی روحا ہارون خان۔

روحانے تاشہ کی حالت انجوائے کرتے ہارون کے برابر بیھتے ہوے دوبارہ اپنا تعارف کروایا۔۔۔

)تاشہ صدمے میں تھی اتنے خوبصورت مرد کی اتنی خوبصورت بیوی دیکھ کر اسے جلیسی ہوی روحا سے تاشہ کو اپنا پتہ کاٹتا محسوس ہوا.(

تم بتا کر آتی صبح صبح آگی ہو میرے گھر۔

مجھے پرائوسی نام کی کوئ چیز ہوتی ہے۔

مجھے اچھا نہیں لگا۔

روحانے خاموش بیٹھی تاشہ کو اپنی طرف متوجہ کیا جو بار بار ہارون کے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔

ہارون پر آج حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے اپنی پنک روز کی حیرکیتں دیکھ کر۔

پنک روز۔۔۔چپ ڈیئر ہیبی پتہ ہے نہ میں بات کر رہی ہو آپ بیڈروم میں جا کر بات کرنا اچھا۔" جانِ روحا"

روحانے تاشہ کی طرف دیکھ کر ہارون کے لبوں پر اپنی انگلی رکھتے ہوے بات کاٹتے ہوے کہا۔۔

روحا کی اس حرکت پر تاشہ غصہ کرتی اٹھ کھڑی ہوی۔

ہارون سر میں چلتی ہو۔تاشہ نے ہارون کی طرف دیکھ کر کہا جو خود مسلسل روحا کے چہرے کو محبت پاش نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

ارے میری بیٹی سے مل لیتی نہ تم۔روحانے تاشہ کی حالت انجوائے کیے ایک اور دماھکہ کیا۔۔

کیہیہیہ بیبیا اا ہیہ بیبیی۔۔۔تاشہ اب وقعی صدمے میں چلی گی تھی۔۔

کہ ہارون خان کی ایک بیٹی بھی ہے جو پہلے جو چانس تھا ہارون کو حاصل کرنے کا اب وہ بھی ختم ہوتا محسوس ہوا۔۔۔اسے ابھی بھی یقین نہیں آرہا تھا ہارون خان جیسے خوبصورت مرد کی بیوی اور بیٹی بھی ہے۔

ہاں آو میں تمھیں دھکے مطلب باہر تک چھوڑ کر آو۔۔۔

بے بی میں ابھی آی۔۔روحا نے تاشہ سے بات کرتے اچانک ہارون کو مخاطب کیا جو ابھی بھی حیران پریشان کھڑا تھا۔۔۔

روحا نے زبردستی تاشہ کا بازو پکڑتے ہوئے اسٹڈی سے باہر لے گی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میری بات سنو تم میک اپ کی دوکان ہے تمھارا چہرہ۔میں نے توڑ دینا ہے اگر کبھی تم میرے ہارون کے آس پاس بھی نظر آی۔

سمجھی۔کسی اور پر جاکر اپنی غلیظ نظریں رکھو۔۔روحا نے شدید غصہ سے تاشہ کو کھری کھری سنای۔۔

دفع ہو جاو یہاں سے اگر پھر میرے گھر آی تو گولی مار دو گی۔

تاشہ کا اب یہاں روکنے کا کوی فائدہ نہیں تھا تبھی بھاگ گی۔۔اسے پتہ تھا ہارون خان کی زندگی میں صرف روحا ہے۔۔

آج کل لڑکیوں کا کوئ حال نہیں ہے زمانہ ہی نہیں ہے۔کیسے میرے معصوم شوہر پر نظر رکھتی ہے۔۔

پہلے وہ کرن تھی اب یہ چڑیل ہے سو بار سوچے گی۔میرے گھر آتے ہوے گولی مار دو گی میں اسے۔۔

کیا میں مار سکتی ہو کیا۔ہاں ہارون کے لیے کچھ بھی کر سکتی ہو۔میرا ہے ہارون صرف اپنی پنک روز کا ہے ہاے۔۔

روحا یہ سوچتے ہے خودی ہاتھوں میں منہ چھپا کر شرما گی۔۔۔

ہاہاہا میری پنک زور آج ریڈ روز کیوں بنی ہے۔

ہارون جو کب سے روحا کی گوہر افشانی سن رہا تھا اب ہستے ہوے روحا کو بیک ہگ کیے پوچھ رہا تھا۔۔

چلیے ہٹے میں بات نہیں کرتی آپ سے آپ کو بڑا شوق ہے رنگ برنگ لڑکیوں کی نظروں میں رہنا۔۔

کوئی معصوم نہیں آپ۔۔روحا نے ہارون کا حصار توڑتے ہوئے غصہ سے سنا کر کمرے میں چلی گی۔۔۔

ہاہاہاہا میری شیرنی۔ہارون نے قہقہہ لگاتے کمرے کی طرف ڈور لگا دی۔۔

روحا آج واقعی غصہ میں گھوم رہی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے اب کیا کرنا چاہے علیزے۔

ہانی نے علیزے کو سب بتا دیا تھا۔

دیکھو ہانی جو ہونا تھا ہو گیا۔

چھوڑو سب اور اپنی زندگی کی شروعات کرو

اور پلیز اب جلدی سے مجھے بھی خالہ بنا دو۔۔

علیزے نے ہانی کو تنگ کرنے کے لیے کہا۔

علیزے کی بات پر ہانی کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

ہائے چشمش بلش کر رہی ہے۔

مجھے یقین نہیں آ رہا۔

علیزے نے حیران ہو کر کہا۔

لیکن آنکھوں میں صاف شرارت تھی۔

یار علیزے میں کیسے مناؤ انھیں۔

ہانی نے مشورہ مانگا۔

یہ جو اتنی لمبی لمبی زلفیں ہے۔

انھیں کھول ریڈ لپ اسٹک لگا۔

اور بلیک یا ریڈ ساڑھی پہن جا کر زیان بھای کے سامنے کھڑی ہو جا۔

پھر دیکھنا ناراضگی بھول جاے گا

۔اور تو جلدی ہی مجھے خالہ بننے کی خوشخبری سنائے گی۔

علیزے نے آنکھ ونک کرتے ہوئے بے شرمی سے کہا۔۔

تم نے ایسے ہی منایا ہوگا ہے نہ فوجی کو۔

ہانی نے نہایت سنجیدگی سے کہا۔

دفعہ ہو کمینی وہ تو مجھ سے ناراض بھی نہیں ہوتے۔

علیزے نے دکھی ہوتے ہوئے کہا۔۔

ہاں ناراض نہیں ہوتے تبھی آج ایک بچی کی ماں بن گی ہے۔

ہانی نے علیزے کے گال کھینچتے ہوئے کہا۔

بے شرم لڑکی۔

علیزے نے کشن مارتے ہوئے کہا۔

تم سے کم۔

ہانی نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا۔۔

اب دونوں پاگلوں کی طرح ایک دوسرے کو گلے لگا کر قہقہے لگا رہی تھی۔

روحا اور ہارون اب لاہور شفٹ ہو گے تھے

۔روحا کے جانے سے پہلے ہانی گھر آی تھی

۔وہ بہت ناراض ہوی تھی روحا سے

لیکن ہارون نے ہانی کو سمجھا لیا تھا۔

وہ جلد ہی واپس آے گے۔

اس لیے ہانی جلد ہی راضی ہو گی تھی۔

السلام و علیکم لالہ

کیسے ہے آپ۔

عمارہ نے فون اٹھاتے ہی فوراً اسلام کیا۔

میں ٹھیک گڑیا

تم کیسی ہو اذان کیسا ہے۔

زیان نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔

سب ٹھیک ہے بھائی آپ سنائیں

ہانی واپس آ گی یا نہیں۔

عمارہ اس کا نام لینا ضروری نہیں ہوتا

ہر کال میں تمہارا یہی سوال ہوتا ہے۔

جو میرا دماغ خراب کر دیتا ہے۔

زیان نے سنجیدگی سے کہا۔

لالہ میں۔۔

اوئے بے غیرت انسان

تمیز سے بات کر میری بیوی کے ساتھ۔

خود کی بیوی تیری سنتی نہیں ہے اور میری بیوی کو ڈائٹ رہا تھا۔۔

اسامہ کو زیان کا لہجہ پسند نہیں آیا اس لیے تھوڑے غصے میں اسے اتنا کچھ کہہ گیا۔۔

زیان نے اس کی بات کا کوئی جواب دے بنا کال ہی کاٹ دی۔

یہ کیا کر دیا

کیوں بھائی کو اتنا کچھ کہہ دیا۔۔

عمارہ نے روتے ہوئے کہا۔

یار رو یا تو نہ کرو۔ پلیز۔

اسامہ نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔

آپ بھی تو باز نہیں آتے اپنی حرکتوں سے اسامہ

وہ کونسا شوق سے دور ہے اپنی بیوی سے

۔آپ کی جب بھی ان سے بات ہوتی بیوی کا طعنہ ضرور دینا ہوتا آپ نے۔

عمارہ نے روٹھے پن سے کہا۔

اسے بار بار یاد کرواتا ہوا اس کی ایک عدد بیوی ہے وہ اس کے ساتھ مصروف رہ کرے میری بیوی اس کی ٹنشین میں ہلکان ہو مجھے پسند نہیں۔

اسامہ نے قہیقہ لگاتے ہوے کہا۔۔

چلو اب لیٹ جاو مجھے نیند آی ہے

۔اسامہ نے عمارہ کو لٹاتے ہوے کہا

۔مجھے نہیں سونا ابھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عمارہ نے مصنوعی غصے سے کہا۔

تمہں اچھے سے معلوم ہے جب تک تم میرے سینے پر اپنا سر نہیں رکھتی مجھے نیند نہیں آتی۔

اسامہ نے زبردستی عمارہ کو لٹایا اور اس کا سر اپنے سینے پر رکھا۔۔

اسامہ کی بات پر عمارہ شرما گی (اسے بھی کہاں نیند آتی تھی اسامہ کے بغیر).

ویسے عمارہ۔

۔اذان کی بہن کے بارے کب سوچو گی۔

مجھے اپنی پرنسیس چاہے

تمہں تو تمھارا شہزادہ مل گیا۔

اسامہ نے عمارہ کی پیشانی کو چومتے ہوئے کہا۔

جب اللہ کو منظور ہو گا آپ کی پرنسیس بھی آجاے گی۔۔

فلحال ابھی سو جاے

۔عمارہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

مگر میں ابھی سونا نہیں چاہتا میں اپنی بیٹی کے بارے میں بہت کچھ سوچا ہوا ہے۔

وہ سب شیئر کرنا ہے

۔اسامہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

آپ بتاے میں سن رہی ہو۔

اور پھر اسامہ اپنی خواہشات کا اظہار کرتا رہا اور عمارہ آرام سے سو رہی تھی

۔جب اسامہ نے عمارہ کی خاموشی محسوس کی اسے غور سے دیکھا تو وہ سو رہی تھی۔

اسامہ اسے سوتے دیکھ مسکرانے لگا

اور خود بھی اپنی آنکھیں موند لی۔

اف حجاب نے آج تھکا ہی دیا ہے۔

علیزے نے اپنے بالوں کو باندھتے ہوئے کہا۔

تو اس تھکاوٹ کو دور کرنے کے لیے آپ کا فوجی حاضر ہے۔

بابر نے علیزے کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔

اور اس کے بالوں کی خوشبو محسوس کرنے لگا۔

علیزے تو جہاں تھی وہی رہ گی

۔اس کی تو بولتی بند ہو گی اپنے سامنے بابر کو دیکھ کر تو وہ شاہد صدمے میں چلی گی تھی

۔۔

کیا ہوا میری جان

میرا آنا برداشت نہیں ہوا۔

بابر نے علیزے کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہا۔

بابببببر ررررررر۔۔

علیزے بابر کا لمس محسوس کرتے ہی بابر کو چیختے ہوئے پکارہ۔

بابر نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لے۔

حوصلہ پاگل لڑکی

کیا میرے کان کے پردے پھاڑ دینے ہے آج۔

۔بابر نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا۔

بابر آپ میرے سامنے آپ ٹھیک ہے

۔علیزے نے بابر کو گلے لگاتے ہوئے پوچھا اور کسی معصوم بچے کی طرح اسے بار بار چوم رہی تھی محسوس کر رہی تھی۔

بابر مجھے یقین نہیں ہو رہا آپ میرے سامنے ہے۔

علیزے نے روتے ہوئے کہا۔۔

یقین ہو جائے گا میری جان

آج رات جب تم میرے جنون اور شدت سے واقف ہو گی۔کیسے میں نے دن گزارے کیسے میں تڑپا ہو

۔وہ سب تم آج محسوس کرو گی

۔بابر نے علیزے کے ہونٹوں کو چھوتے ہوئے کہا۔

اور علیزے کے بولنے سے پہلے اپنے لب اس کے ہونٹوں پر رکھ کر اپنی پیاس بجھانے لگا۔۔

علیزے کا اپنے قدموں پر کھڑا رہنا مشکل ہو رہا تھا۔۔

شکریہ میری جان۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میری زندگی میں آنے کے لیے میری زندگی کو مکمل کرنے کے لیے

۔بابر نے علیزے کے ہونٹوں کو نرمی سے چھوڑتے ہوئے کہا۔۔

علیزے تو بابر کی طرف دیکھ بھی نہیں رہی تھی

۔اس کا گھبرانا شرمانا بابر سمجھ رہا تھا۔۔

میری حجاب آرشیہ

تو بالکل میرے پر چلی گی ہے

۔بابر نے حجاب کو پیار کرتے خوشی سے کہا۔

۔بیٹیاں باپ پر ہی جاتی ہے

۔علیزے نے بابر کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے کہا۔

کوئی بات نہیں ہمارا بیٹا تمہارے جیسا ہوگا

۔اب ہمیں دیر نہیں کرنی چاہیے

۔بابر نے بے شرمی سے کہا۔۔

بابر کی بات کا مطلب سمجھ کر علیزے تو بے ہوش ہوتی رہ گی۔۔

یہ آپ بے شرم زیادہ نہیں ہو گے

۔علیزے نے حیرانی پریشانی سے پوچھا۔۔

تم سے دور رہ کر میرا بے شرم ہونا بنتا تھا۔۔

تمہاری ہر حالت سے واقف ہو میں

مجھے صرف ایک انسان سے رابطے کی اجازت تھی اور میں نے ہانی کے ساتھ رابطہ رکھا ہوا تھا

۔اگر تمہارے ساتھ رابطہ کرتا میرے لے مشکل ہو جاتی مجھ سے اپنا کام نہیں ہونا تھا۔

امی سے بات کرتا وہ بھی پریشان رہتی اس لیے ہانی سے بات کی۔

اس نے صیح دوستی نبھای ہے علیزے

بہت ساتھ دیا ہے اس نے میرا

۔جب بھی تمہں یاد کر کے تڑپ رہا تھق رورہا ہوتا تھا اس نے ہی میری ہمیت بنای مجھے

سمجھایا

۔تمھاری حالت سے مجھے آگاہ کرتی رہتی تھی۔

بابر نے مسکراتے ہوے بتایا۔۔

علیزے حیران رہ گی بابر کی بات سن کر۔

وہ پاگل اتنی اچھی ہو سکتی میں نے سوچا بھی نہ تھا۔علیزے نے قہقہ لگاتے ہوے کہا۔۔

وہ واقعی اچھی ہے جو کچھ ہوا اس کے ساتھ ہوا ہے

بس دعا ہے سب ٹھیک ہو جاے اسے بھی خوشیاں نصیب ہو۔۔

)آمین.(

دونوں نے ایک آواز کہا۔۔

بابر آپ ٹھیک تھے نہ وہاں سب آپ کو مل رہا تھا کھانا پینا ٹھیک تھا

۔کہیں کوی چوٹ تو نہیں آی

۔علیزے نے بے چینی سے پوچھا۔۔

www.neweramagazine.com

سب مل رہا تھا سوائے تمہارے

تمہاری قربت کی مجھے اتنی عادت ہو گی وہاں میرا رہنا مشکل ہو رہا تھا۔۔

آج مجھے صرف سکون چاہیے تم سے

اتنے دنوں کا بے سکون ہو یار۔

بابر نے علیزے کو بیڈ پر لٹاتے ہوئے کہا۔

بابر میں۔

بس خاموش مجھے یہ لمحے محسوس کرنے دو تمہارے وجود کو محسوس کرنے دو

۔بابر نے علیزے پر جھکتے ہوئے کہا۔

علیزے نے بھی مزاحمت نہ کی

۔اپنا آپ اس کے سپرد کر دیا۔۔

بابر نے لائٹس بند کر دی۔

اور دونوں ایک دوسرے میں مصروف ہو گے۔

اف میں کونسی شرٹ پہنو

۔سب دھونے والی ہے

۔کام والی بھی آج نہیں آی اب کونسی پہنو۔

زیان شرٹ ڈھونڈتے ہوے مسلسل بول رہا تھا۔۔

اچانک اسے اپنے سینے پر نرم سا لمس محسوس ہوا

۔اپنے سینے پر دو نرم ہاتھوں کو دیکھ کر زیان حیران رہ گیا۔۔

اور فورًا موڑا۔۔

اپنے سامنے ہانی کو دیکھ کر زیان حیران رہ گیا۔۔

تم یہاں۔۔

۔تم یہاں کیا کرنے آی ہو۔

زیان نے ہانی کو خود سے دور کرتے ہوئے حیرانی سے کہا۔۔

بیویاں اپنے شوہر کے گھر کیا کرنے آتی ہے

۔ تحمل سے جواب دیا۔۔

بیوی اور تم جاؤ

جا کر پہلے سکھ کر آو بیوی ہوتی کیا ہے

۔زیان نے طنزیہ مسکرا کر کہا۔۔۔

پہلے شرٹ پہن لو

یہ سکس پیک دیکھ کر میں بے ہوش ہو جاؤ گی

۔ہانی نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا۔۔

کیوں تمھں کیا مسلہ ہے میرے سکس پیک سے اتنی محنت کر کے بنائے ہے. میں نے

زیان بیزاریت سے پوچھا۔۔

ہانی خاموش رہی

ویسے بتانا پسند کرو گی کیوں آئی ہو یہاں

زیان نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔

وقت آنے پر پتہ چل جاے گا

تحمل سے جواب دیا گیا۔۔

پاگل لڑکی میری جان کا عذاب بنے آ گی ہے

۔زیان بھڑ بھڑاتا ہوا چلا گیا۔۔

۔پیچھے ہانی قہقے لگا رہی تھی زیان کی حالت دیکھ کر۔۔

ہاے سچی

میں پھپھو بن گی۔

ماما مجھے یقین نہیں ہو رہا۔

ہانی بیڈ پر اچھلتے ہوئے چہکتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

ہاں تم پھپھو بن گی۔۔

برہان کا بیٹا بیٹی ہوی ہے

۔تنزیلہ بیگم نے خوش ہوتے ہوئے بتایا۔۔

ماما میں بس آرہی ہو جلدی پہنچتی ہو۔

ہانی نے خوشی سے کہا۔۔۔

او چشمش

جانوروں جیسی حرکیتں باہر دفع ہو کر کرو۔

میرا قیمتی بیڈ توڑنے کا ارادہ ہے کیا۔۔

زیان تو بیڈ کی حالت دیکھ صدمے میں ہی آگیا تھا۔۔

اوزراۓ

باز آو موڈا اچھا ہے میرا

ابھی لڑنے کا کوی ارادہ نہیں۔

ہانی نے مسکراتے ہوے جواب دیا۔۔

آپ پھوپھابن گے ہے۔

چلے مجھے مبارک دے

۔ہانی نے زیان کے ہاتھ پکڑتے ہوے خوشی سے کہا۔۔

پھوپھامیں بناہوتو تمہں مبارک میں کیوں دو۔

زیان نے ناسمجھی سے پوچھا۔۔

کیونکہ زرانے میں پھوپھوبن گی اور میری وجہ سے آپ پھوپھاہانی نے چہکتے ہوے کہا

۔۔۔

اووا چھامبارک ہو۔

زیان نے خوشی سے کہا۔

آپ کو بھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔ہانی نے مسکرا کر کہا۔

اس کا مسکرانا زیان کو بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔۔

بیٹا یا بیٹی زیان نے خوشی سے پوچھا۔

دونوں ہی

۔قہقہ لگا کر بتایا۔۔

اوماشاءاللہ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

چلو تیار ہو چلتے ہے

جاتے ہوے بچوں کے لیے شاپنگ بھی کرنی ہے آجاو جلدی زیان نے جلد بازی سے

کہااور باہر چلا گیا۔۔

پھو پھو میں بنی ہو

خوشی اس زرا فے کو ہو رہی ہے۔

ہانی نے قہقہ لگاتے ہوے کہا۔جو کہ زیان سن چکا تھا۔۔

تھینک یو پری

اتنے پیارے خوبصورت تحفے کے لیے برہان نے پری کے ہاتھوں کو چومتے ہوئے کہا

--

پری مسکرا رہی تھی۔۔

برہان یہ ہمارا بیٹا تو باکل ہی ہانی جیسا ہے اس کی آنکھیں بھی

پری نے خوش ہوتے ہوئے بتایا۔۔

ہاں یار بلکل اس جیسا ہی ہے

۔اور بیٹی باکل تمہارے جیسی ہے۔

میرے جیسے دونوں ہی نہیں

چلو خیر ابھی نو دس اور رہتے ہے

۔ان میں ہی کوی ضرور میرے جیسا ہو گا۔۔

برہان نے بے شرمی سے کہا۔۔

برہان ہم ہسپتال میں ہے میرے ہاتھ میں ڈریپ لگی ہے ورنہ اس بات پر آج تو پکا سر پھاڑ دیتی میں آپکا۔

پری نے غصے سے کہا۔۔

جی جان برہان

برہان نے پری کو تنگ کرنے کے لیے کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

--

ہاے برہان تم باپ بن گے

مجھے یقین نہیں ہو رہا

ہانی نے برہان سے گلے لگتے ہوے تنگ کرنے کے لیے کہا

کر لو یقین موٹی

بچوں کو دیکھ کر

برہان نے بچوں کی طرف اشارہ کرے ہوے کہا

بچوں کو دیکھ کر ہانی نے خوشی سے چیخنا شروع کر دیا

سب نے اپنے کانوں پر ہاتھ ہی رکھ لیے

تم پاگل ہو گیا

کچھ تو شرم کر لو ہسپتال میں ہو تم

پہلی بار تو بچے نہیں دیکھ رہی تم

تنزیلہ نے ڈانٹتے ہوے کہا

ہاے ماما یہاں تو بخش دے مجھے آپ

بچے بہت دیکھے لیکن اپنے بھائی کے تو پہلی بار دیکھ رہی ہو

ہانی نے بچوں کو پیار کرتے ہوے کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بے بی بوائے تو بالکل تمہارے جیسا ہے تم بالکل ایسی تھی بالکل ایسی آنکھیں ایسی ہی ناک تھی تمہاری

مہر صاحب نے ہانی کے سر پر پیار کرتے ہوئے خوشی سے کہا

سب بہت خوش تھے زیان بالکل خاموش کھڑا تھا

زیان بھائی آپ کیوں خاموش کھڑے ہے

زیان نے مسکراتے ہوئے پوچھا

میں انتظار کر رہا بچوں کو ان کی پھوپھو کب چھوڑے گی اور کب مجھے پیار کرنے کا موقع ملے گا

زیان نے بچوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

زیان کی بات پر سب مسکرا رہے تھے

زیان نے دونوں بچوں کو گود میں اٹھا کر خوب پیار کیا

بیٹے کا نام ہانی رکھے گی

کیونکہ وہ بالکل اس جیسا ہے

بیٹی کا نام میں رکھو گی کیونکہ وہ میری جیسی ہے پری نے خوش ہوتے ہوئے کہا

برہان نے بے بی بوائے کا نام سوچا ہوا تھا لیکن پری کی بات پر وہ خاموش ہو گیا

اسے پتہ تھا اس کی بہن اس کے بن کہیے ہی سب سمجھ جاتی ہے جو وہ سوچتا ہے وہ پہلے ہی اس کی بہن کی زبان پر آ جاتا ہے

بلاج برہان

ہانی نے بے بی کو پیار کرتے ہوئے نام بتایا

سب کو نام بہت پسند آیا

برہان خوش تھا آج بھی اس کی بہن بن کہیے سجھ گی تھی

برہان نے بلاج نام ہی سوچا تھا

پلوشہ برہان

پری نے بیٹی کو پیار کرتے ہوئے نام بتایا سب کو ہی نام بہت پسند آئے تھے

روحا کو سب مس کر رہے تھے

روحا برہان کے بچوں کا سن کر بہت خوش تھی جلد ہی اس نے واپس آنے کا وعدہ کیا تھا.

-

ہارون ہارون یہ کیا کر رہے۔روحا نے گھبراتے ہوئے پوچھا۔۔

ہارون جیسے ہی واش روم سے باہر نکلا۔روحا کو الماری کے پاس کھڑے پاتے قریب چلا گیا۔

جب روحا کو اپنی کمر پر ہارون کی انگلیوں کا لمس محسوس ہوا۔ تبھی وہ گھبرا گی۔

کچھ نہیں میری جان اپنی بیوی کو مانا اور رومنیس کر رہا ہو۔

ہارون نے ہستے ہوئے روحا کا رخ اپنی طرف کرتے کہا۔

ہارونننننن۔۔

روحا نے جیسے ہی ہارون کی طرف دیکھا۔ہارون کو شرٹ لیس دیکھ کر چیخ پڑی۔

پہلے شرٹ پہن کر آے اور میں ناراض نہیں ہو۔

روحا نے اپنی آنکھیں بند کرتے ہارون سے گھبرا کر کہا۔۔

کیوں کیا ہوا میری شیرنی کو کل تو سارا دن تم شیرنی بن کر گھوم رہی تھی۔اب بیگھی بلی بنی ہو۔

ہارون نے روحا کی حالت انجوائے کرتے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ایک میں لے کر دیوار سے پن کرتے ہوے شرارتی انداز سے پوچھا۔۔

ہارون۔۔

روحا بس اتنا بول پای ویسے بھی ہارون کے کلون اور جسم کی خوشبو روحا کو مدہوش کر رہی تھی۔۔

جی جانِ ہارون۔

ہارون نے روحا کے لبوں کو فوکس لے کہا۔جو آنکھیں بند کیے اس کے ہوئٹ کانپ رہے تھے۔

کیا ڈھونڈ رہی تھی تم۔کافی دیر بعد ہارون خود ہی بولا۔

روحابس خاموش کھڑی ہارون کے دل کی ڈھرکن کی آواز سن رہی تھی جو اس کے بے حد پاس کھڑا تھا۔

ہارون آپ کی ہاٹ بیٹ اتنی تیز کیوں ہے روحا نے اچانک اپنا ہاتھ چھڑوا کر ہارون کے دل کے مقام پر رکھتے ہوئے پریشانی سے پوچھا۔۔۔

وہ پنک روز جب تم ساتھ ہوتی ہو میری ایسی ہی دل کی ہاٹ بیٹ تیز ہوتی ہے۔

ہارون نے خوش ہوتے روحا کا ہاتھ پکڑتے چوم کر کہا۔

روحا خاموش رہی۔

اچھا بتاؤ کیا ڈھونڈ رہی تھی۔ہارون نے دوبارہ روحا کا ہاتھ دیوار سے پن کرتے پوچھا

۔۔

وہ برہان کے بچوں کا سامان دیکھ کر رکھ رہی تھی کیوں کہ ہم کل جا رہے ہے نہ۔

روحا نے جلدی سے جواب دیا۔

او وہاں سالے صاحب نے ترقی کی ہے ویسے کچھ زیادہ ہی فاسٹ ہے تمھارا بھائی دو بچوں کا باپ بن گیا۔

اور میں صرف ایک بیٹی کا باپ بنا یہ غلط ہے پنک روز۔

ہارون کے اپنے ایک ہاتھ کی انگیاں روحا کی گردن پر چلاتے ہوے کہا۔۔

ہارون کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ باڈی بلڈر انسان بزنس ٹائیکون اتنا بے شرم ہے۔

اگر کسی کو پتہ چل جاے تو کبھی آپ سے کوئی ڈیل نہ کرے۔۔

روحا جس کی اب واقعی ہارون کے پاس کھڑی حالت خراب ہو رہی تھی۔ تبھی اپنی ابتر ہوتی سانسوں کے درمیان کہا۔۔

اور میرے ہاتھ چھوڑ دے ہارون درد ہو رہا ہے یہ باڈی کہاں سے بنائی ہے کتنے موٹے ہے آپ۔

روحا نے رونے والی شکل بنا کر ہارون کے مسلز دیکھ کر طنز کیا۔۔ہارون کو کوئی ہوش نہیں تھی وہ بس اپنی پنک روز کو دیکھنے میں مصروف تھا۔

جیسے دیکھ کر روحا کی اپنی جان جاتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

ہاہاہا۔یہ باڈی تمھارے لیے بنای ہے پنک روز کتنی لڑکیاں مرتی ہے مجھے دیکھ کر ایک تمھیں قدر نہیں اور میں تو تب سے بے شرم ہو میری جان جب تم اس دنیا میں آی تبھی

میری پنک روز بن چکی تھی۔۔

دیکھ لو تب سے نظر ہے میری تم پر اور تم کہتی ہو میں رنگ برنگ لڑکیوں کی نظر میں رہتا ہو۔

ہارون نے جان بوجھ کر روحا کو بات سنائی۔

نہیں ہارون وہ میں بس ویسے ہی کہا۔مجھے پتہ ہے آپ بہت اچھے ہے۔

روحا نے جلدی سے اپنی صفائی دی کہ کہیں ہارون واقعی ناراض نہ ہو جائے۔۔

ہاہاہا مذاق تھا میری شرنی چلو مجھے کس کرو اچھے والی تاکہ میرا دن اچھا ہو۔

ہارون نے اپنا چہرہ روحا کے چہرے کے قریب لاتے ہوئے کہا۔۔

لیکن میں کیسے۔۔

روحا کی یہ بات سنتے ہی حالت خیر ہو چکی تھی۔

جیسے میں کرتا ہور کو میں بتاتا ہو۔

ہارون نے شرارت سے کہا۔

رکیں انکھیں بند کرے آپ

۔روحانے جلدی سے گھبرا کر کہا۔۔

اور جلدی سے ہارون کے ماتھے پر کس کرتی پیچھے ہو گی۔یہ کیا پنک روز دوسری والی کس چاہے ابھی۔ہارون نے واپس روحا کو اپنے حصار میں لیتے روٹھے پن سے کہا۔

اف کیسے کرونہ کی تو ہارون ناراض ہو جاے گے۔پنک روز کر وورنہ اب میں کرو گا۔

ہارون نے روحا کو سوچ میں مبتلا دیکھ کر دھکی دی۔

جی۔۔

روحانے گھبراتے ہوے اپنے ہوئٹ ہارون کے لبوں کے پاس لے جا کر رک گی۔۔

پنک روز یہ کام بھی مجھے کرنا پڑے گا۔تب تک تم سکھ جاو گی۔

ہارون نے یہ کہتے ہی اچانک روحا کے لبوں پر اپنے ہوئٹ رکھ دے۔۔

اب روحا مکمل ہارون کی قید میں پھچتا رہی تھی جو روحا کے جسم کی خوشبو میں مدہوش ہوا اپنی پیاس بجھا رہا تھا۔۔۔

زیان زیان

ہانی نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے زیان کو پکارا جو پکار کم چینخ زیادہ رہی تھی

کیا تکلیف ہے کیوں اتنا اونچی بول رہی ہو

ادھر ہی بیٹھا ہو کوئی سرحد کے پار نہیں

جو تمہاری آواز نہ سنائی دے مجھے

زیان نے لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے غصے سے کہا

زیان کام میں مصروف تھا ہانی کا شور سن کر وہ ڈسٹریب ہو رہا تھا

اس لیپ ٹاپ کو چھوڑے

ہانی نے زبردستی زیان سے لیپ ٹاپ لے کر بیڈ پر رکھا اور خود اس کی تھائی پر بیٹھ گی

دونوں طرف ٹانگیے کر کے

زیان تو ہانی کے اس عمل پر حیران رہ گیا

کیا مسلہ ہے اب تمہیں زیان نے بیزاریت سے پوچھا

یہ میں نے کباب بنائے ہے آج روحا آپو سے پوچھ کر کھا کر بتائے کیسے بنے ہے ٹیسٹی ہوگے ضرور

آخر میں نے اتنی محنت کی ہے

ہانی نے چہکتے ہوئے کہا

کباب کی شکل دیکھ کر زیان کی ہنسی ہی چھوٹ گی

کیوں کہ وہ ٹیسٹی کباب کم جلے ہوئے کباب زیادہ لگ رہے تھے

زیان کی ہنسی دیکھ کر ہانی کو غصہ آگیا

ہنس کیوں رہے ہے کباب کھائے نہ

ہانی نے سنجیدگی سے کہا

میں تو نہیں کھاوگا یہ جلے ہوئے کباب

زیان نے قہقہ لگا کر کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ چٹنی دیکھ رہے ہے آپ

یہ ہی گرادینی ہو آگر نہ کھاے تو

تحمل سے دھمکی دی گی

میں تو نہیں کھاوگا یہ کباب

زیان نے قہقہ لگاتے ہوے کہا

اور ہانی نے غصے میں زیان کی شرٹ پر چٹنی گرادی

تم واقعی پاگل ہو

زیان نے اپنی بلیک ٹی شرٹ کو دیکھ کر غصے سے کہا

اور شٹ اتاردی

ہانی تو زیان کو شرٹ کے بغیر دیکھ کر نظریں جھکا گی

اس کی یہ حرکت زیان سے چھپی نہ رہ سکی

آج تو تم بلش کر رہی ہو

اس دن تو بے شرموں کی طرح گلے لگ گی تھی

زیان نے ہانی کے لال ہوتے گالوں کو چھوتے ہوے طنزیہ انداز میں کہا

اس میں کیا بے شرمی اپنے شوہر کے گلے لگی تھی میں کسی غیر کے نہیں

ہانی نے زیان کے دل پر ہاتھ رکھتے ہوے مسکرا کر کہا

ہانی کے ہاتھ کا نرم لمس محسوس کر کے زیان کے دل کی دھڑکن کی رفتار بڑھ گی

یہ کیا کر رہی ہو زیان نے حیرانی سے پوچھا

وہ ہانی کے عمل پر حیران تھا

اس کی بات کا جواب دیے بنا ہانی نے اپنے دہکتے لب زیان کے دل پر بنے H پر رکھ دیے

ہانی کے لبوں کا لمس محسوس کرتے ہی زیان پاگل ہو رہا تھا وہ پیچھے کی طرف گردن کر کے انکھیں موند کر ہانی کے لمس کو محسوس کر رہا تھا جو H پر اپنے لب رکھ کر شاید آٹھانا بھول گی تھی

زیان

ہانی نے مسکراتے ہوے پکارا

ہانی کی آواز پر زیان ہوش میں آیا

اور ہانی نے زیان کو بنا موقع دیے اس کے منہ میں کباب رکھ دیا

ایک سایڈ سے زیان کے منہ میں اور دوسری طرف سے ہانی کی منہ میں

زیان حیران تھا ہانی کے ہر عمل میں

ہانی اپنی طرف سے کھا رہی تھی اور زیان ہانی کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا کھا رہا تھا

کباب ختم ہونے والا تھا اور ہانی کو خود کو گھبراہٹ ہو رہی تھی کیونکہ اس نے اپنے جلے ہوے کباب زیان کو کھلانے کے چکر میں یہ سب کیا تھا

لیکن اگلے مرحلے کا سوچ کر ہی اس کع گھبراہٹ ہو رہی تھی

ہانی اور زیان کے ہونٹوں میں بہت کم فاصلہ رہ گیا تھا دونوں کو سانس ایک دوسرے کے چہرے کو چھو رہی تھی

ایک دوسرے کی آنکھوں میں دونوں دیکھ رہے تھے

ہانی کو تو اپنی سانس بند ہوتی محسوس ہو رہی تھی

اچانک زیان نے ہانی کو اپنے اوپر سے ہٹایا

اور اور اسے صوفے پر لٹا کر اس پر جھک گیا

اس سارے عمل پر ہانی حیران تھی

تم سے نہیں ہو گا چشمیش

یہ سب کرنے کے لیے محبت چاہت کی ضرورت ہوتی ہے جو تم جیسی بے حس لڑکی کے لیے نا ممکن ہے

زیان نے ہانی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے افسوس سے کہا

اس دن جیسے مجھے ہگ کیا اور جو کہہ رہی تھی سب روحا بھابھی کی کہنے پر کیا

آج بھی ان کے کہنے پر سب کر رہی تھی

افسوس میں خوش ہو رہا تھا کہ تم اپنی مرضی سے سب کر رہی ہو

تمہاری آنکھوں میں سب صاف نظر آ جاتا ہے حنین

اور مجھے دکھ اس بات کا ہو رہا تمہارے میرے قریب آنے سے میں خوش کیوں ہو گیا

جبکہ مجھے معلوم ہے یہ سب تم خود نہں دوسروں کے کہنے پر کر رہی ہو

گھر بھی دوسروں کے کہنے پر آئی ہو

زیان نے افسوس سے کہا

ایسا نہیں ہے زیان

ہانی نے گھبراتے ہوئے کہا

وہ حیران تھی زیان کو کیسے پتا چلا سب

اتنی ہمیت کر کے آئی تھی سب ہی فضول گیا

ہانی نے افسودگی سے سوچا

ابھی بھی جھوٹ کہہ رہی ہو

یار بس کرو اب

زیان نے ہانی کے اوپر سے آٹھتے ہوئے کہا

اور کمرے سے چلا گیا

ہانی افسوس کرتی رہ گی

میں نے کیوں روحا اپو کی بات پر عمل کیا

خود سے بھی تو کچھ کر سکتی تھی

ہانی نے دکھی ہوتے ہوئے سوچا

ہانی نے ایک پارٹی ارینج کی تھی

۔جس میں صرف لڑکیوں کو آنے کی اجازت تھی۔۔

روحا ہارون بھی آگے تھے۔

روحا بہت خوش تھی اپنے بھتیجے بھتیجی کو دیکھ کر۔

عمارہ اسامہ بھی واپس آگے تھے۔

ہانی نے زبردستی انھیں بلایا تھا

۔عمارہ کو ہانی کی بات مانی ہی پڑی

۔اس لیے برہان کے بچوں کو دیکھنے کے لیے آ گی۔

مہر ہاوس میں ہر طرف خوشیوں کا سما تھا۔

مہر صاحب اور نتزیلہ بیگم بہت خوش تھے۔

اپنے گھر میں اتنی رونق دیکھ کر۔

چل ہانی شروع ہو جا جلدی سے اب

اس نے اپیرن پہنتے ہوئے کہا

۔مرد کے دل کا راستہ اس کے پیٹ سے ہو کر گزرتا ہے۔

روحا کی کہی بات ہانی کے کانوں میں گونج رہی تھی۔

اف میں کیسے اتنی محنت کرو

اس زرانے کو منانے کے لیے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھ سے یہ کام تو ہوتا ہی نہیں۔

کیوں نہ علیزے کے مشورے پر عمل کرلو

۔ہانی نے بالوں کو سمیٹتے ہوے سوچا اور خود ہی اپنی سوچ پر مسکرانے لگی۔

کیا بناؤ سمجھ نہیں ارہی

۔ہانی نے پریشان ہو کر سوچا۔

ہاں بریانی بنالیتی ہو

وہ تو ہر کوئی شوق سے کھاتا ہے

۔یہ زرافہ بھی کھالے گا۔۔

ہانی نے مسکراتے ہوے کہا۔۔

لیکن مجھے تو بنانے نہیں آتی

۔اب کیا کرو۔

چالوں کو دیکھ کر ہانی بلکل پریشان ہو کر سوچ رہی تھی۔اسے کھانا بنانا نہیں آتا تھا۔

روحا آپو کو دیکھا ہی ہے وہ کیسے بناتی تھی

بس تھوڑا یاد کرو گی تو مجھے آجاے گا بنانا۔

ابھی موبائل بھی نہیں ورنہ آپو سے پوچھ لیتی۔

ہانی نے سوچتے ہوے کہا۔

ہانی نے پریشر کوکر میں چاول ابالنے کے لیے رکھ دے

لیکن پریشر کوکر کی سیٹی سنتے ہی ہانی نے چیخیں مارنی شروع کردی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|...

ہانی اب پریشر کوکر پر پانی ڈال رہی تھی۔

ہیلو کوکر بھای

پلیز یہ سیٹی بجانا بند کردے

ورنہ میرا دل بند ہوجاے گا۔۔

ہانی نے کوکر پر اور زیادہ پانی ڈالتے ہوے کہا۔۔۔

اس سے پہلے کوکر کوی کام سرانجام دیتا۔

زیان ہانی کو پیچھے کی طرف کھینچ چکا تھا۔۔

اور کوکر کی ٹھاااااہر طرف گونج چکی تھی۔۔

ہانی نے جب انکھیں کھول کر دیکھا زیان اس پر جھکا ہوا تھا۔۔

اپنے اوپر زیان کو دیکھ کر ہانی حیران رہ گی۔۔

آپ یہاں کچن میں تو رومنیس چھوڑ دے۔

اچھا خاصا میں کام میں مصروف تھی۔

ہانی نے زیان کی گردن میں بازو حائل کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔

ہانی کی بات پر زیان کو چار سو والٹ کا شوک ہی لگ گیا۔اور فورًا اس کے اوپر سے اٹھ گیا

۔۔

تم پاگل ہو گیا

مجھے کیا ضرورت تم سے رومنیس کرنے کی۔

وہ بھی کچن میں

چشمش زرا غور سے دیکھو کچن کا کیا حال کر دیا ہے تم نے اگر تمہیں نیچے نہ کرتا تو یہ حال تمھارا ہوتا۔۔

زیان نے ارد گرد اشارہ کرتے غصہ سے کہا۔۔

ہر طرف چاول ہی چاول نظر آرہے تھے

۔ہانی دیکھ کر حیران رہ گی۔

۔یہ کچن کو کیا ہوا اس ککر بھای کو میں نے کہا بھی تھا اپنی سیٹی بند کرے اس نے میری سنی ہی نہیں

۔ہانی نے گھبراتے ہوے کہا۔۔

کبھی کچن گی ہو تو پتہ چلے کھانا بناتے کیسے ہے۔

سارے کچن کا نقشہ ہی بگاڑ دیا۔

زیان نے افسوس سے کہا۔۔

ہانی بلکل خاموش کھڑی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ میں نے کتنی بار کہا ہے بال کھلے مت رکھا کرو

میری ایک بات تمہیں سمجھ نہیں آتی۔

زیان نے ہانی کے بالوں کو چھوتے ہوئے غصہ سے کہا۔۔

میں بھی کتنی بار کہوں مجھے بال بنانے نہیں آتے

ایک بار کہی ہوئی بات سمجھ میں نہیں آتی کیا۔

زیان کے انداز میں ہی جواب آیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsanay|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہانی کے جواب پر زیان کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی

کھانا میں بنالوں گا

تم جاکر بال باندھو۔

زیان نے انکھیں چراتے ہوئے کہا۔

کیا کھانا سچی

آپ بنالو گے۔۔

ہانی نے خوشی سے چہکتے ہوئے پوچھا۔۔

ہاں کھانا میں بنالو گا

اس میں پاگلوں جیسی حرکیت کرنے والی کیا بات ہوی۔۔

زیان نے ناسمجھی سے پوچھا۔۔

زیان میں بہت خوش ہو

شکر ہے مجھے کھانا نہیں بنانا پڑے گا۔

آپ خود ہی بنالیا کرے گے

ہانی نے خوشی سے کودتے ہوئے کہا۔۔

پاگل اتنی سی بات پر خوش ہو گی

لڑکیاں جان مانگنے پر آجاتی ہے

اوراس کی سوچ صرف کھانے تک محدود ہے

میری پاگل سی چشمیش

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|...

زیان نے ہانی کو دیکھتے ہوے دل میں سوچا

اور خودی مسکرانے لگا

چلو کمرے میں تمہارے بال بناتا ہو۔

زیان نے ہانی کو کمرے کی طرف لے جاتے ہوے کہا۔

ہاے زیان

آج کیا مجھے مارنے کا اردہ ہے ایک ساتھ اتنی خوشیاں میں برداشت نہیں کر سکتی۔

۔ہانی نے زیان کے گلے لگتے ہوے کہا۔

زیان اس کے عمل پر حیران رہ گیا۔۔

میری کتنی خوائش تھی میرا شوہر کھانا بھی خود بناے اور مجھے تیار بھی وہی کرے۔

سچی مجھے اتنی خوشی ہوی تھی جب برہان کی مہندی پر آپ نے مجھے تیار کیا تھا۔۔

ہانی نے خوشی سے بتایا

۔زیان ہانی کی بات سن کر بے ہوش ہوتے ہوتے رہ گیا۔

ہانی اور زیان سے خوش ناممکن سی بات ہے۔

زیان نے خود ہی سوچا

اور اس کے لبوں پر مسکراہٹ آ گی۔۔

زیان

آپ ناراض تو نہیں مجھ سے

جو اس دن ہوا اس کے لیے سوری

زیان میرا ارادہ آپ کا موڈ خراب کرنے کا نہیں تھا

مجھے یہ سب کرنا نہیں آتا

اس لیے روحا آپو سے سب پوچھا تھا

ہانی نے گھبراتے ہوئے کہا

زیان جو ہانی کے بال بنا رہا تھا ہانی کی بات پر اس کے ہاتھ وہی تھم گے

ہانی کے منہ سے سوری

وہ بھی زیان شاہ کے لیے

اف میں آج خوشی سے مر ہی نہ جاو

یہ پاگل آج حیران کرتی جارہی ہے مجھے

زیان نے دل میں سوچا

وہ ہانی کی باتوں پر حیران تھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

زیان آپ نے جواب دیا

ہانی نے کنفیوز ہوتے پوچھا

ہانی کے سوال پر زیان ہوش میں آیا

ہانی میں چاہتا ہو

جو ہوا ہم سب بھول جاے

بس اب بہت ہوا

اور مجھے انتظار ہے اس دن کا جب تم خود قدم بڑھاوں گی

میری طرف خود کی رضامندی سے

بنا کسی کے کہے

زیان نے ہانی کے گالوں کو چھوتے ہوئے مسکرا کر کہا

زیان میں

خاموش بالکل خاموش

زیان نے ہانی کے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے کہا

ہانی میں معافی مانگتا ہو

اپنے ہر اس عمل کی جس سے تم ہرٹ ہوئی ہو

میں انتظار کروگا کب تم مجھے معاف کروگی

زیان نے شرمندگی سے کہا

ہانی بالکل خاموش تھی

عمارہ میں تمہارے لیے جو ڈریس لے کر آیا ہو

تم وہی پہنو گی آج۔

اسامہ نے عمارہ کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے پیار سے کہا۔

ظاہر سی بات ہے وہی کپڑے پہنو گی جو آپ لے کر آے ہے۔

عمارہ نے اسامہ کے ہاتھ کو تھامتے ہوے کہا۔

عمارہ برہان کی بھی بیٹی ہو گی ہارون کی بھی بیٹی بابر کی بھی بیٹی ہے

۔یار اب مجھے بھی چاہے اپنی بیٹی۔

اسامہ نے عمارہ کے ماتھے پر لب رکھتے ہوے کہا

۔اسامہ آپ اذان کے کپڑے چینج کریں

۔میں تیار ہو کر آی۔

عمارہ نے بات کو ٹالتے ہوئے کہا۔

اور اسامہ کے حصار سے نکل کر ڈراسنگ روم چلی گی۔

ہائے میری معصوم سی بیوی۔ شرما گی

اسامہ نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا۔

اور آذان کے کپڑے چینج کرنے لگا۔۔

ہارون میں یہ ڈریس نہیں پہنو گی۔

روحا نے مکیسی کو دیکھ کر صدمے سے کہا جس کا شولڈر بالکل سلیو لیس تھا۔

تم آج یہ ہی پہنو گی پنک روز

ورنہ مجھے پہنانے میں زرا شرم نہیں آئے گی

۔سو شرافت سے پہن لینا ویسے بھی تم لڑکیوں کی پارٹی ہے کوی اور وہاں نہیں ہو گا

۔تم پریشان مت ہو میری جان

ہانی نے پارٹی رکھی ہے اگر تم ایسا کرو گی وہ ناراض ہو جاے گی۔

ہارون نے مسکراتے ہوے سمجھایا۔

ہارون کی بات پر روحا کو کچھ حوصلہ ہوا۔۔

ہارون جنت آپ کے پاس ہی ہو گی

۔ویسے بھی آپ کے بنا رہتی ہی نہیں ہے آپ اچھے سے سنبھال لے گے

لیکن پھر بھی میں آپ کو بتا دو۔

جنت کے لیے ایک بیگ تیار کیا ہے جس میں جنت کی ضرورت کی ہر چیز موجود ہے۔۔

روحا کو ہارون پر پیار آرہا تھا(جو اپنے دل پر پتھڑ رکھتے ہوے روحا کو جانے کی اجازت دے رہا تھا وہ بھی جانتی تھی ہارون اس کے بنا ایک لمحہ بھی دور نہیں رہ سکتا).

ہارون آپ نے بھی اپنا خیال رکھنا ہے

مجھے زرا یاد نہیں کرنا جانِ روحا۔

روحا چلتی ہوی ہارون کے پاس آی

اس کی شرٹ کے کالر کو صیح کرتے ہوے کہہ رہی تھی۔

ہارون حیران رہ گیا تھا روحا کے عمل پر۔

خیر تو ہے پنک روز

آج کل بڑا پیار آرہا ہے اپنے شوہر پر۔

ہارون نے روحا کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوے پوچھا۔

جی بس آج کل مجھے اپنے ہبی پر پیار آرہا ہے

۔روحا نے اترا کر کہا۔

پھر تم پارٹی پر نہ جاو پنک روز

آج رات تمہاری واقعی خیر نہیں ہے بچ کے رہنا مجھ سے۔۔۔

ہارون نے انکھوں میں شرارت لاتے ہوے انکھ ونک کرکے کہا۔۔۔

جنت کا سارا سامان تیار ہے

۔اپنا بھی خیال رکھنا

روحانے ہارون کو پٹڑی سے اتراتے دیکھ جلدی سے بات کرتے ہوئے دوبارہ ساری تفصیل بتای۔

اور ڈارسنگ روم کی طرف بھاگ گی۔۔

ہمم اوکے

۔ہارون نے پیچھے سے تحمل سے جواب دیا۔۔

کیا یار بچے میرے ہے

ان کے لے پارٹی ارینج کی گی ہے

اور بچوں کے باپ کو ہی آنے کی اجازت نہیں ہے۔

برہان نے نروٹھے پن سے کہا۔۔

ہاہاہاہاہاہا

کیسے بچوں کی طرح ناراض ہو رہے ہے

۔پری نے قہقہ لگاتے ہوے کہا۔۔

تم مذاق بنالو میرا

تمہاری اپنی بولتی بند ہو جاتی ہے میرے مذاق پر

۔برہان نے انکھ ونک کرتے ہوے کہا۔

برہان کی بات پر پری خاموش ہو گی۔۔

جوڈریس تمھں دیاہے وہی پہنو گی تم

برہان نے پری کے سہنری بالوں کو چھوتے ہوے پیار سے کہا۔۔

اگر نہ پہنو تو

۔پری نے برہان کو تنگ کرنے کے لیے پوچھا

پھر تم آج رات اپنی خیر منانا

سر عام دھمکی دی گی

۔بے شرم انسان

۔پری نے برہان کو مکے مارتے ہوئے کہا۔۔

پری کی حالت دیکھ کر برہان نے قہقہ لگایا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ شاور کیوں آن نہیں ہو رہا

میں لیٹ ہو رہی ہو پہلے ہی

ہانی نے شاور کو دیکھتے ہوئے پریشان ہو کر سوچا

ہانی نے غصے سے شاور پر اپنا جوتا مارا اور اسے لگاتار کھینچنے لگی

لیکن پانی نہ آیا

زیان جو ہانی کی حالت دیکھ کر قہقے لگا رہا تھا

پاگل لڑکی

جلد بازی میں اندھی ہو گی ہو کیا

نیچے غور سے دیکھو یہاں سے آن ہو گا شاور

زیان نے ٹیپ کی طرف اشارہ کرتے ہوے کہا

ہانی نے ٹیپ آن کیا پانی ان دونوں پر برسنے لگا

زیان اور ہانی دونوں ہی شاور کے نیچے تھے

ہانی پوری بیھگ چکی تھی

س کا بیھگا پن زیان شاہ کو پاگل کر رہا تھا

چلیے اب جاے یہاں سے

ہانی نے زیان کو باہر کی طرف اشارہ کرے ہوے کہا

زیان ہانی کی بات کا جواب دیے بنا اپنی شرٹ اتارنے لگا زیان یہ کیا کر رہے ہے

ہانی نے نظریں جھکاتے ہوے پوچھا

مل کر نہاتے ہے

زیان نے ہانی کو کمر سے پکڑ کر اپنے سینے سے لگا کر مسکرا کر کہا

زیان کچھ عقل کر لے میں بہت لیٹ ہو رہی ہو

ہانی نے اپنا آپ چھڑواتے ہوئے کہا

جس میں وہ ناکام رہی

ہانی کے ہونٹوں سے ٹپکتا پانی

زیان کو بالکل ہی مدہوش کر گیا

اور بنا ہانی کی بات کا جواب دیے اپنے دہکتے لب اس کے ہونٹوں پر رکھ دیے

ہانی حیران پریشان زیان کی جنونیت کو برداشت کر رہی تھی

اس کا اپنے قدموں پر کھڑے رہنا مشکل تھا

ہانی نے خوب مزاحمت کی

لیکن زیان نے اسے نہ چھوڑا

اپنی تشنگی مٹا کر ہانی کو چھوڑا

ہانی اپنی سانسوں کو بحال کر رہی تھی

جب اسے اپنی گردن پر نرم دہکتا ہوا لمس محسوس ہوا

زیان لگاتار ہانی کو بیک سے چومتا ہوا پاگل ہو رہا تھا

زیان پلیز

ہانی نے التجا کی

زیان نہیں

جب ہانی کو اپنے کندھے سے شرٹ سرکتی ہوئی محسوس ہوئی

اس نے زور سے چلاتے ہوئے زیان کو دھکا دیا

زیان دھکے پر ہوش میں آیا

اسے اپنے عمل پر شرمندگی ہو رہی تھی

سوری ایم سوری

زیان معذرت کرتا چلا گیا

اف ہانی آرام سے بھی تو کہہ سکتی تھی

اب ناراض ہو گے ہو گے

اتنی مشکل سے سب ٹھیک ہونے لگتا ہے

پھر میں کچھ نہ کچھ غلط کر جاتی ہو

ہانی نے دکھی ہوتے ہوے سوچا

پاگل ہو زیان تم

وہ کیا سوچے گی میرے بارے

اب پھر مجھے غلط سمجھ لے گی

ہر بار وہ میرے پاس آنے کی بجاے

مجھ سے دور ہو جاتی ہے

صرف میری وجہ سے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زیان نے افسودگی سے سوچا

اب اسے تب تک ہاتھ نہیں لگاوگا جب تک وہ خود آگے نہیں بڑھے گی

چاہے کچھ بھی ہو جاے اب

نہ اس کی طرف دیکھوگا

اگر مہر ہاوس روکے گی آج تو

اسے واپس آنے کا بھی نہیں کہوگا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زیان نے خود سے عہد کیا

''''''''''''''''''''''''''''''''''''

بابر حجاب کا بیگ میں نے پیک کر دیا ہے

اسے فیڈر ہر دو گھنٹے بعد دینا ہے اسے دودھ گرم ہی دینا ہے۔

اچھا

علیزے نے ہدایت کی۔

یار علیزے تم مجھے کل سے تقریباً ہزار بار یہ بتا چکی ہو

۔مجھے تو بات حفظ ہو گی ہے۔

بابر نے علیزے کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہا۔۔

آپ بھول جاتے ہے سب علیزے نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

میرا لایا ہوا ڈریس پسند آیا

۔بابر نے علیزے کے بالوں کو چھوتے ہوئے کہا۔

ہاں بہت پسند آیا

۔علیزے نے شرماتے ہوئے جواب دیا۔

ویسے ناانصافی ہے تم سب لڑکیاں انجوائے کرو گی

۔اور ہم لڑکوں کو بچے پکڑا دے۔

بابر نے مصوعنی نروٹھے پن سے کہا۔۔

ہاہاہہاہااہاہاہہا

یہ صرف لڑکیوں کا فنکشن ہے ہانی نے ہی ارینج کیا ہے بس ہم پانچ ہی ہو گی اور کوی نہیں۔

آپس میں ٹائم گزارنے کے لیے ہانی نے یہ پلان بنایا ہے۔علیزے نے تفصیل سے بتایا

--

مجھے بھی کہہ دوں بابر اپنا خیال رکھ لینا

بابر نے مسکراتے ہوے کہا

مجھے پتہ ہے

آپ بن کہے اپنا خیال رکھے گے

میرے لیے اپنی بچی کے لیے

علیزے نے بابر کی پیشانی پر اپنے لب رکھتے ہوے کہا

علیزے کے لمس پر بابر کو سکون محسوس ہوا

مت جاو پارٹی پے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابر نے بہکے انداز میں کہا

علیزے بابر کے انداز کو دیکھ کر جلدی سے بھاگ گی

ہاہاہاہاہا

میری شرمیلی پٹھانی

بابر کی جان

بابر نے قہقہ لگاتے ہوے کہا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہانی نے اپنے مہر ہاوس ہی پارٹی ارینج کی تھی۔

ساری ڈیکورشن سیٹ اپ خود تیار کیا تھا

پری علیزے ہانی روحا عمارہ نے ریڈ مکیسی پہنی ہوی تھی

۔وہ سب بہت پیاری خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

بلاج پلوشہ کو ہانی اور روحا نے پکڑا ہوا تھا۔

عمارہ نے اذان کو پکڑا ہوا تھا۔ ب

چے بہت پیارے لگ رہے تھے۔۔

یار کتنا برا کیا ہمارے ساتھ ان لڑکیوں نے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خود وہاں انجوائے کر رہی ہے ہمارے بغیر

۔اور ہم یہاں بور ہو رہے ہیں۔

ہارون نے افسودگی سے کہا۔

صیح کہا ہارون بھای آپ کے پاس تو پھر جنت ہے اس سے پیار کر کے آپ کا ذہین

دوسری طرف چلا جاے گا

۔لیکن ان ظالم لڑکیوں نے میرے بچے بھی میرے پاس نہ رآنے دیے

میں کیا کروں مجھے اتنی یاد آرہی ہے برہان نے بھی افسودگی سے کہا۔۔

یار تم دونوں چپ کرو

ابھی میں نے حجاب کو اتنی مشکل سے سلایا ہے۔

اب اگر اٹھ گئی تنگ کرے گی۔۔

بابر نے سنجیدگی سے کہا۔۔

کیوں

بابر بھائی آپ کو یاد نہیں آرہی علیزے بھابھی کی۔

برہان نے تنگ کرنے کے لیے کہا۔۔

یاد آرہی ہے پاگل

لیکن میں تم دونوں کی طرح رونا نہیں ڈالا ہوا۔

بابر نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا۔۔

یہ ٹھرکی نظر نہیں آرہا

۔ہارون نے اسامہ کی تلاش میں ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

میں یہاں ہو سنجیدہ انسان۔اسامہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

اور لیپ ٹاپ ٹیبل پر سیٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔۔

یہ کیا کر رہے ہو۔

ہارون نے نا سمجھی سے پوچھا۔

یہ لڑکیاں خود کو بہت سمارٹ سمجھتی ہے۔انھیں نہیں پتہ اسامہ ان سے دو قدم آگے ہے۔

میں نے مہر ہاوس کے لاونج میں کمرہ لگایا تھا۔

اب ہم دیکھیے گے

آخر یہ سب کر کیا رہی ہے

۔اسامہ نے قہقہ لگاتے ہوئے تفصیل سے بتایا۔۔

تو کدھر جا رہا ہے

۔اسامہ نے زیان کو باہر جاتے دیکھ کر پوچھا۔۔

مجھے کوئی شوق نہیں تم لوگوں کی طرح فصول کام کرنے کے

دیکھو سب اپنی بیویاں۔

زیان نے سنجیدگی سے کہا۔۔

زیان بھای بیٹھ جاے ان سب میں آپ کی بیوی بھی شامل ہے

۔جس کی ہر وقت بے عزتی کرنا شاید آپ کی عادت بن گی ہے

جیسے آپ شوق سے سرانجام دیتے ہے

ثواب سمجھ کر۔

برہان نے سنجیدگی سے کہا

۔لیکن اس کے لہجے میں غصہ تھا۔

برہان کی بات پر زیان خاموش ہو گیا۔۔

چل اسامہ اب لیپ ٹاپ آن کر

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Poetry|Interviews

ہارون نے بے تابی سے کہا۔

کر رہا ہو صبر کر لے

اسامہ نے لیپ ٹاپ آن کرتے ہوے کہا۔۔

لیپ ٹاپ کے کرتے ہی سب اپنی جگہ مبہوت رہ گے

وہ پانچوں ہی آسمان سے اتری ہوی پریاں لگ رہی تھی

یار ناانصافی ہے یہ ہم کیوں ہے یہاں

برہان نے افسودگی سے کہا

پنک روز

روحا کے تو رونگھٹے کھڑے ہو گے

ہارون کی آواز پر

)وہ سب تیار ہو کر اپنے شوہروں کے سامنے نہیں گی تھی(

روحا کو اپنا ڈریس دیکھ کر فکر تھی

ہارون کیا ری ایکٹ کرے گا

اس لیے ہارون کی آواز پر گھبرا گی

روحا نے ڈرتے گھبراتے ہوے اپنی آنکھیں کھولی

تو اپنے سامنے کھڑی شخصیت کو دیکھ کر حیران رہ گی۔۔

ہاہاہاہاہاہہاہاہہاہہاہا۔

روحا سامنے دیکھ کر قہقہ لگا کر پاگل ہو رہی تھی۔

ہانی مکیسی پر کورٹ پہنے ہارون کی طرح چلتی ہوی روحا کے سامنے آرہی تھی

ہانی کچھ شرم کرلو

مجھے لگا ہارون آ گے ہے

۔روحا نے قہقہ لگاتے ہوے کہا۔

ہارون تو روحا کو ایسے مسکراتے دیکھ کر حیران تھا

۔آج سے پہلے اس نے کبھی روحا کو ایسے ہستے نہیں دیکھا تھا۔۔

ہاہاہا۔۔۔

ہاے میری پنک روز میں تو بے شرم ہو تم ہی کہتی ہو۔

تمھں پتہ ہے پنک کلر میرا فیورٹ ہے تبھی تم میری پنک روز ہو۔

ہانی نے ہارون کی طرح اپنی انکھ ونک کرتے کہا۔۔۔

ہاہاہا

۔ہانی بس کرو یار

میں نے ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو جانا روحا نے مسلسل سرخ چہرے کے ساتھ ہستے ہوے کہا۔۔۔

پنک روز تم مسکراتی ہوی بہت پیاری لگتی ہو میری زندگی میرا عشق ہو تم

۔ہانی نے روحا کا ہاتھ پکڑ کر ہارون کے انداز میں کہا۔

روحا تو شرم سے پانی پانی ہو گی۔

یہ ہی حال ہارون کا تھا۔

❤❤❤❤❤"چل دیا

دل تیرے پیچھے پیچھے❤

دیکھتا میں رہ گیا۔❤۔

کچھ تو ہے❤

تیرے میرے درمیان❤

ان کہا سا رہ گیا۔❤

میں جو کبھی کہہ نہ سکا❤

آج کہتا ہو پہلی دفعہ❤

❤دل میں ہو تم❤

آنکھوں میں تم❤

پہلی نظر سے ہی یارا۔۔❤

یہ عشق کی❤️

ہے سازیشیں

لو آ ملے ہم دوبارہ۔۔❤️

دل میں ہو تم آنکھوں میں تم❤️

پہلی نظر سے ہی یارا۔۔۔🙈💖💖"

ہانی روحا کا ہاتھ گھوما کر اس کے ساتھ کپل ڈانس کر رہی تھی۔

روحا تو گانے کے بول سن کر حیران رہ گی۔

کیونکہ ہارون کی حالت ان الفاظ جیسی ہی تھی۔

ہارون کو یاد کرتے روحا کے چہرے پر مسکرائٹ آ گی۔

اور وہ مسکرائٹ کسی سے چھپی نہ رہ سکی۔۔

ہائے روح تو شر ما گی۔۔

پری نے روحا کو تنگ کرنے کے لیے کہا۔۔

دفعہ ہو بے شرم۔

روحا نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا۔

اس کے قہقے ہارون کو حیران کر رہے تھے۔

ویسے ہارون مبارک ہو

تیری بیوی اب بالکل مکمل طور پر تجھ سے راضی ہے۔اسامہ نے انکھ ونک کرتے کہا

اگر تو چاہتا ہے کہ عمارہ کے پاس آج صیح سلامت پہنچ جاے تو اپنی بکواس بند رکھ۔

ہارون نے دانت پیستے ہوے کہا(گویا ان دانتوں میں اسامہ کو کچا چبا رہا ہو).

بس کر دے

آ گر اللہ نے تمھں اتنی باڈی دی ہے

ہر وقت میرے جیسے معصوم پر ظلم کرنے کو تیار رہتے ہو تم کھڑوس انسان۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسامہ نے ہارون کا کسرتی جسم دیکھ کر ڈرتے ہوئے کہا۔(اسے ڈر تھا واقعی ہارون آج اس کا قیمہ نہ بنا دے).

"جانِ برہان۔۔

پری جس کے دانت اندر ہی نہیں جا رہے تھے

۔لفظ جانِ برہان سن کر اسے شوک لگا تھا۔

ادھر ادھر برہان کو ڈھونڈ رہی تھی

۔اسے برہان کہیں نظر آیا۔۔

سامنے علیزے مکیسی کے اوپر ہی ٹی شرٹ پہنے کھڑی تھی

۔(ہانی نے سب کی آواز ریکاڈ کی ہوی تھی۔کون اپنی بیوی کو کس نام سے پکارتا ہے وہ ریکاڈرنگ آن کر کے سب کو حیران کر رہی تھی یہ کام اس نے کیسے کیا یہ صرف وہی جانتی تھی).

❤❤"تو جو کہہ دے تو میں جنا چھوڑ دو۔😍

بن سوچے ایک پل سانس لینا چھوڑ دو۔😍

نہ رہو😘

نہ جیو😘

کوئی لمحہ تیرے بن۔😘

زندگی😘

ہے تھی😍

تجھ میں ہی کہی۔😘

تو دعا ہے دعا ہے خواہشوں کی دعا۔👐❤

تو دعا ہے دعا ہے خواہشوں کی دعا۔❤👐"

علیزے پری کے ساتھ کپل ڈانس کر رہی تھی۔

پری شرم سے پاگل ہو رہی تھی۔

اس کے گال سرخ ٹماٹر جیسے ہو رہے تھے

۔برہان پری کی حالت دیکھ کو فل انجوائے کر رہا تھا۔۔

ہائے میری ٹھرکی بھابھی آج شرما رہی ہے

۔ہانی نے پری کے گالوں کو چھوتے ہوئے تنگ کرنے کے لیے کہا۔۔

دفع ہو موٹی باز آجا۔

پری نے مصوعنی غصہ سے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|In

ہاہاہاہہاہاہاہاہا۔

باز آجاے وہ بھی حنین زیان شاہ کبھی نہیں

۔ہانی نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا۔۔

زیان حنین کے منہ سے اپنا پورا نام سن کر شوک رہ گیا۔۔

وہی سب نے ہوٹنگ سارٹ کر دی

۔ہانی اور زیان کو سمجھ نہ آئی وہ کیا بولے۔۔

ہانی کے منہ سے زیان نام زرا اچھا نہیں لگا تھا۔۔

اسامہ نے سنجیدگی سے کہا لیکن اس کی آنکھوں میں صاف شرارت دیکھ رہی تھی۔۔

ہاہاہا بالکل ہارون نے فوری ہامی بھری۔

دفعہ ہو جاؤ بے غیرتوں

زیان نے دونوں کو کشن مارتے ہوئے کہا۔

اور سب کے قہقے گونج رہے اٹھے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جانِ اسامہ۔۔

عمارہ جو بلاج کے ساتھ مصروف تھی

۔اسامہ کی آواز سن کر اس کی بھی ہوائیاں اڑ گی۔

لیکن اپنے سامنے پری کو دیکھ کر اس کی ہنسی چھوٹ گی۔

کیونکہ پری اسامہ کا کرتا پہننے کے چکر میں اپنا حلیہ بگاڑ چکی تھی۔۔۔

عمارہ کو اتنا کھل کر مسکراتے ہوئے اسامہ زیان دونوں حیران تھے۔

کیونکہ وہ اتنا مسکراتی نہیں تھی۔۔

😍😍😊"طلب ہے تو ہے نشہ۔😘

ہر لمحے دل یہ تیرا۔😍

کھل کر ذرا جی لو تجھے۔😍

آجا میری سانسوں میں آ۔😘

مریضِ عشق ہو میں کر دے دعا۔👐❤️

ہاتھ رکھ لے تو دل پر ذرا❤️✋"

پری نے عمارہ کے ساتھ کپل ڈانس کیا

جس میں عمارہ نے خوشی خوشی پورا ساتھ دیا۔۔

اسامہ کو یاد کر کے۔

ویسے ٹھرکی

ارف پیارے بہنوئی۔

شکریہ میری بہن کو مکمل کرنے کے لیے اس کے چہرے پر جو خوشی سکون مجھے اب نظر آتا ہے وہ میں نے کبھی نہیں دیکھا۔۔

زیان نے خوشی سے مسکرا کر کہا۔

زیان کی بات پر اسامہ خوش ہو گیا۔۔

شکر ہے

اس کی معصوم بیوی اس سے خوش ہے۔

"جانِ بابر۔

میری پٹھانی۔

بابر کی آواز سن کر علیزے پاگلوں کی طرح قہقے لگانے لگی۔۔

کیونکہ اس کے سامنے ہانی فوجی یونیفارم میں کھڑی بہت کیوٹ لگ رہی تھی۔

🙈💞😍"

مختصر ملاقاتیں😐

عمر بھر کی بے چینی😕

تیرے عشق نے اکثر راتیں میری چھنی۔😦

جو کہہ نہ سکے میری مکمل زندگانی ہے تو۔😍

تیرے چہرے سے اب نظر میری ہٹتی نہیں۔🙈

تیری دعاوں میں شامل میری دعا۔رہتی ہے

تجھ سے کہا جدا ہو😍

میں تجھ پر ہی فنا ہو میں۔😍"

دونوں نے مل کر مستی کر کے ڈانس کیا

۔علیزے اس کا پورا ساتھ دے رہی تھی۔۔

بابر یہ سب دیکھ کر قہقہ لگا رہا تھا۔۔

ویسے زیان تمہاری بیوی پورا پٹاخہ ہے جس کا سپکیر بند نہیں ہوتا۔

اور موج مستی میں سب سے آگے نظر آتی ہے

۔ہم سب کی بیویاں تو زبان بھی سوچ سمجھ کر استعمال کرتی ہے۔

کہ کہیں خرچ زیادہ نہ ہو جاے۔

اور ایک تیری بیوی ہے جو اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتی۔۔

اسامہ نے ہانی کو دیکھتے ہوے قہقہ لگا کر کہا۔۔

(

اس کی وجہ سے سب کے چہرے پر رونق آجاتی ہے۔

برہان نے ہانی کی طرف محبت سے دیکھ کر کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

)بھائی بہن کے پیار جیسا کسی کا پیار ہو نہیں سکتا۔.(

زیان بالکل خاموش تھا

اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ کیا کہے

ہانی سب کے ساتھ ہنسی مذاق میں مصروف تھی

۔جب اسے اپنے جسم پر عجیب سا لمس محسوس ہوا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

روحا ہانی کو اپنے حصار میں لیے کھڑی تھی۔

زیان جیسا پولیس یونیفارم پہن کر

ہانی تو روحا کو اس حلیے میں دیکھ کر دنگ رہ گی۔۔

💕💕💓💓💓"تیری یادیں

تیری ملاقاتیں😍

میں کیسے بھول جاؤ وہ چاہیت کی برسایتں😍

توہی میرادل ہے توہی میری جان😘

کبھی توپاس میرے آو😍

کبھی تو نظریں مجھ سے ملاؤ 😍

اوجاناں۔😘

میری جان پلیکں یوں نہ جھکانا😍

۔میری جان مجھ سے دورنہ جانا۔😍

میری جان مجھ کو بھول نہ جانا😍

اوجاناں😘

مجھے لوٹادے😍

وہ میراپیار😍

مجھے لوٹادے😍

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles

وہ میرا پیار۔۔😍"

روحاہانی کو زور زور سے گھوما رہی تھی۔

اور مسلسل اسے کس کیے جا رہی تھی۔۔

سب کے منہ حیرت سے کھولے ہوئے تھے۔

ہارون کا سب زیادہ برا حال تھا صدمے میں وہ اپنی پنک زور کو دیکھ رہا تھا

۔۔(ہائے میری پنک روز نے کبھی مجھے ایسی کس نہیں کی۔ہارون نے دل میں افسودگی سے سوچا

۔آج رات پکا اپنی پنک روز سے کس لوگا۔"ہاں" ہارون نے دل میں پختہ ارادہ کیا

۔۔).

گانا ختم ہونے کے بعد سب نے ایک ساتھ قہقہ لگایا۔۔

-*-*-----------------

ویسے ہارون ہانی کو چھوڑ روحا بھابھی نے آج سب کو حیران کر دیا۔

زیان نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا۔۔

ہاں یار میں خود حیران ہو۔

ہارون نے صدمے کی حالت میں کہا۔۔۔

👯"کپڑے ادلے بدلے

👗جوتے بھی چیلے۔👠👡

ٹاپ جو تو لے گی تھی👘

تو اپنے پاس ہی رکھ لے👘

ویسے تو میری بہناں تیرے لیے مار بھی کھای👢

سیلری دو مہنیے کی تیرے برتھ ڈے پر اڑای۔🎂

اور اس کیا جو تو برسوں میری ٹھوکی گاڑی۔🚗

یارا تیری میری یاری سب سے پیاری👭

یارا تیری میری یاری سب سے پیاری👯

اب تو دیکھ دیکھ کر دنیا جلنے والی😏😏"

ہانی علیزے جوش کے ساتھ گانے میں مصروف تھی۔

گانے کے ساتھ دونوں سیٹپ بھی کر رہی تھی۔

بابر زیان دونوں ان کی آواز پر دنگ رہ گے۔

سریلی آواز میں دونوں اپنی دوستی کا اظہار کر رہی تھی

---۔

*______________________

"یار تو رہنے دے😏

تیرے کہنے پر😒

میں نے بندے سے جھوٹ بولا😢

گوا جانے کا پلان تھا اس کا✈️

میں نے منع کر کے دل توڑا💔

اب اس کا جو دو دن بوائے فرینڈ کرنے والا۔۔😳😳"

پری روحا عمارہ ان دونوں کی حالت دیکھ کر ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔

کیونکہ دونوں نے ایسا ہی دوستی رومنیس شروع کیا ہوا تھا۔

ایک دوسرے کے گلے میں ہاتھ ڈال کر۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دیکھ زیان بابر تم دونوں کی بیویاں مشکوک لگ رہی ہے۔

اسامہ نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا۔۔

دفع ہو بے غیرت

زیان نے اسامہ کے کشن مارتے ہوئے مصوعنی غصے سے کہا۔۔

ہانی کو دیکھ کر زیان بے قابو ہو رہا تھا۔

وہ بھی سب کی طرح خوش ہونا چاہتا تھا۔

سب اپنی بیویوں کو دیکھ کر خوش ہو رہے تھے۔

لیکن ہانی نے اسے اتنا حق نہیں دیا

۔کہ وہ اسے دیکھ کر خوش ہو۔

زیان نے افسوس سے سوچا۔۔

''سنا میں کیسے بھولؤں دوست نہ ملے دنیا میں تمہارے جیسے۔😍

مجھ پاگل کو کھلاتے ہے اگر ساتھ میں نہیں ہو پیسے🍕

سالوں ملتے رہو تو بچھڑے یاد آئی گی یاری😢

یارا تیری میری یار سب سے پیاری👭

اب تو دنیا دیکھ دیکھ کر جلنے والی😌😌"

اب وہ پانچوں ایک دوسرے کے گلے میں ہاتھ ڈال کر ایک ساتھ ڈانس کے سیپٹ کر

رہی تھی۔۔🍒🍒🍒🍒🍒

وہ سب بہت پیاری لگ رہی تھی۔

چلو گیم کھلتے ہے ایک

ہانی نے جوش سے کہا

کیا گیم روحا نے بے چینی سے پوچھا

ہم سب ایک اپنے شوہر کی کوی خواہش بتاے گی

اور اپنی فیلیگز بھی

علیزے نے گیم بتای سب کو ہی پسند آی

پہلے روحا آپو بتاے گی

ہانی نے خوش ہوتے ہوے کہا

ہارون کو بیٹا چاہے

روحا نے شرماتے ہوئے بتایا

روحا اور ہارون بھی مسکرا رہے تھے

آپو آپ محبت کرتی ہے بھای سے

ہانی نے مسکراتے ہوئے پوچھا

بہت بلکہ ان کے بغیر روحا ادھوری ہے

روحا نے شرماتے ہوئے بتایا

سب نے ایک ساتھ ہی ہوٹینگ سٹارٹ کر دی

روحا کی بات پر ہارون حیران تھا

کبھی میرے سامنے تو یہ سب کہا نہیں ہارون نے مسکراتے ہوئے سوچا

😂😂😂😂😂ہاہاہاہاہاہاہاہاہ

ہارون پھر جلد ہی ہمیں دوبارہ خوشخبری ملے گی چاچو بنے کی

اسامہ نے بے شرمی سے کہا

ہاں بہت جلد

ہارون نے بھی بے شرمی سے جواب دیا

پری برہان کی تو خواہش دس بچوں کی ہے مجھے پتہ ہے بس تم پوری کر دینا

ورنہ میرے ہاتھوں زندہ نی بچ سکو گی

ہانی نے قہقہ لگاتے ہوئے دھمکی دی

دفعہ ہو موٹی

جیسا بھای بے شرم ویسی بہن بے شرم

پری نے مصنوعی غصے سے کہا

چل بتا کتنی محبت کرتی ہو میرے بھای سے

روحا نے بے چینی سے پوچھا

برہان کے بغیر پری کا سانس لینا ناممکن ہے

پری نے مسکراتے ہوے کہا

ہانی روحا بہت خوش تھی

اتنی اچھی بیوی ملی ان کے بھای کو

ہاے سالے صاحب پہلے ہی آپ نے ترقی زیادہ کی ہے سب سے آگے نکل گے ابھی

دس بچوں کا سوچوں بھی نہ

ہارون نے آنکھ ونک کرتے ہوے کہا

ہاہاہاہا

برہان نے قہقہ لگایا

پری کے اظہار محبت پر برہان کو دلی سکون ملا تھا

عمارہ اسامہ بھای کی خواہش بتاو

ہانی نے مسکراتے ہوے کہا

انھیں بھی بیٹی چاہے

عمارہ نے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوے مسکرا کر کہا

اور اسامہ کے آنے سے میں نے جینا سیکھا ہے

میں پہلے مسکراتی نہں تھی

ان کی وجہ سے اب چہرے پر مسکراہٹ رہتی ہے

وہ میری پہلی نظر کی محبت ہے

عمارہ کے آظہار محبت پر سب حیران تھے

ٹھرکی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خوش نصیب ہے تو جسے میری بہن جیسی بیوی ملی

زیان نے خوش ہوتے ہوے کہا

ہاں واقعی

اسامہ نے دل سے کہا

جلدی تجھے دوبارہ ماموں بناوگا بے فکر رہے

اسامہ نے بے شرمی سے کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

تو نہیں سدھر سکتا

ہارون نے افسوس سے کہا

چل علیزے شروع ہو جا تو بھی

ہانی نے علیزے کو تنگ کرنے کے لیے کہا

بابر پہلے میری محبت تھے

اب وہ میری چاہت میرا جنون ہے

ان کے بغیر مجھے سکون نہیں آتا بے چین رہتی ہو

میں نے ایسے ہی شوہر کی خواہش کی تھی

میں شکر گزار ہوا اپنے رب کی جس نے مجھے ایسا شوہر عطا کیا

علیزے نے مسکراتے ہوے کہا

سب ہی علیزے کی بات پر مسکرا رہی تھی

جسے فوجی جیسا اچھا انسان ملا تھا

ویسے پٹھانی آپی علیزے ہے بہت اچھی

اور معصوم

برہان نے دل سے تعریف کی

کوی شک نہیں

بابر نے مسکرا کر کہا

ہانی سے تو کچھ بھی پوچھنا فضول ہے

اسے کونسا زیان بھای کے بارے کچھ پتہ ہو گا

پری نے مذاق سے کہا

میں بلاج کا فیڈر بنا کے لاتی ہو

ہانی فوراوہاں سے چلی گی

پری کیوں کہا ایسا

کچھ تو عقل کر لیا کرو

روحا نے غصے سے کہا

ٹھیک کہا ہے میں نے

تاکہ اسے بھی کچھ احساس ہو

پری نے سنجیدگی سے کہا

اسے برا لگا ہے تبھی گی ہے وہ

روحا نے افسودگی سے کہا

لگنے دو برا پھر ہی عقل آئے گی

تم بے فکر رہو

ابھی ہنستی مسکراتی اجاے گی سب بھول کر

یہ تو عادت اس کی

پری نے مسکراتے ہوے کہا

ہارون اسامہ برہان بابر ایک ساتھ کھڑے ہو گے۔۔

تم سب کدھر جا رہے ہو۔

زیان نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

یار آج تو ہماری بیویاں اتنی پیاری لگ رہی ہے زرا صبر نہیں ہوتا اب تو جانا بنتا ہے ان

کے پاس۔

اسامہ نے مسکراتے ہوے کہا۔۔

اسامہ کسے بتا رہا ہے تو جسے اپنی بیوی کے ہونے یا نہ ہونے سے کوی فرق نہیں پڑتا۔

ہارون نے زیان کو شرم دلانی چاہی۔

زیان بالکل خاموش رہا۔۔

برہان تم تو رک جاؤ۔

ابھی تو دو بچوں کے باپ بنے ہو۔

ابھی صبر کرو

زیان نے برہان کو سنجیدگی سے کہا

۔باقی سب چلے گے تھے۔۔

زیان بھای مجھے ابھی دس اور چاہیے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو میرا جانا بنتا ہے ابھی

۔اور آپ بھی سوچ لے

ہانی کی بچوں کو دیکھنا میری سب سے بڑی خوائش ہے۔

مجھے انتظار رہے گا۔

برہان نے نہایت بے شرمی سے کہا اور بھاگ گیا۔۔

سب کتنے خوش ہے اور ایک میں ہو جسے اس کی بیوی پسند بھی نہیں کرتی

میں کہاں سے بچے لے آو

جب بیوی ہی راضی نہیں

زیان نے دکھی ہوتے سوچا

وہ سب ہی باتوں میں مصروف تھی۔

اچانک اپنے اپنے سامنے شوہر کو دیکھ کر سب حیران رہ گی۔۔

آپ سب یہاں کیا کر رہے۔۔

ہانی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔

)ان سب میں زیان کا نہ ہونا ہانی کو دکھی کر گیا تھا

لیکن پھر بھی صبر سے وہاں کھڑی تھی۔(

ہم اپنی بیویوں کو لینے اے ہے کب سے ان پر قبصہ کر کے بیھٹی ہو۔

آج تو سب ہی پریاں لگ رہی ہے۔

اور ہمارے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے

۔اسامہ نے بے شرمی سے کہا۔

۔اور پھر سب اپنی اپنی بیوی کو لے کر چلے گے

۔ہانی وہی خاموش سی کھڑی آنکھوں میں آے آنسو صاف کر رہی تھی۔

اس کے آنسو دیکھ کر زیان کو بہت دکھ ہوا

جب تک تم خود میرے پاس نہیں آو گی میں بھی نہیں آو گا

زیان نے دکھی ہوتے ہوئے سوچا

اف آج میں تھک گی سچی

شکر ہے دونوں بچے سو گے۔

پری نے بیڈ پر لیٹتے ہوئے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ بچوں کو سوتا دیکھ خوش ہوی تھی۔۔

چل بیٹا پری جلدی سو جا ورنہ برہان نے آ جانا ہے۔۔

پری نے کپڑے چینج کیے بنا آنکھیں بند کر لی۔

جب کچھ دیر بعد اپنے اوپر وزن محسوس کرتے آنکھیں کھولی

تو حیران رہ گی اپنے اوپر برہان کو جھکے دیکھ کر۔۔

آپ یہاں۔۔۔

چپ آج بہت صبر ازمایا ہے تم نے پری جان

۔تو تیار ہو جاو میری شدت برداشت کرنے کے لے۔۔

برہان نے بہکے انداز سے پری کی بولتی بند کی۔

بابر آپ کو حجاب نے تنگ تو نہیں کیا

نہ ویسے تو یہ کچھ نہیں کہتی پھر بھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عیلزے کپڑے چینج کیے بابر کے سامنے بیھٹی ایک ہی سوال بار بار پوچھ رہی تھی۔۔

بابر خاموشی سے بس علیزے کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔

بابر میں آپ سے۔۔

اس سے پہلے علیزے کچھ کہتی

جب بابر نے اپنی طرف کھینچ لیا۔

علیزے بابر کے سینے پر گری۔۔

میری پٹھانی

مجھے اب بیٹا چاہے بس تیار ہو جاو

آج کوی گنجائش نہیں۔

بابر نے علیزے کی بولتی بند کرتے ہوے کہا۔۔

علیزے نے کوی مزاحمت نہیں کی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور بابر کا ساتھ دینے لگی۔

اسامہ آپ نے جنت کو دیکھا کتنی پیاری ہو گی ہے مجھے بہت اچھی لگتی ہے

۔اللہ ہمیں بیٹی دے گا نہ اسامہ

۔عمارہ نے آج اپنے دل کی بات اسامہ کے سامنے شرماتے ہوے کہی

۔(جب سے عمارہ جنت کو دیکھ کر آئی تھی اس کے دل میں بھی تمنا جاگی تھی بیٹی کی).

ہاں ضرور مجھے تو خود بیٹی چاہیے

اب برہان دیکھ لو کیسے ترقی کی اس نے۔

اسامہ نے خوش ہوے عمارہ کو اپنے حصار میں لیے کہا۔۔

پھر کیا خیال ہے جانِ اسامہ

میں تہمیں بتاو گا تم آج کتنی پیاری لگ رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles

اسامہ نے عمارہ کے اوپر حاوی ہوتے کہا۔

عمارہ سر ہاں میں ہلا کر خود سپردگی دیتی آنکھیں بند کر گی۔۔۔

اف ہارون نے اچھا نہیں کیا میرے ساتھ میں کیسے ان کے سامنے آو گی۔۔

جنت بھی سو گی ورنہ اس کو ساتھ سولا لیتی۔(جب سے روحا مہر ہاوس سے واپس آئی

تھی ہارون مسلسل اسے گہری نظروں سے دیکھتا رہا۔ جس سے ڈر کر روحا نے جلدی سے آ کر کپڑے چینج کرنے چاہے لیکن وڈراب میں صرف ایک نائٹی کے سوا کچھ نہ ملا۔

وجہ ہارون روحا کے سارے کپڑے چھپا چکا تھا۔۔

ہائے کیسے پہنو میں اس ڈریس میں وہ ایسے دیکھ رہے تھے تو آج رات کیا کریے گے۔۔

روحا نے یہ سوچتے ہی جھرجھری لی

۔اور مجبور ہو کر نائٹی پہن کر کمرے میں آ گی۔)

شکر ہے کمرے میں نہیں میں جلدی سے سو جاتی ہو جنت بھی تو سو گی۔۔

روحا نے کمرے میں ہارون کو نہ دیکھ کر سکون کا سانس لیا اور جلدی سے بیڈ کی طرف ڈور لگا دی۔۔

اپنے پورے جسم پر اچھے سے کمبل اُڑے لیٹ چکی تھی۔۔

تھوڑی دیر کے بعد اپنے اوپر وزن محسوس کرتے روحا نے گھبرا کر آنکھیں کھولی۔

وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گی ہارون شرٹ لیس اس کے اوپر جھکا ہوا تھا۔۔

ہارونہ ننننن۔۔

اٹھے کتنے بھاری ہے آپ۔

روحا نے چینختے ہوے اپنے ہاتھ کے مکے بنا کر مارتے ہوے کہا۔۔

ہاہاہاہامیری پنک روز

واقعی آج پنک روز بنی ہوی ہو

۔ہارون نے روحا کو بے بی پنک کلر نائٹ میں دیکھ کر کہا۔۔

میرا کمبل کدھر گیا۔۔

روحا نے اپنے اوپر کمبل نہ دیکھ کر گھبرا کر پوچھا

۔۔جسے ہارون کافی دیر پہلے اتار چکا تھا۔۔۔

پنک روز آج بڑے موڈ میں کس کیا جارہا تھا ہانی کو تمہں معلوم میرے معصوم دل پر کیا گزری تھی۔

۔ہارون نے روحا کی بات ٹالتے ہوے اپنی کہی۔۔

وہہہ۔

۔ہانی تھی میری بہن اسے کس کر سکتی ہو میں

۔روحا نے ہکلاتے اور ہمت جمع کرتے جواب دیا۔۔

اور میں کون ہو پنک روز

۔ہارون نے روحا کی نائٹی کی ڈوری کو ہاتھ سے پکڑتے ہوے پوچھا۔۔

آپپپیپپپ شوہرررررر۔

روحا نے اپنے خشک ہوتے حلق کو تر کرتے جواب دیا۔

۔اس کی نظریں اپنی نائٹی کی ڈوری پر تھی اگر ہارون زرا سی بھی ڈروی کھینچتا نائٹی سرک جاتی۔۔

تو اپنے پیارے ہبی کو کس کرو جیسے ہانی کو کی تھی۔۔مجھے بڑی جلیسی ہوی ہانی سے۔۔

چلو کرو شاباش۔

ہارون نے دوبارہ خاموش روحا کو دیکھ کر کہا۔۔

جانِ روحا میں پنک روز ہونا آپ کی تو پھر سہی ابھی مجھے بہت نیند آرہی ہے

۔روحا نے جب دیکھا ہارون کسی طور نہیں مان رہا تو اپنی طرف سے بہلانا چاہا

۔ تبھی ہارون کی گردن میں اپنے بازو حائل کیے مسکا لگایا۔۔

ہاہاہاہاہاہا۔۔

تم میری واقعی پنک روز ہو آج نہیں چھوڑو گا۔

۔بہت صبر کر لیا میں نے صبح سے تمہیں دیکھ کر

۔۔ہارون جان گیا تھا روحا اسے بہلا رہی ہے تبھی اسے اپنی کہی۔۔۔

وہ میں۔۔۔

پنک روز کس می۔

۔ نہیں تو اگر میں نے کی تو چھوٹی کس نہیں ہو گی۔۔

ہارون نے روحا کی بات کاٹتے ہوئے ڈوری کو کھینچتے ہوئے کہا۔۔

ہارونننن۔

روحا نے آخری دفعہ ترسی نگاہوں سے دیکھ کر کہا۔۔

نو پنک روز۔۔

۔یہ کہنا تھا ہارون نے ڈوری کھینچ دی۔

روحا نے جیسے ہی محسوس کیا نائٹ سرک رہی ہے تبھی جلدی سے اپنے ہوئٹ ہارون کے لبوں پر رکھ دے۔۔

وہ جو سمجھ رہی تھی

اس کی جان چھوٹ جائے گی

۔۔لیکن اب ہارون کی شدت دیکھ کر گھبرا گی۔۔۔

روحا خاموش ہارون کا لمس محسوس کر رہی تھی۔۔۔

آج کی رات ان سب نے اپنی بیویوں کو محبت عشق کا احساس کروایا۔

وہ سب جانتی تھی ان کے شوہر ان سے کتنی محبت کرتے ہے

۔آج رات سب نے اپنے عمل سے شدت چاہیت سے محسوس کروایا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان کی عاشقی ان کی بیوی ہے۔

ان چاروں کی زبان پر اپنی بیوی کے لیے ایک ہی الفاظ تھے۔۔

(میری عاشقی تم سے۔۔)

ہانی رات مہر ہاوس ہی رک گی تھی

۔اسے زیان نے واپس آنے کے لے نہیں کہا تھا۔۔

اب دوپہر ٹائم ہانی گھر آ گی تھی

۔اور اس نے اچھا سا لنچ تیار کیا تھا۔زیان کی پسند کا۔

روحا سے فون پر سب پوچھ کر وہ بنا چکی تھی۔

اب زیان کا ویٹ کر رہی تھی۔

زیان ڈیوٹی کے بعد عمارہ کے پاس گیا ہوا تھا۔۔

ہانی نے بلیک کلر کا ڈریس پہنا ہوا تھا

۔بالوں کا جوڑا بنائے ہلکے میک اپ میں وہ زیان کا ویٹ کر رہی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsanay|Blogs|Poetry|Interviews

لیکن اس کا ویٹ کرنا فضول ہی گیا۔کیونکہ اب دوپہر سے رات ہو چکی تھی۔زیان واپس نہیں آیا تھا۔۔

اچانک موسم خراب ہوتا دیکھ ہانی گھبرا گی۔

بارش سے اسے بہت ڈر لگتا تھا۔سانس بند ہونے لگ جاتا تھا۔۔

بارش کو دیکھ کر ہانی کپکپانے لگ جاتی تھی۔۔

اب موسم کو خراب دیکھ کر پریشان ہو گی تھی۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کرے۔

علیزے کے کہنے پر وہ کپڑے چینج کر کے بلیک نائٹی پہن چکی تھی۔۔

جو بالکل نیٹ کی تھی۔

اس کی لنتھ گھٹنوں سے اوپر تک ہی تھی۔۔

ہانی نے گاؤن پہنا ہوا تھا۔۔

کھانا اس نے خود نہیں کھایا تھا۔۔

اس کا پلان تھا۔

آج زیان کی عقل ٹھکانے لگا دے گی

۔لیکن موسم دیکھ کر اس کے اپنے رونگھٹے کھڑے ہو چکے تھے۔۔

*----------------------

پنک روز کیا ہوا کیوں پریشان ہو

ہارون نے روحا کو پریشان ہوتا دیکھ کر پیشانی سے پوچھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|

ہانی کو فون ملا رہی وہ اٹھا نہیں رہی

موسم اتنا خراب ہو رہا ہے

روحا نے پریشانی سے کہا

اس میں پریشان ہونے والی کیا بات ہے

ہارون نے نہ سمجھی سے پوچھا

بہت ڈر لگتا ہے اسے ایسے موسم میں بارش دیکھ کر وہ اپنی چینخ و پکار سے سارے گھر کو

سر پر اٹھا لیتی ہے۔

اسے کنڑول کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

جیسے وہ روتی ہے برہان ہیڈل کر لیتا ہے اچھے سے۔۔

اب مجھے ٹینشن ہو رہی ہے۔

روحا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

اب اس کی شادی ہو گی ہے زیان ہے اس کے پاس اسے سنبھال لے گا۔۔

ٹینشن نہ لو۔

ہارون نے اسے پیار سے سمجھایا۔۔۔

برہان کیوں پریشان ہو۔

پری نے برہان کے چہرے پر پریشانی

دیکھ کر پوچھا۔۔

یار ہانی فون نہیں اٹھا رہی تمہیں معلوم تو ہے ایسے موسم میں کیساری ایکٹ کرتی ہے

۔ برہان نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

تم زیان بھای کو فون ملاو۔

پری نے تحمل سے مشورہ دیا۔۔

برہان نے زیان کا نمبر ملایا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہیلو۔۔

زیان نے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے برہان کی کال رسیو کی۔۔

بھای کہاں ہے آپ ہانی کیسی ہے ٹھیک ہے نہ وہ

برہان نے بے چینی سے پوچھا۔۔

میں تو راستے میں ہو گڑیا کی طرف گیا تھا اب گھر جا رہا ہو۔

ہانی کا مجھے نہیں پتہ وہ تو تم لوگوں کے گھر ہے نہ

۔زیان نے سنجیدگی سے کہا۔۔

بھائی وہ تو دوپہر گھر واپس چلی گی تھی۔۔

اس نے آپ کو سرپرائز دینا تھا۔

بھائی جلدی جاے وہ ٹھیک نہیں ہے اسے میں بار بار فون کر رہا وہ اٹھا نہیں رہی۔

برہان نے پریشانی س بتایا۔۔۔

کیوں کیا ہوا اسے ٹھیک ہے نہ وہ

زیان نے بے چینی سے پوچھا۔۔

بارش کے متعلق اس کا ڈر برہان تفصیل سے بتا چکا تھا۔۔

تو زیان حیران پریشان ہو گیا۔۔

تم فکر نہ کرو میں جلدی گھر جاتا ہو۔۔

زیان نے جلدی سے کہہ کر برہان کی کال کاٹ کر گاڑی کی رفتار بڑھا دی۔۔

ہارون مجھے سکون نہیں آرہا ایک بار زیان بھای کو فون کر لے۔پلیز۔

روحا نے التجا کی۔

روحا کے کہنے پر ہارون نے زیان کو فون کیا۔۔۔۔

ہاں زیان کدھر ہو ہانی ٹھیک ہے۔

زیان کے فون اٹھاتے ہی ہارون نے بے چینی سے پوچھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

یار مجھے معلوم نہ تھا۔

وہ گھر آگی ہے میں گڑیا کی طرف گیا تھا ابھی گھر جا رہا ہو۔

برہان نے سب بتا دیا بے فکر رہو میں ہینڈل کر لو گا۔۔

زیان نے حوصلہ دیتے کہا۔

اچھا تم دونوں سو رہے تھے معذرت یار ڈسٹرپ کر دیا

۔چلو سو جاو

۔ہارون نے جلدی سے کہہ کر کال کاٹ دی۔۔۔

پنک روز وہ دونوں سو رہے تھے تم بلاوجہ ٹینشن لے رہی تھی

۔چلو اب سو جاؤ۔۔

ہارون نے بات ٹالتے ہوئے کہا وہ نہیں چاہتا تھا روحا پریشان ہو۔۔

خیریت ہے زیان بھائی نے کیسے ہینڈل کر لیا

۔روحا نے حیران ہو کر پوچھا۔۔

وہ اس کا شوہر ہے اور شوہر سب ہینڈل کر سکتا ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsane|Articles|Poetry|Interviews

۔چلو اب سو جاو اب سوچنا چھوڑو۔

ہارون نے دوبارہ کہا۔۔۔

لیکن ایک دفعہ میری بات کروا دیتے ہارون ہانی کی آواز سن کر میرے دل کو سکون آ جاتا تو۔۔۔۔

روحا نے ایک دفعہ پھر رونے والے انداز میں التجا کی۔۔

پنک روز سو جاو ورنہ میں پھر تمہیں سونے نہیں دینا ساری رات۔

ہاورن نے زرا مصوعنی غصے سے کہتے روحا کا سر اپنے سینے پر رکھتے ہوے کہا۔۔۔

روحا نے بات کا مطلب سمجھتے ہوے جلدی سے اپنی آنکھوں کو بند کر لیا۔۔

بہت برے ہے آپ ہارون

۔تھوڑی دیر بعد روحا کی آواز گونجی جو روٹھے پن سے کہہ رہی تھی۔۔۔

ہاہاہا پنک روز سو جاؤ میری جان

۔ہارون نے ہستے ہوے روحا کے ماتھے پر لب رکھتے ہوے کہا۔۔۔

پھر دونوں نے اپنی آنکھیں موندلی۔۔

روحا آپو۔

برہان ماما پاپا بچاؤ مجھے آج میں مر جاو گی۔

یہ گھر کی چھت مجھ پر گر جائے گی۔۔

سب گر جائے گا مجھے گھٹن ہو رہی ہے۔

پلیز کوئی تو بچا لو مجھے

۔زیان زیان

کہاں ہے آپ میرا سانس بند ہو رہا ہے۔۔

ہانی زور زور سے چلا رہی تھی۔۔

سب کو پکار رہی تھی۔

اسے اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔۔

ہانی اپنے بالوں کو نوچ رہی تھی۔اور گھٹنوں میں سر دے کر کانوں پر ہاتھ رکھ کر اونچی اونچی آواز میں چلا رہی تھی۔۔

زیان زیان روحا آپو برہان ماما پاپا۔۔۔

وہ مسلسل چلا رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زیان جب گھر میں داخل ہوا ہانی کی چیخیں سن کر حیران ہوا اس کو اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہوا۔۔

زیان جب کمرے میں داخل ہوا۔ہانی کی حالت دیکھ کر دنگ رہ گیا۔۔۔

ہانی نائٹ گاؤن اتار چکی تھی۔

اب بالکل ہی وہ نیٹ کی سلیولیس نائٹی میں ملبوس تھی جو گھٹنوں سے اوپر تک تھی۔۔

ہانی۔

۔زیان نے حنین کو آواز دی

۔زیان کی آواز پر ہانی بھاگ کر اس کے گلے لگ گی۔۔

زیان مجھے بچالو پلیز پلیز مجھے بچالو میں مر جاؤ گی۔مجھے بچالو۔۔

ہانی مسلسل روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خاموش بالکل چپ میں ہونا کچھ نہیں ہو گا۔۔

زیان نے ہانی کی کمر سہلاتے ہوئے کہا۔

ہانی نے زیان کی شرٹ کو زور سے پکڑا ہوا تھا۔۔

زیان کو اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہو رہا تھا دباو کی وجہ سے۔۔۔

لیکن ہانی کو ہینڈل کرنا زیادہ ضروری تھا۔۔۔

نہیں آپ کچھ نہیں کر سکتے یہ بارش مجھے مار دے گی۔۔

ہانی نے زیان کے حصار سے نکلتے ہوئے چلاتے ہوئے کہا۔۔

زیان اس کی کنڈیشن دیکھ کر حیران پریشان تھا

۔کیسے ہینڈل کرے اس چشمش کو اتنا ڈر لگتا ہے بارش سے میں کیسے ہینڈل کروگا۔۔

زیان ابھی سوچ ہی رہا تھا جب اچانک ہانی بے ہوش ہو کر گر گی۔۔۔

ہانی ہانی چشمش۔۔۔۔

زیان ہانی کو بیڈ پر لٹاتے ہوئے مسلسل اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

کیاڈاکٹر آپ کیا کہہ رہے ہے۔

زیان نے حیران ہو کر پوچھا۔۔

کیامطلب کیا کہہ رہاہو

۔۔آپ شوہر ہے ان کے اس میں حیران ہونے والی کیا بات ہوی

۔ڈاکٹر نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔

زیان کو ڈاکٹر کی بات سن کر شرمندگی ہوی کب ان دونوں میں میاں بیوی والا رشتہ تھا

زیان میں اس طوفانی بارش میں نہیں آسکتا جو آپ اپنی بیوی کی کنڈیشن بتارہے ہے

اس حساب سے آپکو وہ کرناہو گا جو میں نے کہاہے۔۔

ان کا باڈی ٹمریچر بگڑ گیاہے

۔۔اسے نارمل کرے صبح تک ٹھیک ہو جاے گی

۔۔ڈاکٹر نے کہتے ہوئے فون کال کاٹ دی۔۔

میں نے کبھی اسے ہوش میں ہاتھ نہیں لگایا

۔۔۔اب بے ہوشی میں کیسے کر سکتا ہو۔۔

یہ مجھے پھر غلط سمجھے گی

۔زیان نے خود کلام ہوتے کہا۔۔

پہلے کپڑے چینج کر دیتا ہو

۔جو اس کا حلیہ بنا ہوا ہے پکا مجھ سے صبر نہیں ہونا۔۔

زیان نے ہانی کے گالوں کو چھوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔

اور لایٹ آف کر کے چینج کر دے۔۔

کتنی معصوم ہو تم

جیسی میں بیوی چاہتا تھا

۔بالکل ویسی ہو۔تم

میری جان ہو تم میری روح میں بستی ہو تمہارے بنا اب گزارا نا ممکن ہے۔

۔حنین یہ زیان شاہ اپنی چشمش کے بغیر ادھورا ہے۔۔

زیان نے ہانی کی پیشانی کو چومتے ہوئے پیار سے کہا۔۔

اور خود شرٹ اتار کر ہانی کے ساتھ لیٹ گیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

ہانی کو مکمل اپنے حصار میں لے کر اسے اپنے جسم کی گرمائش دے رہا تھا۔۔۔

تمہارے ہوش و حواس میں ہی اپنی زندگی کی شروعات کرنا چاہتا ہو۔۔۔

اگر تمہاری صحت کے لیے اب کچھ کیا تو تم غلط سمجھو گی۔۔۔

زیان نے ہانی کی کمر سہلاتے ہوئے کہا۔۔

ساری رات زیان ہانی کو مختلف طریقوں سے گرمائش دیتا رہا۔۔

کبھی اپنی ٹانگوں میں اس کی ٹانگیں رکھ کر کبھی اپنے سینے سے لگا کر۔۔

ہانی کو کوئی ہوش نہیں تھی اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے

ہانی گہری نیند میں تھی۔۔

جب اسے اپنی گردن پر گرم سانس محسوس ہوی

۔ہانی نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو دنگ رہ گی۔۔۔

زیان بالکل اس کے قریب اس کی گردن میں منہ دے سو رہا تھا۔۔

یہ سب کیا ہے میں یہاں کیسے میرے کپڑے ہانی نے اپنے کپڑے دیکھ کر حیرانی سے

سوچا۔۔۔

اور اچانک اٹھ کر بیٹھ گی۔

اس کے اچانک اٹھنے پر زیان کی آنکھ کھول گی۔۔

چشمش تم ٹھیک ہو اب زیان نے ہانی کے ماتھے کو چھوتے ہوے پوچھا۔۔۔

کیوں مجھے کیا ہوا تھا

۔۔ہانی نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔

دورہ پڑا تھا رات تمھں بارش دیکھ کر

۔زیان نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا۔۔

اپنی کنڈیشن سوچ کر ہانی پریشان ہو گی۔۔

پریشان ہونے والی کوی ضرورت نہیں ہے جب تمہارا شوہر تمہارے ساتھ ہے تمھں

ڈرنے کی ضرورت نہیں۔

زیان نے ہانی کو اپنی گود میں بھٹاتے ہوئے کہا۔۔

ہانی حیران رہ گی زیان کے عمل پر

۔زیان کیا کر رہے ہے چھوڑے مجھے۔ہانی نے زیان کے حصار میں ممناتے ہوئے کہا

۔۔

رات تمہاری طیبعت خراب تھی۔

۔۔ڈاکٹر نے تمہاری طبیعت کے لیے جو حل بتایا تھا(ڈاکٹر کی ساری بات زیان نے ہانی کو بتادی).

میں اس پر عمل نہیں کیا میں چاہتا ہو تمہاری دلی رضامندی سے سب ہو۔

زیان نے ہانی کی لبوں کو چھوتے ہوئے کہا۔۔

زیان کی ساری بات سن کر ہانی شرمندہ ہو گی

۔ صیح کہتی ہے ماما مجھے سوتے ہوئے کوی ہوش نہیں رہتا

۔ہانی نے اپنے کپڑے دیکھتے ہوئے افسوس سے سوچا۔۔

میں نے لاہٹ بند کر کے چینیج کیے تھے

۔شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں چمشش شوہر ہو تمہارا۔ہانی کے چہرے پر شرمندگی دیکھ کر زیان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

وہ سمجھ گیا تھا ہانی کس بات سے شرمندہ ہو رہی تھی۔۔

زیان کی بات پر ہانی بالکل خاموش رہی۔۔

چلو جاو فریش ہو جاو

۔زیان نے مسکراتے ہوئے کہااور ہانی فورًا بھاگ گی۔۔

ہاہاہاہاپاگل لڑکی۔۔

اس زرافے کو پنک کلر پسند ہے اب مجھے پنک کلر کی ساڑھی پہنی پڑے گے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہانی نے حیرانی سے سوچا۔۔

۔میں لڑکی ہو کر مجھے پنک کلر نہیں پسند اور جناب لڑکے ہو کر پنک کلر پسند کرتے ہے

۔

ہانی نے مسکراتے ہوے سوچا۔۔

چل ہانی پہنی تو پڑے گی۔۔

یہ ساڑھی یوٹیوب سے دیکھ کر ٹرائ کرتی ہو۔

ہانی نے موبائل آن کرتے ہوے سوچا۔۔

اف یہ تو ہو ہی نہیں رہا میں کیا کرو۔

ہانی نے ساڑھی کو پھکنتے ہوے غصہ سے کہا۔۔

نائٹی ہی پہن لیتی ہو آسانی رہے گی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہانی نے پریشان ہوتے سوچا۔اور کمرے میں چلی گی۔۔

اف آج تو تھک گیا ڈیوٹی سے ایک بیوی ایسی ہے جیسے پرواہی نہیں شوہر کی۔۔

زیان نے ماتھے کو مسلتے ہوے افسودگی سے سوچا۔۔

پتہ نہیں مجھے کب خوشیاں ملے گی۔۔

شاید جیسے شروع سے ترپتا رہا ہو خوشیوں کے لیے اب بھی ترستا رہو گا۔۔

زیان نے دکھی ہوتے سوچا۔۔

اور گھر جانے کی تیاری کرنے لگا۔۔۔

زیان گھر میں داخل ہوا اسے عجیب سا سناٹا محسوس ہوا۔ ہر طرف اندھیرہ ہی اندھیرہ تھا

۔۔۔

زیان نے جب لائٹ آن کی تو ہر طرف پھول ہی پھول دیکھ کر حیران رہ گیا۔۔۔

اس کے کمرے کے راستے تک پھول ہی پھول تھے۔ وہ ان پھولوں پر چلتا ہوا کمرے تک پہنچ کر کمرے کے دروازے پر لکھے الفاظ پڑھ کے زیان مسکرا دیا۔۔

(دوسرے کمرے میں آپ کے کپڑے ہے وہ پہن کر ہی کمرے میں آنا.)

یہ الفاظ پڑھ کر زیان مسکراتا ہوتا کمرے میں چلا گیا۔۔۔

پہن ہی نہیں ہو رہی اب کیا کرو۔

اب توزیان بھی اگے ہے

ہانی نے پریشان ہو کر سوچا۔کیونکہ وہ زیان کو آتے دیکھ چکی تھی۔۔

زیان جب کمرے میں گیا سامنے بیڈ پر اسے وایٹ پینٹ شرٹ پڑی ہوی تھی۔۔

وایٹ اور پنک کمبنشن زیان کا فیورٹ تھا۔۔

او لگتا ہے چشمش نے کچھ پلان کیا ہے۔

زیان نے خوش ہوتے سوچا اور چینج کرنے چلا گیا۔۔

زیان تیار ہو کر کمرے میں انٹر ہوا

۔اس پر پھولوں کی برسات ہونی شروع ہوی۔۔

اپنے اوپر پھول برستے ہوے دیکھ کر زیان کے چودہ طبق روشن ہو گے۔۔

ہر طرف وایٹ پنک کمنینشن پھول کنڈلیز لایٹ

پردے سب ہی پنک وایٹ کمرے کی ڈیکوریشن دیکھ زیان کو بہت خوشی ہوی۔

حنین حنین حنین کہاں ہو تم۔۔

زیان نے بے چینی سے ہانی کو آوازیں دی۔

😍😍😍"پل ایک پل میں ہی تھم سا گیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو ہاتھ میں جو ہاتھ دے

چلو میں یہاں جاے تو

داہیں میں میرے باہیں تو

تورت میں ہواہیں تو ساتھیہاں

ہنسو میں جب گاے تو

رو میں جب مرجھاہیں تو

بیھگو میں برسائے تو ساتھاں"

ہانی گانا گاتے ہوئے چلتی زیان کے پاس آ رہی تھی۔زیان تو ہانی کا حلیہ دیکھ مبہوت رہ گیا

--

پنک ساڑھی جس کا اگلا گلا ڈیپ تھا اور پیچھے موتیوں کی ڈوری تھی

جس کی وجہ سے ہانی کی کمر ہاف بیک لیس تھی

ہلکے میک اپ کھلے بالوں میں ہانی بہت پیاری لگ رہی تھی

زیان

ہانی نے پیار سے پکارا

ہانی کی آواز پر زیان ہوش میں آیا

چشمیش یہ سب کیا ہے

زیان نے حیرانی ناسمجھی سے پوچھا

آج ہماری زندگی کی شروعات ہو گی اس کو خاص بنانے کے لیے چھوٹی سی کوشیش کی

ہے

ہانی نے زیان کے ہاتھ اپنی کمر پر رکھتے ہوے مسکرا کر کہا

اور اپنا سر اس کے سینے پر رکھ دیا

زیان میں بہت لاڈ پیار میں پلی بڑھی ہو میرے گھر والوں نے آج تک مجھے اف بھی

نہیں کہا مجھے جو بھی ملا سب نے محبت ہی دی

میں پیار لاڈ کی اتنی عادی ہو گی یہ تک بھول گی گھر سے باہر بھی ایک دنیا ہے یہ ہی بھول

گی تھی جو زیادہ لاڈلے ہوتے ہے قسمیت ان کو ضرور رولاتی ہے

آپ کا سلوک اپ کے بدلے نے مجھے بہت رلا یا ہے بہت تڑپی ہو میں اپ نے مجھے مارا

بھی

ہانی نے سر اٹھا کر زیان کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا

ہانی کی باتوں پر زیان کو بہت شر مندگی ہوی

ہانی میں

خاموش زیان

آج میں بولوں گی آپ سنے گے

ہانی نے زیان کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر بات کاٹتے ہوے کہا

میں بھی آپ سے محبت کرنے لگی تھی آپ کے کوما جانے سے پہلے

لیکن اس دن جو ہوا

اس میں میرا کوی قصور نہیں زیان میں بے قصور ہو

آپ کے کوما جانے کے بعد دن رات رورو کر آپ کے لیے دعا کی میں نے اپنے رب

سے معافی مانگی اپنے کیے کی بہت روی میں میرے دل دماغ میں صرف اپ کا ڈر تھا

خوف تھا

میں اپ سے ملنے اس لیے نہیں آتی تھی کیونکہ مجھے شرمندگی ہوتی تھی یہ ہی سوچ کر

کہ آپکی حالت کی

ذمہ دار میں ہو

مجھے آپ کہتے رہے کہ نفرت ہے

لیکن آپ کی آنکھوں میں صاف محبت نظر آرہی تھی

زیان ہانی کی سب باتوں پر دنگ رہ گیا

زیان

ہانی نے زیان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پکارا

میں بہت محبت کرتی ہو آپ سے

ہانی نے زیان کی پیشانی پر لب رکھتے ہوئے کہا

ہانی کے لمس سے زیان نے آنکھیں بند کرلی

آپ کے بغیر مجھے سکون نہیں آتا

ہانی نے زیان کی دونوں گالوں پر لب رکھتے ہوئے کہا آپ کے بغیر مجھے اپنی سانس بند ہوتی محسوس ہوتی ہے ہانی نے زیان کی دونوں آنکھوں پر لب رکھتے ہوئے کہا

آپ کا میرے پاس ہونے سے میرے دل کو سکون ملتا ہے مجھے اچھا لگتا ہے جب آپ مجھے چھوتے ہے ہانی نے زیان کے لبوں کے پاس اپنے ہونٹ لے جاتے ہوئے کہا

اور اپنے نرم دہکتے لب زیان کے ہونٹوں پر رکھ دیے

زیان ہانی کے لمس سے تڑپ گیا وہ بہت بے چین بے قابو ہو رہا تھا

ہانی نے زیان کے لبوں کو بہت نرمی سے چھوا اور پیچھے ہو گی

زیان جو آنکھیں بند کیے ہانی کے لمس کو محسوس کر رہا تھا ہانی کے پیچھے ہوتے ہی دوبارہ اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگا لیا

دونوں ہی آنکھیں بند کر کے کھڑے ایک دوسرے کے وجود کو محسوس کر رہے تھے

میں بھی بہت محبت کرتا ہو تم سے میری جان میری روح میں بسنے لگی ہو میری زندگی میری چاہت میرا جنون ہو تم تمہارے بغیر زیان شاہ کا کوی وجود نہیں ہے

زیان نے ہانی کے بالوں پر لب رکھتے ہوے کہا

میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی پلیز مجھے کبھی چھوڑ کر نہ جانا

ہانی نے زیان کے چہرے کو دونوں ہاتھوں سے تھامتے ہوے سنجیدگی سے کہا

تم سے دور جانا مطلب زیان شاہ کی موت ہے

زیان نے جنونی انداز میں کہا

پلیز ایسا تو نہ کہے اب

ہانی نے تڑپ کر کہا

مجھے معاف کر دو ہانی بہت غلط کیا میں نے زیان نے شرمندگی سے کہا

بس زیان آج کے بعد کوی پرانی بات نہیں ہو گی اب جو ہونا تھا ہو گیا

ہانی نے زیان کے گلے لگتے ہوے مسکرا کر کہا

دونوں دوبارہ آنکھیں بند کیے ایک دوسرے کو محسوس کر رہے تھے

ہانی کو اپنی کمر پر زیان کی سخت گرفت محسوس ہوی

اس کا بس نہیں چل رہا تھا ہانی کو اپنے اندر ہی سما لے ہانی زیان کے جنون سے واقف تھی
اس لیے گھبرا گی

چلے اب چینج کرے مجھے بہت نیند آی ہے سونا ہے میں نے

ہانی نے اپنا آپ چھڑوایا اور بھاگنے لگی

لیکن زیان نے اس کی کوشش ناکام بنادی اسے پکڑ کر کھینچا ہانی زیان کے سینے آلگی

آج رات سونے کی رات نہیں ہے میری جان

آج تو تمہارے وجود کو محسوس کرنے کی رات ہے تمہاری روح جسم دل پر قبضہ ہو گا

صرف زیان شاہ کا

بہت تڑپایا ہے مجھے تم نے بہت شدت سے میں اس دن کا انتظار کیا ہے اج تم سب

برداشت کرو گی میری شدت دیکھو گی اپنے عمل سے بتاوٴ گا کتنی محبت ہے مجھے تم سے

زیان نے ہانی کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے کہا

زیان میں

ہانی کے کچھ بولنے سے پہلے ہی زیان نے اپنے لب اس کے ہونٹوں پر رکھ دیے زیان

کے عمل میں تڑپ تھی جسے محسوس کر کے ہانی کو خود کا سانس بند ہوتا محسوس ہوا

زیان لبوں سے ہوتا گردن تک آگیا گردن پر لمس محسوس کرتے ہی ہانی اپنا اپ

چھڑوا کر منہ موڑ کر کھڑی ہو گی

اپنی اتھل پتھل ہوتی سانسوں کو سنبھال رہی تھی

زیان نے ہانی کی بیک لیس پر اپنے لب رکھے اور دانتوں سے موتوں کی ڈوری توڑ دی

ہانی کی سانس اٹک گی جب اسے کندھے سے بلاوز سرکتا ہوا محسوس ہوا ہانی اپنی آنکھیں بند کر کے سب برداشت کر رہی تھی

شولڈر پر زیان کے ہونٹ رکھنے سے پہلے ہی ہانی پھر بھاگنے لگے

زیان نے ایک جھٹکے سے ہانی کو کھینچ کر ویسٹ سے پکر کر دیوار سے پن کیا

کہا جا رہی تھی بھاگ کر

آج تو بھاگ کر نہیں جا سکتی تم

تم نے خواج میرے سوتے جذبات کو جھگایا ہے

بہت تڑپایا ہے اس کی سزا تو ملنی چایے تمہں

زیان نے جنونی انداز میں کہا

زیان کی بات ہر ہانی کی زیان تالو سے ہی چپک گی

زیان نے اس کی گال پر ہونٹ رکھے اور گال سے شولڈر تک آیا اور وہاں اپنے دانت

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گاڑھ دیے

وہ اچھلی

زیان چھوڑے مجھے

وہ بوکھلائی

زیان نے اسے غور سے دیکھا اور اپنی گہری نگاہ سے ہی اسے شرم سے پانی پانی کر دیا

کیونکہ اب کی بار زاویہ نگاہ بدلتے ہوئے وہ اس کی ایک ایک سجاوٹ کو آنکھوں سے

نہار کر اسے اس بناو سنگھار کا خراج بخش رہا تھا

ویسے یہ سب تم نے مجھے منانے کے لیے کیا

تمہارا یہ طریقہ بہت ہی جان لیوا قسم کا ہے

مگر افسوس اب بدلے میں تمہاری ہی جان ہلکان ہو گی میرے سر پر جنون دیوانگی طاری

کر چکی ہو

سکون سے کہتے اس کے دل کے مقام پر لب رکھے ہانی کی سانس اٹک گی

زیان پلیز

خاموش جتنا بولوں گی اتنا نقصان اٹھاو گی

زیانے کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خود میں بھنچا

گردن سے سفر کرتے اس کے ہونٹوں نے ہانی کی سانس سینے میں الجھادی

اس کی بے باکیوں سے گھبرا کر ہانی نے اپنی آنکھیں بند کر لی

ہانی پھر ہمت کر کے اپنا آپ چھڑوا کر منہ موڑ کر کھڑی ہو گی

زیان نے پیچھے سے اسے نرمی سے باہوں میں بھر کر اس کی گردن پر اپنے جلتے دہکتے لب رکھ دیے ہانی سر سے پاں تک کانپ گی

زیان کے ہاتھ سرکتے ہوے اس کے سینے پر آرو کے اور ہانی کو لگا آج اس کا زیان سے بچنا نا ممکن ہے

اس کا روخ اپنی طرف کر کے زیان نے اس کے گداز لبوں پر اپنے تشنہ لب رکھ دیے

جسم سے سرکتا بلاوز محسوس ہوتا ہانی نے گھبرا کر زیان کے سینے میں اپنا منہ دے دیا

زیان اسے باز و میں بھر کر بیڈ پر لا یا

اور خود اس پر جھکا

اپنے اور اس کے بیچ ازار بنتا وہ گلابی پلو ہٹایا اور خود کو اس نرم و گداز وجود میں گم کر دیا

ہانی کی سانس سینے میں سینے یں الجھ گی

ساری رات زیان نے اپنے عمل سے ظاہر کیا وہ ہانی سے کتنی محبت کرتا ہے

زیان کی شدت چاہت جنون دیکھ کر ہانی کے چودہ طبق روشن ہو گے

NEW ERA MAGAZINE .com

لیکن وہ خوش تھی اسے اتنی محبت کرنے والا شوہر ملا

آج کی رات بھی دو محبت کرنے ولوں کے ملن کی رات تھی دور چاندنی ان کی محبت کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی

(ملتا وہی جو قسمیت میں ہوتا ہے اور ہانی کی قسیمت میں یہ سب ہونا ہی لکھا تھا ہر دکھ تکلیف کے بعد اچھے اور خوشی کے دن بھی آتے ہے)

ہانی لو یو سو مچ

میری عاشقی تم سے😍

صرف تم سے چشمیش

زیان نے ہانی کی آنکھوں کو چومتے ہوئے کہا

اور اپنی گستاخیوں میں مصروف ہو گیا

ہانی او چشمش اٹھ بھی جاؤ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|

۔زیان نے ہانی کو ہلاتے ہوئے کہا

۔جو اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

۔اس چشمش کی نیند بہت پکی ہے۔جو مرضی ہو جائے یہ تو اٹھ ہی نہیں سکتی۔

بے ہوشی کی نیند سوتی ہے

۔زیان نے افسوس سے کہا۔۔

اور ہانی کے اوپر جھک گیا اس کے ایک ایک نقش پر اپنا لمس چھوڑنے لگا۔۔

لیکن ہانی کو کچھ محسوس نہ ہوا۔۔

اف اس لڑکی کی جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی اب تک جاگ جاتی لیکن یہ ڈھیٹ لڑکی۔

زیان کو اب غصہ آرہا تھا۔۔

جو کب سے ہانی کو جگا رہا تھا۔۔

لیکن وہ اٹھ ہی نہیں رہی تھی۔۔

ہانی نے زیان کی شرٹ پہنی تھی۔۔

ہانی کو اپنی شرٹ میں دیکھ کر زیان کو شرارت سوجھی۔۔

زیان ہانی کی شرٹ کے بٹن کھول کر سینے پر اپنے دانت گاڑ دے۔

اس کے عمل میں اتنی شدت تھی

۔ہانی تڑپ ہی گی۔۔

درد سے ہانی انکھیں کھولے اپنے اوپر زیان کو جھکے دیکھ کر اسے بہت غصہ آیا۔۔

زیان کیا حرکت ہے یہ آپ کو شرم نہیں آتی

۔ہانی نے غصہ سے کہا۔۔

نہیں مجھے شرم نہیں آتی۔

تحمل سے جواب دیا۔۔

زیان دوبارہ ہانی پر جھک گیا۔۔

زیان پیچھے ہو۔

مجھے سونے دے ساری رات مجھے سونے نہیں دیا۔۔

اب مجھے نیند آرہی ہے ابھی تو سوی ہو کچھ دیر پہلے۔ہانی نے زیان کو اپنے اوپر سے پیچھے کرتے ہوے کہا

۔۔ہانی زیان کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی۔

اسے شرم آرہی تھی زیان سے۔۔

زیان کی محبت میں ہانی آج گلابی پھول لگ رہی تھی۔۔

اس کے سرخ ہوتے گال اور اس کا شرمانا گبھرانا زیان کو سمجھ آرہا تھا۔۔

بس کرو لڑکی کتنا سو گی

۔تم تو بے ہوش ہوتی کسی چیز کا کوئی ہوش نہیں تمہں بس کرو سونا اور مجھے پیار کرنے دو

۔

زیان نے ہانی کی پیشانی پر لب رکھتے ہوئے کہا۔۔

زیان پلیز یار

رات آپ کا دل نہیں بھرہ کیا جواب پھر شروع ہو گے۔

ہانی نے گھبراتے ہوئے کہا۔۔

ایک رات کیا

میرا دل تو ساری عمر نہیں بھرے گا۔۔

زیان نے ہانی کا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔۔

ہانی میری طرف دیکھو

۔زیان نے ہانی کو چین سے پکڑ کر چہرہ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے۔۔

شکریہ حنین میری زندگی میں آنے کے لیے۔

مجھے مکمل کرنے کے لیے میں بہت خوش ہو آج۔ شکر ہے مجھے خوشی نصیب ہوی۔

بس اب مجھ سے دور مت جانا

زیان نے ہانی کی دونوں آنکھوں کو چومتے ہوے کہا۔۔

میں بھی بہت خوش ہو زیان مجھے یقین ہو گیا ہے آپ مجھ سے کتنی محبت کرتے ہے

۔ ٹھیک یو سوچ

۔ہانی نے زیان کی پیشانی پر لب رکھتے ہوے کہا۔۔

میری آج رات کی ڈیوٹی ہے

۔زیان نے ہانی کے سینے پر سر رکھتے ہوے دکھی انداز سے کہا۔۔

شکر ہے رات کی ڈیوٹی ہے میں سکون سے سو پاوگی

۔۔روز رات کی ڈیوٹی ہونی چاہے۔۔ آپ کی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہانی نے خوش ہوتے کہا۔۔

کیا

۔کہہ رہی ہو پاگل لڑکی

۔زیان نے حیران ہوتے ہانی کی طرف دیکھ کر کہا۔۔

صیح کہہ رہی ہو

تحمل سے جواب دیا۔۔۔

بیویاں چاہتی ہے ان کا شوہر رات کو ان کے پاس رہے اور میری بیوی کہہ رہی ہے مجھے

رات کی ڈیوٹی کرنی چاہے۔۔

افسوس ہے چشمش

تمہاری غلط فہمی ہے کہ تمہاری نیند پوری ہو سکے گی۔۔

رات تم سو سکتی ہو لیکن دن میں تمہیں کون بچاے گا مجھ سے۔۔

بہت کر لی نیندیں پوری جب میں تمہارے ساتھ ہو ہر گز نہیں سونے دو گا۔۔

زیان نے جنونی ضدی انداز میں کہا اور ہانی کے لبوں پر جھک گیا۔۔

اپنی پیاس تشنگی مٹا کر ہی پیچھے ہوا۔۔

زیان آٹھ جاے

میرے اوپر وزن پڑ رہا ہے۔

ہانی نے زیان کو پیچھے کرتے ہوے کہا۔۔

نہیں اٹھو تو کیا کرو گی۔۔

بلکہ میں ناراض ہو تم سے۔۔

کیسی ناشکری کر رہی ہو تم میری محبت چاہت کی۔

۔زیان نے افسودگی سے کہا۔۔

کب ناشکری کی میں نے

۔ہانی نے حیران ھوتے ہوے کہا۔۔

ابھی ناشکری کر رہی ہو تم کہ میں رات کو باہر جا کر ڈیوٹی کرو۔

اب ایک منٹ بھی تمہارے بنا گزارا مشکل ہے۔

زیان نے دکھی ہوتے کہا۔۔

میں تو مذاق کر رہی تھی۔۔

مجھے کیا پسند ہے آپ کے بغیر رہنا

میں بھی آپ کے بنا نہیں رہ سکتی

ہانی نے زیان کی گردن میں بازو حائل کرتے مسکرا کر کہا۔۔۔

ہانی تمہارے ساتھ ہر لمحہ گزارنا چاہتا ہو۔

ہر لمحے میں تم میری چاہت محبت شدت جنون برداشت کرو گی۔

زیان نے مسکرا کر پوچھا۔۔

آپ کے لیے سب کر سکتی ہو۔

بس سونے دے میں نیند پر کمپرومانس نہیں کر سکتی۔ہانی نے شرارتی انداز میں کہا۔۔

بس جتنا سونا تھا سو لیا اب میرے سامنے تو ہرگز نہیں سو گی۔

وارننگ دی گی۔۔۔

آپ بھی سوتے ہے ڈیوٹی کے بعد

۔ہانی نے حیرانی سے پوچھا۔۔

مجھے ویسے بھی سونے کی عادت نہیں ہے میں نیند پر کنڑول کر سکتا ہو۔۔

بس جب ہم ساتھ ہو گے دونوں میں سے کوی نہیں سوے گا۔۔

زیان نے ہانی کی گردن پر لب رکھتے ہوے کہا۔۔

اچھا ابھی تو سونے دے

۔ہانی نے التجا کی۔۔

ہر گز نہیں صاف جواب آیا۔۔

زیان نے ہانی کے شولڈر پر اپنے لب رکھے

ہانی تڑپ گی تھی۔۔

زیان کو رات والی ٹون میں واپس آتے دیکھ۔

زیان

ہانی نے زیان کے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے ہوئے پکارا۔۔

جی زیان کی جان۔

زیان نے آنکھوں میں دیکھ کر کہا

جب ہانی زیان پر جھک گی۔۔

اب سچوئشن یہ تھی ہانی زیان کے اوپر تھی۔۔

ہانی زیان کے ایک ایک نقش کو چوم رہی تھی۔۔

ہانی کا لمس پا کر زیان کو سکون محسوس ہو رہا تھا۔۔

ہانی نے اپنے لب زیان کے دل کے مقام پر بنے H پر رکھ دے۔۔

زیان مکمل مدہوش ہو رہا تھا۔۔

زیان کی آنکھیں بند دیکھ ہانی نے بھاگنے کی کوشش کی۔۔

لیکن زیان نے اس کی کوشش ناکام کر دی۔

اور کلائی سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔۔

وہ زیان پر گر گی۔۔

اب ہانی نیچے اور زیان اس کے اوپر تھا۔۔

کہاں جا رہی تھی۔۔

زیان نے غصہ سے کہا۔۔

دوسرے کمرے میں تاکہ سکون سے سو سکو۔۔

یہ رومینس بھی اس لیے کر رہی تھی

۔تاکہ آپ کی آنکھیں بند ہو جائے۔

ہانی نے تحمل سے جواب دیا۔۔

تمہیں ابھی بھی نیند آرہی کیا۔۔

زیان نے حیرانی سے پوچھا

۔۔اور کیا مجھے بہت نیند آرہی ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہانی نے تحمل سے جواب دیا۔۔

روکو میں تمہاری نیند دور کرتا ہو۔۔

زیان نے ہانی کے دل کے مقام پر لب رکھتے ہوے کہا

پلیز زیان

۔۔ہانی نے مزاحمت کرتے ہوے کہا۔۔

لیکن زیان نے اس کی نا سنی اور اس کے وجود میں کھو سا گیا۔۔

ہانی نے بھی خاموشی سے خود سپردگی دی اسے پتہ تھا یہ زرافہ اب سونے نہیں دے گا

کون تھی وہ لڑکی بابر

سوری آپ تو فرحان ہے نہ۔۔

علیزے نے غصہ کرتے ہوے کہا۔۔

میری بات۔۔۔

آپ مجھے بھای کے گھر چھوڑ کر آۓ مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ۔۔

علیزے نے غصہ سے بولتے ہوے بابر کی بات کاٹی۔۔

ہاہاہا۔

۔میری جان میری پھٹانی

۔بابر نے اپنی ہنسی روکتے علیزے کو کمر سے پکڑتے ہوے کہا۔۔

جو غصہ کی وجہ سے لال ٹماٹر ہو رہی تھی۔۔

)آج بابر نے پلان بنایا تھا کہ وہ علیزے اور حجاب کے ساتھ ڈنر کرے گا کیونکہ اگلی صبح اس نے ایک مشن کے لیے جانا تھا۔۔

لیکن ریسٹورنٹ میں لڑکی نے سارا موڈ خراب کر دیا تھا۔۔جو بابر کو فرحان کہہ رہی تھی۔

وجہ وہ بابر کے پاس آ کر باتیں کرنے لگی۔۔

بابر کو مجبورًا اس کا ساتھ دینا پڑا جس کی وجہ سے علیزے کا موڈ خراب ہوا اب وہ غصہ کر رہی تھی۔۔.(

آپ نے مجھے دھوکا دیا آپ میرے بابر نہیں ہے

۔میں آپ سے۔۔

علیزے جو بابر کا کالر پکڑتے ہوئے غصہ سے چلا رہی تھی اچانک بابر نے اپنے لب علیزے کے لبوں پر رکھ کر بولتی بند کر دی۔۔

اف لڑکی کتنا بولتی ہو تم

۔۔میری تو سن لو۔

بابر نے کافی دیر بعد علیزے کو آزاد کرتے ہوئے کہا۔۔

علیزے شرم کے مارے سر جھکا کر کھڑی تھی۔۔

تمہں پتہ میں ایک فوجی ہو

۔میشن کے لیے مجھے روپ بدلنے پڑتے ہے

۔وہ لڑکی مافیا گنگ کا حصہ تھی۔

۔میرا مقصد اس کے گنگ تک پہچنا تھا۔

۔تبھی وہ مجھے فرحان کہہ رہی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابر نے علیزے کو بیڈ پر لٹاتے ہوئے بتایا۔۔

علیزے بابر کی بات سن کر شرمندہ ہو گی وہ کیسے بھول جاتی ہے اس کا شوہر ایک فوجی

ہے۔۔

بابر میں

۔۔خاموش میری جان مجھے آج رات تمہاری محبت محسوس کرنے دو ویسے بھی مشن

کے لیے صبح جانا پھر یہ ٹائم اے یا نہیں۔۔

بابر نے اسے چپ کرواتے اپنے لب علیزے کی گردن پر رکھتے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

علیزے بھی اب خاموشی سے بابر کا لمس محسوس کر رہی تھی۔۔

اف اسامہ آج تو تم گے۔

اسامہ جیسے ہی گھر میں داخل ہوا سناٹا محسوس کرتے خود کلام ہوا۔۔۔

کمرے میں داخل ہوتے دیکھا تو عمارہ کو بیڈ پر لیٹے پایا۔۔

اسامہ کپڑے چینج کیے بنا

عمارہ کو اپنے حصار میں لیتا لیٹ گیا۔۔

دور ہٹھے آپ برے ہے اسامہ میں بات نہیں کرتی

۔۔عمارہ جو خود اسامہ کے لمس کی عادی تھی تبھی جاگ رہی تھی تبھی اپنی کمر پر اسامہ

کے ہاتھ کا لمس پاتے ہی روٹھے پن سے کہا۔۔۔

سوری میری جان میٹنگ اتنی ضروری تھی

۔ ختم ہوتے ہوتے رات کا 1 بج گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسامہ نے اس کا رخ اپنی طرف کرتے معصومیت سے کہا۔۔

میں نے لالہ کے گھر جانا تھا آپ کو بتایا بھی تھا۔

۔عمارہ کو اچھا نہیں لگا اسامہ کا شرمندہ ہونا تبھی جلدی مان گی۔

۔(عمارہ نے صبح اسامہ کو بتایا تھا۔۔اس نے زیان کی طرف جانا ہے تبھی تیار وہ اسامہ

کے واپس آنے کا ویٹ کرتی اب تھک کر لیٹ گی تھی۔).

اس سنجیدہ انسان کے پاس کیوں جانا تھا اب اس کی بیوی آگی ہے تم مجھ پر توجہ دیا کرو۔۔

اب بتاؤ میری بیٹی کب آے گی۔۔

اسامہ نے عمارہ کی گردن پر لب رکھتے ہوے پوچھا۔۔۔

اسامہ لالہ سہی کہتے ہے آپ ٹھرکی ہے میں کیا کہہ رہی آپ کیا بول رہے ہے۔۔

عمارہ غصہ اور حیرت سے بولی۔۔

اف جان اس انسان کا ذکر مت کیا کرو مجھے سنجیدہ پن کے دورے پڑ جاتے ہے۔

مجھے ٹائم دو شوہر ہو تمھارا میں۔۔

اسامہ نے اس کی تھوڑی چومتے ہوے کہا۔۔

اسامہ میری بات سنے۔۔

عمارہ نے اسامہ کو اپنی طرف متوجہ کروایا جو اپنے کام میں مصروف تھا۔

ہمم۔۔

۔اسامہ یہ بولتے ہوے دوبارہ عمارہ پر جھک گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ میری پہلی نظر کی محبت ہے

اگر ہم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ہے تو صرف ہارون بھای اور روحا بھابی کی وجہ سے نہیں تو کبھی بھی لالہ ہمیں معاف نہیں کرتے۔۔

مجھے ان کی یاد بھی آرہی ہے

عمارہ کے بات کرتے وقت آنسو آگے تھے۔۔

واقعی اس کھڑوس انسان نے مجھ پر احسان کیا

اگر وہ میرا نکاح نہ کرواتا تو کبھی ہم ایک نہ ہوتے۔

۔اب دیکھو اس کھڑوس انسان کو روحا بھابی ملی جس کی وجہ سے اب یہ ہستا مسکراتا ہے ورنہ بچپن سے میں نے بس اسے کھڑوس اور محبت کے لیے ترسا ہوا دیکھا ہے۔۔

یہ اتنا کھڑوس تھا ہم بات کرتے بھی ڈرتے تھے ہارون سے اسامہ نے ہستے ہوے بتایا

۔۔

روحا بھابی کتنی معصوم ہے مجھے پہلی نظر میں پیاری لگی انھوں نے میرے لالہ کو معاف کردیا جبکہ وہ جانتی تھی لالہ نے ہانی کے ساتھ کتنا برا کیا۔۔

عمارہ نے بھی مسکراتے ہوے روحاکاذکر کیا۔۔

اور۔۔

۔بس مجھے اب بیٹی چاہیے

۔برہان کودیکھ لواس نے ترقی کی ہے

اسامہ نے یہ کہتے ہی عمارہ کی بولتی بند کردی

۔۔عمارہ نے بھی کوئی مزاحمت نہیں کی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جانِ برہان۔۔

کہاں ہو یار۔

برہان نے کمرے میں آتے پری کو آواز دی

۔جو کمرے میں نظر نہیں آرہی تھی۔۔

یار وہ میری کولیگ تھی اور کچھ نہیں اگر میں اتنا خوبصورت ہو میرا کوئی قصور نہیں۔

برہان نے کمرے کی ایک طرف پری کو چھپتے دیکھ شرارتی انداز سے کہا۔۔

پریییییی آہہہہہہ۔۔۔

برہان نے جیسے ہی پری کے پاس جاکر مخاطب کرنا چاہا اچانک اپنے منہ پر مکا کھایا۔۔

یہ کیا تھا

پری شرم نہیں آئی اپنے شوہر کو مارتے ہوے۔

برہان نے سامنے لال غصہ سے چہرہ لیے پری کو دیکھ کر پوچھا۔۔

ہاں اگر شوہر ٹھرکی ہو تو مارنا بنتا ہے

۔پری نے دوسرا مکا بناتے ہوے کہا۔۔

کیا اتنا معصوم شوہر ہو تمھارا۔

وہ کولیگ تھی ڈیل کی بات پوچھ رہی تھی جب تم نے ہم دونوں کو قریب کھڑے دیکھ لیا۔۔

برہان نے پری کو اپنی طرف کھینچتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ میں قید کیے کہا۔۔

کیا معصوم غلط فہمی ہے آپ کی اور ہانی روحا کی یہ تو مجھے پتہ آپ کتنے بے شرم ہے۔۔

پری نے ہستے ہوے کہا۔۔

)برہان کے لمس پر ہمیشہ پری کا غصہ جاگ کی طرح بیٹھ جاتا تھا۔

۔کیونکہ پری کو بے حد محبت تھی برہان سے.(

بے شرمی تو کی ہی نہیں میں نے ابھی۔

برہان نے انکھ ونک کرتے کہا۔۔

چلے ہٹے کتنی زور سے مار دیا میں نے مجھے نہیں پسند آپ کے پاس کوی بھی قریب آے میرے سوا مانا کہ میں بڑی ہ۔۔۔۔

پری برہان کی انکھ کو چوتی ہوی افسودگی کہہ رہی تھی جو سرخ ہو چکی تھی۔۔

جب برہان نے اچانک پری کی بولتی بند کروادی۔۔

کتنی دفعہ کہا ہے تم بڑی نہیں ہو

۔ برہان نے پری کے لبوں کو اپنے انگوٹھے سے سہلاتے ہوے کہا۔

برہان میں۔۔

چپ اب مجھے ٹرپل بچے چاہے۔۔

برہان پری پر حاوی ہوتے اپنی کہہ رہا تھا۔۔

ساری رات برہان اپنے لمس سے پری کو سکون دیتا رہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"HEY sweet heart stop it!!!!!

میں تمہاری آنکھوں میں آنسو نہیں برداشت کر سکتا کہ میری جان میری پنک روز اپنی آنکھوں پر ظلم ڈھاے۔

ہارون نے روحا کی آنکھوں کو چومتا ہوا بولا۔۔

ہارون جیسے ہی کمرے میں آیا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا تھا اس کی پنک روز رو رہی ہے

۔۔

تبھی گھبرا کر پاس آتے ہوئے بولا۔۔

ہارون جنت جنت

۔۔روحا نے ہچکیوں سے روتے ہوئے کہا

۔۔کیا ہوا جنت کو ہارون نے روحا کے ہاتھوں میں روتی ہوی جنت کو لیتے ہوئے پوچھا

جو مسلسل رو رہی تھی۔۔

جنت چپ نہیں کر کر رہی ہارون میں کیسے چپ کرواں۔۔

روحا نے روتے ہوئے کہا۔۔

اف میری جان اس میں رونے والی کیا بات ہوی بچی ہے چپ ہو جاے گی

رکو ابھی چپ کرواتا ہو

۔۔ہارون نے روحا اور جنت کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے کہا۔۔

"ہارون۔۔

روحا کافی دیر سے ہارون کو دیکھنے میں مشغول تھی۔جواب جنت کو چپ کروا کر کوڈ میں سوتی جنت کو لٹا رہا تھا۔۔

تبھی روحا نے محبت سے پکارہ۔

جی میرہ جان میری پنک روز۔کیا ہوا۔۔

ہارون نے خوش ہوتے ہوئے روحا کو کمر سے پکڑتے ہوئے کہا۔۔

آپ بہت اچھے ہے ہارون خاص کر آپ کی یہ آنکھیں جو اکثر مجھے متوجہ کرتی ہے۔۔

پتہ کچھ عرصہ سے مجھے ایک خواب آتا تھا شادی والا اس میں یہ کالی گہری آنکھیں دیکھی تھی

۔۔روحا نے ہارون کی دونوں آنکھوں کو چومتے ہوئے بتایا۔۔(روحا جب بھی ہارون کی آنکھوں میں دیکھتی تھی خود کو ڈوبتا محسوس کرتی تھی ان آنکھوں میں).

ہاہاہاہا میری پنک روز رومینس کر رہی ہے۔

تم اچھی ہو تبھی میں اچھا یار پوری زندگی محبت کے لیے ترسا ہو شکریہ میری جان میری

www.neweramagazine.com

زندگی میں آئی اور مجھے مکمل کر دیا تم نے

۔۔ہارون نے خوش ہوتے روحا کے گال چومتے ہوئے کہا۔۔

مجھے نہیں پتہ اس خواب کا کیا مقصد ہے مجھے خود آرہا ایسا شادی والا خواب جب سے پاکستان آیا ہو لیکن اتنا پتہ ہے شاہد اللہ نے میری قسمت میں تمہارا آنا لکھا تھا میری جان

۔۔

ہارون نے محبت سے جواب دیا۔۔

چلو باقی رومینس بعد میں چینیج کر کے آیا۔۔۔

ہارون نے روحا کو چھوڑتے ہوئے کہا۔۔

ہاہاہا واقعی بے شرم ہے۔۔

روحا ہارون کی جلد بازی دیکھ کر ہستے ہوئے کہا۔۔

ہارون جیسے ہی واش روم سے آیا سامنے کا منظر دیکھ کر حیران رہ گیا۔۔

روحا بلیک کلر کی نائٹی پہنے دوسری طرف منہ کر کے کھڑی تھی۔۔

نائٹی پیچھے سے بیک لیس تھی۔ جس کی وجہ سے اسکی دودھیا کمر ہارون کے سامنے تھی

۔۔

باقی کی کسر اس کے جوڑے نے پوری کر دی تھی۔

جس سے روحا کی صاف شفاف خوبصورت گردن نظر آرہی تھی۔۔

ہارون خان اسے اس طرح دیکھ کر ہی فیریز ہو گیا تھا۔۔

کہ کوئی اتنا خوبصورت ہو سکتا ہے جتنی وہ تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ہوش میں آتا اسے پیچھے سے ہگ کر لیا

۔اور اس کے پاس آتا اپنے دونوں ہاتھ اسکے پیٹ پر رکھ کر اسکی کمر کو اپنے ہونٹوں سے

چومنے لگا۔۔

روحا ڈری ہارون کو پیچھے کرنے لگی۔

۔ہٹے ہارون میں ناراض ہو۔

روحانے روٹھے پن سے کہا۔۔

میں منالو گا۔۔۔

ہارون اس کی کمر کو شدت سے چومتا ہوا گردن کے پیچھلے حصے کو چومنے لگا

۔پھر روحا کا رخ اپنی طرف کرتا اسے اپنے نزدیک کرتے جواب دیا۔۔

ہارون آپ میرے سارے کپڑے چھپا دیتے ہے مجھے پھر فصول سے نائٹ پہنی پڑتی

ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

روحانے جب دیکھا ہارون اس کی بات پر توجہ نہیں دے رہا تبھی تھوڑا دور جاتے ہوے

بولی۔۔

میاں بیوی ایک دوسرے کا لباس ہوتے ہے میں تمہارا لباس ہو۔

اب خاموش رہو

۔مجھے اپنا کام کرنے دو۔

ہارون اس کی گردن چومتا ہوا شہہ رگ پر دانتوں سے کاٹا اور اس کے کان میں سرگوشی

کرتے ہوے کہا۔۔

تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو

۔سوہیٹ ہارٹ دل کر رہا تمہیں کھا جاؤں

۔اپنے سینے میں چھپالو میرے علاوہ تمہیں کوئی اور نہ دیکھے۔۔

ہارون روحا کو بیڈ پر لٹاتے ہوئے جنونی انداز میں کہہ رہا تھا۔

۔روحا کی دل کی ڈھرکن تیز ہو رہی تھی۔۔

روحا خاموش رہی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels | Afsanay | Articles | Poetry | Interviews

آج تمہارے ہونٹوں اور تمہاری خیر نہیں پنک روز۔۔

یہ کہتے ہی ہارون نے روحا کے ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لیتا شدت سے چومنے لگا۔۔

روحانے بھی اپنی مزاحمت کرنا چھوڑ دی تھی۔۔

’’تین ماہ بعد۔۔۔۔۔

آپو میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے کافی دن ہو گے ہے میں نے زیان کو بھی ڈر کی وجہ سے نہیں بتایا

۔۔وہ پریشان ہو جاتے آجکل ان کی ڈیوٹی بھی سخت ہے آپ تیار ہو جاے ہم ہاسپٹل چلتے ہے

۔۔ہانی نے پریشان ہوتے کہا۔۔

طبیعت تو میری بھی ٹھیک نہیں ہے چلو چلتے ہے میں تیار ہو تم آجاو۔۔

روحا نے جنت کو سلاتے ہوے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیییییییا سچ کہہ رہی آپ۔

ہانی نے چہکتے ہوے پوچھا۔۔

جی بالکل آپ ماں بنے والی ہے

ڈاکٹر نے ہانی کے چہرے پر ہنسی دیکھ کر مسکراتے ہوے کہا۔۔۔

اوایم ہیپی

ہانی نے اچھلتے ہوئے خوشی سے کہا۔۔

اف پاگل لڑکی آرام سے ایسے کودنا اچھلنا اب بند کردو۔روحا نے ہانی کو غصہ کرتے ہوئے کہا۔۔

آپو میں بہت خوش ہو ہانی نے روحا سے گلے ملتے ہوئے کہا۔۔

مبارک ہو میری جان میری بے بی گرل اب تمہارا بھی بے بی ہو گا۔

۔روحا نے ہانی کا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔۔

مجھے بہت خوشی ہوی ہے میں بھی خالہ بنے والی ہو روحا نے خوش ہوتے کہا۔۔

مسز ہارون

۔آپ کو توڈبل خوشی ملی ہے

۔ڈاکٹر نے مسکرا کر کہا۔

وہ کیسے۔روحا نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔

آپ بھی ماں بننے والی ہے مسز ہارون۔

ڈاکٹر کی بات پر ہانی روحا دونوں دنگ رہ گی۔۔

ہاے میں صدقے میں واری اب میرا بھانجا آے گا۔

۔ہانی نے پھر اچھلتے ہوے کہا۔۔

روحا صدمے میں کھڑی تھی

۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کہہ۔۔

آپوووو۔۔

ہانی نے روحا کو ہلاتے ہوے کہا۔۔

آپو مبارک ہو ہانی نے گلے ملتے ہوے کہا

۔ہانی کی بات پر روحا ہوش میں آی۔

اور خوشی سے دونوں کی انکھوں میں آنسو آگے (دونوں بہت خوش تھی

۔روحا نے ہانی کے ساتھ ہی چیک اپ کروایا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب دونوں نے پلان بنایا تھا وہ سرپرائز دے گی اپنے ہسبینڈز کو.)

پنک روز پنک روز۔۔

کہاں ہو یار اچھے سے پتہ ہے گھر آکر جب تک تمہیں نہ دیکھ لو مجھے سکون نہیں ملتا۔۔

ہارون نے روحا کو تلاش کرتے ہوئے پریشانی سے کہا۔۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی ہارون حیران پریشان ہو گا۔۔ کمرے کی سجاوٹ دیکھ کر۔۔

یہ آج خیر تو ہے جو اتنا اہتمام کیا گیا ہے۔

ہارون نے ناسمجھی سے سوچا

پنک روز کہاں ہو یار۔۔

ہارون نے روحا کو آواز لگای۔۔

اپنے سامنے روحا کو دیکھ کر ہارون کے چودہ طبق روشن ہو گے

۔۔روحا ریڈ بلیک ساڑھی میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

ہارون

۔۔روحا نے ہارون کو ہلاتے ہوئے پکارہ۔۔

روحا کے پکارنے پر ہارون ہوش میں آیا۔۔

یہ سب کیا ہے پنک روز

۔ہارون نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔

"HAPPY Marriage 2Nd Aniversary Haroon "💖

💖💖

روحا نے ہارون کے ہاتھوں پر لب رکھتے ہوئے کہا۔۔

ہارون تو حیران رہ گیا۔۔

تمہیں یاد تھا پنک روز۔۔

ہارون نے حیرانی سے پوچھا۔۔

جی میں یہ دن بھول کیسے سکتی ہو روحا نے ہارون کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔

پنک روز میں نے پلان کیا تھا اتنا کچھ

لیکن تمہاری تیاری اور سرپیرئز تو بہت خوبصورت ہے۔

ہارون نے روحا کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے کہا۔۔

تمہیں بھی شادی کی دوسری سالگرہ مبارک

ہارون نے روحا کو ڈائمنڈ رنگ پہناتے ہوئے کہا۔۔

بہت خوبصورت ہے یہ

روحا نے خوشی سے کہا۔۔

لیکن تم سے کم۔

ہارون نے روحا کے دونوں گالوں پر لب رکھتے ہوئے کہا۔۔

چلو میرا گفٹ دو۔ہارون نے بے تابی سے کہا۔۔

آپ کا گفٹ تو خریدا ہی نہیں

۔روحا نے منہ موڑ کر کھڑی ہوتے کہا۔۔

میرا گفٹ تم ہو میری چاہیت میرا عشق ہارون نے روحا کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے اپنے لب اس کی گردن پر رکھتے ہوئے کہا۔۔

روحا ہارون کی بات پر مسکرا دی۔۔

روحا۔

پنک روز آج بڑی والی لپ کس دے دو پلیز ہارون نے معصوم بچوں کی طرح کہا۔۔

روحا مسکرانے لگی۔۔

اور ہارون کو بات کرنے کا موقع دے بنا اپنے لب اس کے ہونٹوں پر رکھ دے۔۔

روحا کے عمل میں چاہیت محبت تھی۔۔

دونوں ایک دوسرے کو محسوس کر رہے تھے۔

ایک دوسرے مگن تھے

۔۔روحانے نرمی سے ہارون کے ہونٹوں کو چھوڑااور پیچھے ہو گی۔۔

ہارون نے دوبارہ روحا کو پکڑ کر اس کے ہونٹوں پر اپنے لب رکھ دے۔۔

دونوں ایک بار پھر ایک دوسرے کے وجود میں مدہوش ہو رہے تھے۔۔

ہارون نے روحا کو باہوں میں بھر کر بیڈ پر لٹایا اور روحا پر جھک گیا۔۔

ہارون ایک سرپرائز ہے آپ کے لیے

۔روحانے ہارون کو روکتے ہوئے کہا۔۔

کیسا سرپیرئز پنک روز

ہارون نے بے چینی سے پوچھا۔۔

کان پاس کرے پھر بتاؤ گی۔روحانے مسکرا کر کہا۔۔

چلو بتاؤ

۔ہارون نے مسکر کر پوچھا۔

''ایم پریگنیٹ

۔۔روحانے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے شرما کر کہا۔۔

کیییییییمییییا!!!۔۔

تم سچ کہہ رہی ہو ہارون نے خوشی سے چلاتے ہوئے پوچھا۔۔

توبہ ہارون کان کے پردے پھاڑ دینے کیا۔۔

روحانے کان پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔

میں بہت خوش ہو پنک روز تھینک یو سو مچ

ہارون نے روحا کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے کہا۔۔

شکریہ ہارون میری زندگی میں آنے کے لیے

۔روحانے پیار سے مسکرا کر کہا۔۔

ہارون آپ واقعی خوش ہے

۔روحانے ایک دفعہ پھر پوچھا۔۔

میری ایک شرط ہے پنک روز وہ مان لو پھر میں خوش ہو۔۔

ہارون نے سنجیدہ ہوتے کہا۔۔

بتاے میں سن رہی روحا نے پریشان ہوتے پوچھا۔۔

بیٹا ہوا تو میں اسے سبنھالو گا مطلب ہر کام اس کا میں خود اپنے ہاتھوں سے کرو گا
تمہارے پاس آنے نہیں دو گا تا کہ اسے میری عادت ہو تمہاری نہیں۔

ہارون نے شرارتی انداز سے کہا۔۔

آپ اتنی محبت کرتے کیا ہارون اپنے آنے والے بیٹے سے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

روحا نے حیران ہوتے پوچھا۔۔

ہاہاہا وہ پنگ روز میں اس کا ہر کام کرو گا تا کہ وہ تمہارے پاس کم آے اور تم مجھ پر توجہ
دے سکو۔

تمہں محبت کرنے چھونے اور محسوس کرنے کا حق صرف ہارون خان کو ہے یہ حق
میرے بیٹے کو بھی نہیں ہے۔۔

ہارون نے روحا کا حیرت سے منہ کھولا دیکھ کر مسکرا کر کہا۔۔

ہارونننن۔

۔روحا تو صدمے میں بول بھی نہ سکی۔

ارے میری پنک روز میں واقعی بہت بہت خوش ہو

۔ہارون نے خوشی سے کہا۔۔

اور روحا کے اوپر جھک گیا۔

دونوں ایک دوسرے میں مگن ہو گے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہپی برتھ ڈے ٹو یو

ہپی برتھ ڈے ٹو یو مائی ڈئیر ہبی

۔ہانی مسکراتی ہوی زیان کو وش کر رہی تھی۔۔

تھینک یو چشمیش

۔زیان نے ہانی کے ماتھے پر لب رکھتے ہوے کہا۔۔

ہانی صرف مسکرا رہی تھی۔۔

اتنی محنت کیوں کرتی ہو یار تمہارا میرے پاس ہونا ہی کافی ہے

۔۔زیان نے ساری سجاوٹ کو دیکھ کر کہا۔۔

یہ سب کرنا ضروری ہوتا ہے

۔مائی لو

ہانی نے مسکرا کر کہا۔۔

خیر ہے بڑے موڈ میں لگ رہی ہو آج ویسے تو میرے موڈ کا بھی خیال کرتی نہیں

صرف اپنے سونے کی پرواہ ہوتی تھمں

۔زیان نے نروٹھے پن سے کہا۔۔

ایک تو میری نیند کے دشمن ہے آپ

۔ہانی نے مصوعنی نروٹھے پن سے کہا۔۔

اور تمہاری نیند میرے جذبات کی دشمن ہے

۔زیان نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا۔۔

چلو گفٹ دو۔

زیان نے مسکرا کر کہا۔۔

ہانی نے زیان کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پیٹ پر رکھ دیا۔۔

زیان اس کے عمل پر حیران تھا۔۔

حنین جو میں سوچ رہا ہو کیا وہ سچ ہے

۔زیان نے خوش ہوتے پوچھا۔۔

ہاں وہی سچ ہے

ہانی نے مسکرا کر کہا۔

زیان نے ہانی کو گلے لگالیا۔۔

شکریہ میری جان میں آج بہت خوش ہو بہت اچھا گفٹ دیا آج تم نے مجھے

۔تمہارا شکریہ تم نے میری زندگی میں آ کر مجھے مکمل کر دیا۔

۔زیان نے خوشی سے کہااور ہانی کے ہونٹوں پر جھک گیا۔۔

اپنی تشنگی مٹا کر ہی پیچھے ہٹا۔۔

مبارک ہو تمھیں زیان نے خوش ہوتے کہا۔۔

آپ کو بھی

۔ہانی نے خوشی سے کہا۔۔

ہانی مجھے بیٹی چاہے۔

زیان نے بہکے انداز سے کہا۔۔

ان شاءاللہ بیٹی ہی ہو گی

۔۔ہانی نے مسکرا کر جواب دیا۔۔

اب تم نے اپنا بہت سارا خیال رکھنا ہے یہ فصول چیزیں کھانا چھوڑ دو

۔زیان نے ہدایت کی

۔میری تو سنتی نہیں سو جاتی ہو۔

اب اپنی بیٹی کے لیے نہیں سونے دو گا۔۔

اس کا اچھے سے خیال رکھو گی۔ تم۔

وارننگ دی گی۔

حد ہے بیٹی آی نہیں ورننگ پہلی دینی شروع کر دی۔

میری نیند کے پیچھے پڑ جاتے ہے آپ

۔ہانی نے روٹھے پن سے کہا۔۔

بیٹی سے پہلے ماں ہے ظاہر سی بات ہے ماں کی وجہ سے ہی بیٹی ملے گی

۔میری زندگی تم سے شروع ہو کر تم پر ختم ہوتی ہے۔۔

میری جان۔ زیان نے مسکرا کر کہا۔۔

چلے سو جاے اب

۔ہانی نے بیڈ پر جاتے کہا۔۔

ہر گز نہیں سو گی اپنا ٹائم ٹیبل بناؤ گی اب سے کیا کھانا ہے کیا نہیں اپنا خیال رکھنا ہے

تب بھی جب میں گھر سے باہر ہو۔

جس دن میں گھر ہو گا تمہارا اور اپنی بیٹی کا خیال میں رکھو گا۔۔

زیان ایک ہی سانس میں سب بول رہا تھا۔

ہانی تم سن رہی ہو نہ

۔زیان نے یہ کہتے جب ہانی کی طرف دیکھا اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگی۔۔

یہ لڑکی سدھر نہیں سکتی ہر وقت سونے کی پڑی رہتی ہے

۔زیان نے ہانی کا سر اپنے سینے پر رکھتے ہوئے کہا۔۔

اور آنکھیں موند کر اپنے رب کا شکر ادا کیا۔

اسے حنین جیسی بیوی ملی اور اب وہ باپ کے عہدے پر فائز ہونے جا رہا تھا۔۔

7''ماہ بعد۔۔۔

اف پنک روز کیوں غصہ کر رہی ہو۔

ہارون نے کمرے میں آتے روحا کو غصہ کرتے دیکھ پوچھا لیا۔۔

ہارونننن

یہ جنت لگتاہی نہیں میری بیٹی ہے اتنا تنگ کرتی ہے

۔کوئی کہہ سکتاہے سال کی بچی ہے۔سب آپ کا قصور ہے جو اتنا آپ اسے پیار دے

رہے ہے۔۔

زرا ترس نہیں آتا آپ کو اور جنت کو مجھ پر میں عزیز نہیں ہو آپ کے لیے بھی ہارون۔

روحا نے روٹھے پن اور غصہ سے کہا۔۔

ارے بابا کی جان کیوں ماما کو تنگ کرتی ہو میری پیاری بیٹی

۔ہارون نے روحا کی بات پر توجہ دے بنا جنت کو گود میں اٹھاتے ہوے پیار سے پوچھا

۔۔

جنت صرف اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے ہارون کو گھور رہی تھی۔۔

گل خان یہ جنت کو ہنیڈل کرو میں زرا اپنی پنک روز کو دیکھ لو۔

ہارون نے جلدی سے کمرے سے باہر آتے گل خان کو جنت پکڑئی اور بنا سنے کمرے

میں بھاگ گیا۔۔

ہاہاہہاہاسہی کہتے ہے لوگ ہر شوہر اپنی بیوی سے ڈرتا ہے۔۔

گل خان نے ہارون کی حالت انجوائے کرتے سوچا۔۔

ہاں جی تو میری پنک روز کیا کہہ رہی تھی تم اب مجھے عزیز نہیں ہو۔۔

ہارون نے کمرے میں آکر روحا کو کمر سے پکڑتے ہوئے اپنے قریب کرتے ایک ہاتھ سے روحا کا ڈوپٹہ اتار کر بیڈ پر پھکنتے اسکی شہہ رگ کو چومتے ہوئے پوچھا۔۔

جی ہاں ایسا ہی ہے سارا دن آفس ہوتے رات کو جنت کے ساتھ

۔روحا نے روٹھے پن سے کہا۔

ہاہاہاہامیری پنک روز یہ الزام ہے میری بیٹی پر روز ایک گھنٹہ اس کے ساتھ ہوتا باقی کی ساری رات تمہارے ساتھ ہوتا ہو۔

وہ اس کے دل کے مقام پر لب رکھتے ہوئے بولا۔۔

روحا خاموش رہی۔۔

بچی ہے یار تنگ تو کرے گی۔

تم اپنا خیال بھی نہیں رکھتی یار تبھی تم غصہ کرتی ہو اس پر ڈاکٹر نے پہلے ہی کہا تھا تم کمزور ہو بے بی کیری کرنا مشکل ہو گا لیکن تم نے نہیں سنی۔

ہارون نے روحا کے گال سہلاتے ہوئے کہا۔۔

کچھ نہیں ہوتا مجھے ہارون ویسے بھی آپ کو بیٹا چاہیے تھا۔۔

میں آپ کی یہ خواہش پوری کرنا چاہتی ہو۔۔

روحان نے ہارون کی دونوں آنکھوں کو چومتے ہوئے کہا۔

لیکن پنک روز۔۔

بس ہارون مجھے کچھ نہیں سننا مجھ اپنے آپ سے زیادہ ہانی کی فکر ہے بچی ہے وہ اور زرا خیال نہیں رکھتی وہ۔ روحا نے فکر مند ہوتے کہا۔۔

اف تم نہ ٹیشن لیا کرو اس کا شوہر ہے اس کے پاس تم مجھ پر توجہ دو۔۔

ہارون نے روحا کے لبوں کو فوکس لے کہا۔

نہیں ہارون مجھے سونا۔۔۔

اس سے پہلے روحا کچھ کہتی ہارون اپنے لب اس کے لبوں پر رکھتے روحا کے وجود میں مدہوش ہو گیا۔۔

یہ زرافہ ابھی آیا

نہیں چاکلیٹ کھا لیتی ہو۔

ایک تو سارے میری نینداور چاکلیٹ کے دشمن ہے

۔روحا آپو بھی ہر وقت بھی بولتی رہتی ہے

۔ہانی نے چاکلیٹ کو کھاتے ہوے کہا۔

)زیان روحا نے ہانی کو چاکلیٹ کھانے سے منع کیا تھا۔

لیکن ہانی روز زیان کے جانے کے بعد کھاتی تھی.(

ہانی چاکلیٹ کھانے میں مصروف تھی جب اسے زیان کی گاڑی کی آواز آی۔

اور وہ پریشان ہو گی۔

اف آج یہ جلدی کیوں آے ابھی تو میں نے اپنی چاکلیٹ بھی نہیں پوری کھای۔

ہانی نے چاکلیٹ چھپاتے ہوے افسوس سے کہااور اپنا منہ صاف کر کے بیٹھ گی۔۔

زیان جب گھر داخل ہوا سامنے ہی ہانی نظر آی۔

ہانی جاکر زیان کے گلے لگ گی

۔(یہ ہانی کی روٹین تھی زیان جب بھی گھر آتا تھاوہ پہلے اس کے گلے لگتی تھی.)

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیسی ہے میری چشمش

زیان نے ہانی کے ماتھے پر لب رکھتے ہوے پوچھا۔۔

میں بالکل ٹھیک آپ کیسے ہے۔

ہانی نے بھی مسکرا کر پوچھا۔۔

میں بھی ٹھیک ہو

۔زیان نے ہانی کو صوفے پر بیٹھاتے ہوے کہا۔

تم نے چاکلیٹ کھائی ہے۔

زیان نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔

زیان کے سوال پر ہانی گھبرا گی۔۔

نہیں میں کیوں کھاو گی

پاگل ہو میں کیا

ہانی نے نظریں چراتے ہوے جواب دیا۔۔

تم نے چاکلیٹ کھای ہے سنجیدگی سے پھر پوچھا۔

نہیں

۔ تحمل سے جواب دیا گیا۔۔

کھای ہے یا نہیں

۔زیان نے اس کے ہونٹوں پر فوکس کیے پوچھا۔۔

نہیں ہانی نے گبھرا کر جواب دیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زیان کا اس کے ہونٹوں کی طرف دیکھنا کچھ غلط ہونے کا احساس ہو گیا تھا۔۔

تمہارے چہرے پر چاکلیٹ لگی ہے تم نے کھائی ہے

۔زیان نے افسوس سے کہا۔

کہاں لگی ہے ہانی نے چہرے پر ہاتھ پھرتے ہوئے پوچھا۔۔

اور زیان ہانی کی بات کا جواب دیے بنا اس کے ہونٹوں پر جھک گیا۔۔۔

آج بھی ہانی زیان کی شدت برداشت کرنے کا حوصلہ نہیں رکھتی تھی۔

۔اس لیے گھبرا گی۔

زیان اپنی پیاس پوری کرتا پیچھے ہٹا۔۔

ہونٹوں پر لگی تھی میں نے صاف کر دی۔۔

زیان نے مسکرا کر کہا۔۔

کتنی کڑوی ہے تم کیسے کھا لیتی ہو۔۔

زیان نے اپنے ہونٹ صاف کرتے کہا۔

اسے چاکلیٹ ہمیشہ کڑوی لگتی تھی۔۔

مجھے عادت ہے تحمل سے جواب دیا۔۔

حنین کب بڑی ہو گی تم

میں نے کتنا روکا ہے کہ تم نہیں کھاؤ گی

۔پریگنسی کے بعد کھالینا میں نہیں روکتا

۔تم سوتی بھی بہت ہو

۔میں نے وہ بھی منع کیا لیکن تم نے میری ایک نہ سنی۔۔اب بات نہ کرنا مجھ سے زیان

روٹھے پن سے کہہ کر چلا گیا۔۔

زیانہہہ ننننن۔۔۔

ہانی کی چیخ سے زیان کے قدم وہی رک گے۔

زیان نے پیچھے موڑ کر دیکھا

ہانی گری ہوی تھی فورًا بھاگ کر ہانی کے پاس آیا۔۔

)ہانی زیان کی ناراضگی کا سن کر اس کے پیچھے بھاگی منانے کے لیے لیکن چاکلیٹ ریپر کے اوپر پاؤں آنے سے وہ سلیپ ہو کر گر گی.(

ہانی انکھیں بند مت کرنا پلیز۔۔

زیان نے ہانی کو گود میں اٹھایا اور ہاسپٹل لے گیا۔۔

برہان روحا ہارون بھی ہاسپٹل ہی موجود تھے

۔سب ہی پریشان کھڑے تھے۔۔

ڈاکٹر میری مسز اور بے بی کیسا ہے ٹھیک ہے نہ

آپ کی بیوی کے گرنے کی وجہ سے ان کی کنڈیشن بہت خراب ہے

آپ بس دعا کرے۔

ڈاکٹر نے ان کو تفصیل سے بتایا۔۔

ڈاکٹر کی بات سن کر سب پریشان ہو گے۔۔

زیان کا اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہوا۔۔

زیان حوصلہ کرو دعا کرو تم۔

ہارون نے حوصلہ دیا

۔۔ برہان اور زیان دونوں کے آنکھوں میں آنسو تھے۔

اس کی حالت کا سوچ کر ہی دونوں کے رونگھٹے کھڑے ہو رہے تھے

۔وہ جانتے تھے معمولی سے بخار میں اس کی حالت کتنی خراب ہوتی ہے۔

یہ یہ ہی حال روحا کا تھا۔

تینوں پریشان ہو رہے تھے۔۔

مسٹر زیان یہ فارم آپکو فل کرنا ہو گا۔۔

ہم کسی ایک کو بچا۔۔ سکتے ہے

بیوی یا بچہ

۔اگر بیوی کو بچاے گے تو اولاد جیسی نعمت سے محروم ہو جاے گے۔

کیونکہ بچہ نہ بچانے کے بعد آپ کی بیوی ماں نہیں بن سکے گی۔۔

اور ویسے آپ کی بیوی کی حالت زیادہ خراب ہے ان کو بچانا مشکل ہو گا

فصیلہ آپ کے ہاتھ میں ہے جلدی کرے ہمارے پاس وقت بہت کم ہے۔۔

ڈاکٹر کی ساری بات سن کر زیان کے قدموں تلے زمین نکل گی۔۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کرے

ایک طرف جان سے زیادہ عزیز بیوی تو دوسری طرف اولاد۔

جسے پانے کی خوائش کی تھی۔۔

زیان دونوں طرف پھس گیا تھا۔۔

برہان روحا دونوں رو رہے تھے۔

انھیں سمجھ نہیں آرہی تھی زیان کو حوصلہ کیسے دے۔۔

زیان نے بنا وقت ضائع کیے ہانی کو بچانے کا فصیلہ کیا۔۔

ڈاکٹر میری بیوی کو کچھ نہ ہو

مجھے صیح سلامت چاہے اپنی بیوی

۔زیان نے جنون سے کہا۔

آپ سب دعا کرے اللہ بہتر کرے گا۔

آپریشن سے پہلے مسٹ زیان آپ سے بات کرنا چاہتی ہو آپ میرے ساتھ آے

ڈاکٹر اتنا کہہ کر چلی گی۔۔

خیریت آپ نے مجھے یہاں بلایا۔۔

زیان نے بے چینی سے پوچھا۔

زیان صاحب آپ کی بیوی جسمانی طور پر کافی کمزور تے۔ان کے لیے بے بی کیری کرنا

مشکل تھا

۔اس لیے ہم نے انھیں پہلے ہے انفارم کر دیا تھا

۔ان کے لیے مشکل ہے بے بی کیری کرنا ابھی

لیکن انہوں نے آپ کی خوشی کا خیال رکھا۔۔

میری ریکوئسٹ تھی ان سے کہ وہ اپنا اچھے سے خیال رکھے

آپ نے بنا سوچے بیوی کو بچانے کا آپشن چوس کیا مجھے خوشی ہوی آپ اپنی بیوی سے کتنی محبت کرتے ہے

اب انھیں بچانے کے بعد ہو سکتا ہے دوبارہ بے بی نہ ہو

اور اللہ نے چاہا تو ہو بھی سکتا ہے

میں زیادہ امید نہں دے سکتی

ڈاکٹر کی بات سن کر زیان کے قدموں تلے زمین نکل گی۔

اتنا غافل کیسے ہو سکتا ہو میں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔کھانے میڈیسن سب کا خیال رکھا مطلب جھوٹ بولا مجھ سے

مجھ سے اتنی بڑی بات چھپای

)ہانی کھانا کھایا میڈیسن لی اچھے سے خیال رکھنا چاکلیٹ نہیں کھانی تھی۔زیان میں نے سب کھایا ہے۔(

زیان کے کانوں میں ہانی کی آواز گونج رہی تھی۔۔

بہت غلط کیا تم نے ہانی تم ابھی تک میری محبت کو نہ سمجھ سکی

زیان نے افسوس سے سوچا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یااللہ مجھے معاف کر دے میں تیرا گناہگار بندہ ہو۔

مجھ سے بہت سے غلطیاں ہوی۔

مجھے معاف کر دے۔

میں مانتا ہو میں کسی کی بیٹی کے ساتھ غلط کرنے کا سوچا

لیکن میں نے اپنی غلطی کو سیدھا بھی کیا۔۔

اس سے جائز رشتہ بنا کر میرے رب تو سب جانتا ہے۔

وہ میرے لیے کیا ہے میرا اس کے بنا سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے۔۔

مجھ سے میری بیوی اولاد مت چھین

میرے رب مجھے معاف کر دے۔۔

ان دونوں کو صحت تندرستی دے

۔میرے رب مجھے معاف کر دے۔۔

زیان نے روتے ہوے معافی مانگی۔۔

بھای پلیز مت روے سب ٹھیک ہو جاے گا۔۔

برہان نے زیان کے آنسو صاف کرتے ہوے کہا۔۔

پھر دونوں پھوٹ پھوٹ کر رو رہے تھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہانی کے لیے دعا کر رہے تھے۔۔

پنک روز رونا بند کرو تمہاری اپنی طبعیت خراب ہو جاے گی۔

۔تم دعا کرو سب ٹھیک ہو جاے گا۔۔

ہارون نے روحا کے آنسو صاف کرتے ہوے کہا۔۔

ہارون سے روحا کا رونا برداشت نہیں ہو رہا تھا

تبھی وہ بار بار روحا کو رونے سے رک رہا تھا۔۔

کتنا شوق ہے ہانی کو بچوں کا بس اللہ اسے اولاد جیسی نعمت سے محروم نہ کرے۔

)آمین.(

مجھے بہت ٹینشن ہو رہی ہے ہارون میری معصوم بہن نے کتنی تکلیفیں برداشت کی ہے۔

مجھے سوچ کر ہی رونا آرہا ہے۔۔

روحا بجائے چپ ہونے کے اور زیادہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

چپ میری جان تم دعا کرو سب ٹھیک ہو جائے گا

۔تمہاری تو بے بی گرل ہے نہ وہ اللہ ضرور تمہاری سننے گا۔۔

ہارون نے روحا کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے تسلی سے کہا۔۔

اللہ میری سنے گا نہ ہارون میں دعا کرتی ہو۔

روحا نے اپنا چہرہ اٹھا کر آنسو صاف کرتے معصومیت سے پوچھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com

ہاں میری جان دیکھنا تمہاری بے بی گرل کو ضرور بے بی گرل ملے گی

۔۔اور وہ ٹھیک بھی ہو جائے گی

ہارون نے حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔

۔پھوپھو انکل اتنی مشکل سے میں نے سنبھالا ہے پنک روز کو

-پلیز آپ لوگ حوصلہ رکھے سب ٹھیک ہو جاے گا۔۔

رونا تو بند کرے

۔ہارون نے صبر سے سمجھایا۔۔

کیسے نہ رو بیٹا

میری بیٹی کو ابھی خوشی ملی تھی

میری پھول جیسی بیٹی کو اور اب اتنا بڑا دکھ برداشت نہیں ہو رہا۔۔

بس میری بیٹی ٹھیک ہو جاے

تنزیلہ بیگم نے روتے ہوے کہا۔

مہر صاحب روتے ہوے مسجد چلے گے۔

لالہ حوصلہ رکھے سب ٹھیک ہو جاے گا۔۔

عمارہ نے زیان کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔۔

زیان کے آنسو رک نہیں رہے تھے وہ جاے نماز پر بیٹھا روتے دعا مانگ رہا تھا۔۔

)زیان اگر مجھے کچھ ہو گیا

آپ شادی نہ کرنا

ہماری اولاد کی خود پرورش کرنا

ہانی کیسی باتیں کر رہی کچھ تو سوچ لیا کرو تمہارے بغیر میں کیسے جی سکوں گا میری تو سانس ہی اٹک جاتی ہے جب تم کچھ دیر کے لیے آنکھوں سے دور ہوتی ہو

آج کے بعد یہ سب سوچنا بھی نہ

اور پلیز بات کرتے وقت یہ بھی خیال رکھا کرو مجھے کیسا لگے گا

زیان نے افسودگی سے کہا

زیان کی بات پر ہانی کچھ نہ بولی(

ہانی تم نے اچھا نہیں کیا مجھ سے سب چھپا کر تم نے خود بھی خیال نہ رکھا نہ مجھے رکھنے دیا

بس تم ٹھیک ہو جاو مجھے کچھ نہیں چاہے

زیان نے روتے ہوئے دعا کی

برہان حوصلہ رکھے یار

وہ ٹھیک ہو جائے گی۔

پری نے برہان کو پیار سے ہنیڈل کرتے کہا۔

وہ ٹھیک ہو جائے تو بہتر ہے

ہم سب کی جان بستی ہے اس میں

بس اللہ اسے اولاد جیسی نعمت سے محروم نہ کرے

ورنہ وہ زندہ رہ کر بھی زندہ نہیں ہو گی۔۔

وہ ٹھیک ہو جائے گی

اپ دعا کرے پری نے برہان کے آنسو صاف کرتے کہا

پری میں اپنی بہن کے بغیر جینے کا سوچ بھی نہں سکتا میری ہمیشہ ہمت بنی ہے وہ

اس کی وجہ سے ہی تو مجھے آج تک بھای کی کمی محسوس نہیں ہوی

اتنا تو دو بھای کبھی ایک دوسرے کو نہیں سمجھتے ہو گے جیسے ہمیشہ ہانی نے مجھے سمجھا بن

کہے ہم دونوں بہن بھای سب سمجھ جاتے ہے

برہان نے روتے ہوے کہا

پری خود رو رہی تھی وہ بھی ہانی سے اتنی محبت کرتی تھی جتنی روحا

ہر کوئ ہانی کے لیے دعا کر رہا تھ

اسب ہی پریشان تھے ہانی کے لیے۔

مسٹر زیان مبارک ہو

بیٹی ہوی ہے۔۔

ڈاکٹر کے ہاتھ میں گلابی کمبل میں لپیٹا وجود دیکھ کر سب حیران تھے۔۔

ڈاکٹر میری بیوی کیسی ہے۔

وہ ٹھیک ہے نہ۔زیان نے بچی کی طرف نہ دیکھتے ہوے بے تابی سے پوچھا۔۔

زیان کے سوال پر ڈاکٹر نے نظریں جھکالی

اپ کی بیوی چاہتی تھی ان کی اولاد کو بچایا جاے

ڈاکٹر کی بات پر زیان تو صدمے میں ہی چلا گیا

۔۔

آپ سب کی دعاوں سے آپ کی بیوی اور بیٹی دونوں بالکل ٹھیک ہے۔

اللہ کے کرشمے کے سامنے ہم انسان کچھ بھی نہیں

ہم تو اللہ کا کرشمہ دیکھ کر حیران رہ جاتے ہے

۔جو ہمیں نا ممکن نظر آرہا ہوتا ہے وہ اللہ ممکن بنا دیتا ہے۔۔

آپ کی بیوی کو بچانا نہایت ہی مشکل تھا

جب کہ آپ کی بیٹی بالکل ٹھیک تھی۔۔

آپ سب کی دعاوں کی وجہ سے آپ کی بیوی بالکل ٹھیک ہے آپ سب مل سکتے ہے

۔۔

ڈاکٹر نے تفصیل سے بتایا

ڈاکٹر کی بات پر سب کے چہرے پر خوشی آگی

زیان برہان خاموشی سے مسجد کی طرف چلے گے

اپنے رب کا شکر ادا کرنے

-----*-*---

ہانی میری جان کیسی ہو۔

روحا نے روتے ہوے پوچھا۔۔

میں ٹھیک آپو روے مت

۔ہانی نے روحا کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔

اولمبو

دو بچوں کے باپ بن گے کیسے بچوں کی طرح رو رہے ہو۔کچھ عقل کر لو۔

ہانی نے برہان کو تنگ کرتے ہوئے کہا۔

برہان بھاگ کر ہانی کے گلے لگتے ہی بچوں کی طرح رونے لگا۔

پھر ہانی روحا برہان تینوں ہی ایک دوسرے کے گلے لگے بہن بھای بچوں کی طرح رو رہے تھے۔۔

بس کرو تم تینوں

۔پنک روز تم توچپ کرو طبیعت خراب ہو جاے گی

۔شکر ادا کرو ہانی اب ٹھیک ہے۔

ہارون نے روحا کو ہانی سے پیچھے کرتے سنجیدگی سے کہا۔۔

روحا تو ہارون کے گلے لگ کر چپ ہو گی تھی لیکن برہان ابھی تک رو رہا تھا۔۔

پھر پری کو ہی آگے ہونا پڑا۔۔

شرم کرلو برہان اس کی طبیعت خراب ہو جاے گی

۔ایسے روتے ہوے تم تینوں پاگل لگ رہے ہو۔

پری نے سب کا موڈ صیح کرنے کے لیے ان کو تنگ کیا۔۔

چڑیل بھابھی جل گی ہمارے پیار سے۔۔

ہانی نے تنگ کرنے کے لیے کہا۔

سب کے چہرے پر مسکراہٹ آ گی۔۔

میری بیٹی کیسی ہے اب

مہر صاحب نے ہانی کے سر پر پیار کرتے ہوے پوچھا

بابا میں بالکل ٹھیک ہو مت روے آپ سب پلیز

ہانی نے افسودگی سے کہا

سب ہانی نے کو مبارک باد دی۔

ہانی کی بیٹی بہت خوبصورت تھی۔

بالکل زیان جیسی

۔سب بہت خوش تھے خاص کر عمارہ روحا آخر وہ اکلوتی پھوپھو خالہ بن گی تھی۔۔

سب نے ہانی کو دعا دی

۔جس کا انتظار تھا ہانی کو

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Urdu

وہ ابھی تک نہیں آیا تھا۔۔

ہانی پریشان تھی زیان کیوں نہیں آیا۔۔

کتنی دیر ہو گی سب مل کر چلے گے زیان کیوں نہیں آے ہانی نے پریشانی سے سوچا رہی تھی

۔۔جب اسے زیان اندر آتا ہوا نظر آیا۔۔

اسے دیکھ کر ہانی خوش ہو گی۔۔

زیان سنجیدگی سے کھڑے ہو کر ہانی کو دیکھ رہا تھا۔۔

اس کی آنکھوں میں غم غصہ دیکھ ہانی حیران رہ گی۔۔

زیان کہا۔۔

ہانی کی بات پوری ہونے سے پہلے زیان اس کے لبوں پر جھک گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کے عمل میں جنون غصہ تھا

۔زیان نے اپنے دانتوں سے ہانی کا لب کاٹا۔

ہانی کے لبوں سے خون نکل آیا تھا۔

ہانی نے مزاحمت کی

لیکن زیان نے نہیں چھوڑا۔۔

کیوں کیا ایسا

۔زیان نے ہانی کے لبوں سے خون صاف کرتے ہوئے پوچھا۔۔

ہانی جو اپنی سانس بحال کرنے میں مصروف تھی۔

زیان کے سوال پر حیران رہ گی۔۔

میں کیا کردیا اب

ہانی نے نا سمجھی سے پوچھا۔

جو تم نے کیا اس کی سزا تمھیں مل چکی ہے۔

اب میرے غصے کو مزید ہوا مت دو حنین زیان نے غصے سے کہا۔۔

ہانی بالکل خاموش رہی۔۔

جب تمھیں پتہ تھا

۔ابھی تم بے بی کیری نہیں کرسکتی تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں مجھے بتاو۔

زیان نے غصے سے پوچھا۔۔

ہانی بالکل خاموش رہی۔

میں نے جب پوچھا تھا کہ کچھ کھایا میڈیسن کھای تم نے جھوٹ بولا۔

ابھی ڈاکٹر نے مجھے سب بتادیا۔۔

ہانی تمہں شرم نہ آی ایسا کرتے ہوے

تم سے بڑھ کر مجھے کچھ نہیں چاہے۔

اگر اولاد نہ ہوتی مجھے کوی دکھ نہ تھا۔

یہ تو اللہ کی نعمت ہے جیسے چاہے وہ دے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Poetry|Interviews

تمہاری زندگی سے بڑھ کر مجھے کچھ نہیں

تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں مجھے روکا کیوں نہیں یہ سب تمہارے لیے ٹھیک نہیں ہے تم کمزور تھی۔۔

کیوں ہانی کیا میں تمہارے لیے اتنا غیر اہم ہو گیا جیسے بتانا ضروری نہ سمجھا۔۔

ڈاکٹر سے کہا میں نے وہ تمہں بچاے میں نے اپنی اولاد کی بھی فکر نہ کی۔۔

رو رو کر اللہ سے دعا کی اور ایک تم ہو تمہں میرا احساس ہی نہیں

جب میں سوچتا ہو میرے رونگھٹے کھڑے ہو جاتے ہے۔

زیان نے روتے ہوے کہا

۔اس کی انکھوں میں آنسو دیکھ کر ہانی فورًا زیان کے گلے لگی۔

مجھے معاف کر دے زیان

مجھے معلوم تھا آپ کو بچے کتنے پسند ہے آپ کے لیے میں کچھ بھی کر سکتی ہو

زیان آپ کی خوشی کے لیے میں نے سب براداشت کیا۔

جب آپ نے مجھے بچانے کے لیے ڈاکٹر کو کہا میں ہوش میں تھی تب اور میں نے ڈاکٹر

کو کہا تھا میرے بچے کو بچاے

۔ہانی نے روتے ہوے بتایا۔۔

زیان ہانی کی بات سن کر دنگ رہ گیا۔۔

مجھے ڈاکٹر بتا چکی ہے سب ہی ہانی

مجھے افسوس ہو رہا میں ہی شاید اچھے سے خیال نہ رکھ سکا

تم نے ایک دفعہ بھی میرا نہیں سوچا ہانی

یہ تو اللہ کی مہربانی جو تم دونوں بچ گی

۔اگر تمہں کچھ ہو جاتا میرا کیا ہوتا۔

تم نے نہیں سوچا

۔زیان نے افسوس سے پوچھا۔۔

مجھے معاف کر دے ہانی نے روتے ہوے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|

مجھے اپ کا بہت احساس ہے زیان

چلو بس کر و جو ہونا تھا ہو گیا

۔ہم دونوں نے بہت دکھ برداشت کیے۔

اب ہماری زندگی میں خوشیاں ہی خوشیاں ہو گی

۔اب تم دھیان سے سن لو تم سے بڑھ کر کچھ نہیں۔

ایک ہی بیٹی کافی ہے ہمارے لیے۔

اس نے ہم دونوں مکمل کر دیا۔

زیان نے اپنی بیٹی کے ماتھے کو چومتے ہوئے کہا۔۔

کتنی پیاری ہے بالکل آپ جیسی ہے

ہانی نے مسکرا کر کہا۔۔

شکریہ ہانی مجھے آج مکمل کر دیا۔۔

زیان نے ہانی کا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔

شکریہ آپ کا جس نے مجھ جیسی لڑکی کو جینا سکھایا۔ہانی نے زیان کے سینے پر سر رکھتے

ہوئے کہا۔۔

نام تو رکھ لے

۔اب اس کا ہانی نے بچی پکڑتے ہوئے کہا۔

زینہ شاہ زیان شاہ کی بیٹی۔۔

زیان نے مسکرا کر نام رکھا۔

ہانی کو نام پسند آیا۔۔

دونوں نے یہی نام سوچا تھا۔

ہانی زیان کے سینے پر سر رکھ کر آنکھیں موندلی۔۔

آج ہانی زیان مکمل ہو گے تھے

۔اور دونوں ہی بہت خوش تھے

--

"7سال بعد۔۔۔

پنک روز۔پنک روز۔پنک روز۔

ہارون مسلسل روحا کو آواز لگا رہا تھا۔۔

جی اب آپ کو کیا ہوا۔۔

روحانے پریشانی سے پوچھا۔۔

روحا کی پریشانی دیکھ کر ہارون اپنی بات بھول گیا تھا۔۔

کیوں پریشان ہو میری جان کیا ہوا ہے۔۔

ہارون نے روحا کی کمر میں ہاتھ ڈالتے پوچھا۔۔

یہ آپ کی بیٹی کافی ہے مجھے تنگ کرنے کے لیے۔

ہارون اس نے پریشان کر کے رکھ دیا مجھے۔۔

روحانے ہارون کے ہاتھ کمر سے ہٹاتے ہوئے بیڈ پر جا کر بیٹھتے ہوئے تھکے ہوئے انداز سے کہا۔۔

اب کیا کر دیا میری جنت نے

۔ہارون نے دوبارہ روحا کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے پوچھا۔۔

روحان روحاب دونوں کو میں نے تیار کر دیا مجال ہے مجھے تنگ کیا ہو دونوں نے تیار ہونے میں

اور ایک یہ جنت ہے جو مجھے مکمل پاگل کر چکی ہے۔ابھی تک تیار نہیں ہوئی

۔۔روحا نے غصے سے کہا۔۔

ہارو نننن

۔۔میں آپ سے بات کر رہی ہو

۔ہارون مسلسل روحا کو غصہ میں دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔

جب روحا نے غصہ کرتے اسے متوجہ کیا۔۔

یار بس کر دیا کرو

ہر وقت اس کے پیچھے پڑی رہتی ہو۔ہارون نے تحمل سے کہا۔۔

اچھا میں کیا سوچ رہا تھا۔

آج تم بہت پیاری لگ رہی ہو کیوں نہ ہم آج گھر ہی رہ لے میں تمھیں بتاؤ گا تم کتنی

خوبصورت ہو

۔ہارون نے بہکے ہوئے انداز سے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شرم کرلے ہارون کچھ تین بچوں کے باپ بن گے لیکن ابھی بھی بے شرم ہے آپ

۔روحاہارون کی بات کا مطلب سمجھ کر سرخ چہرہ لے بولی۔۔

ہاہاہاہہاہااپنک روز پہلے بھی کہا تھا مجھے شرم نہیں آتی۔ہارون نے روحا کے لبوں پر جھکتے ہوے کہا

۔جب اچانک جنت نے آواز دی۔

باباآپ اگے۔

نوسالہ جنت کندھے سے نیچے جاتے کالے گہرے بال انکھوں پر چشما لگاے کالی گہری انکھوں میں شرارت لے بھاگی ہوی ہارون کے پاس آی اوراس کے گلے لگ گی۔۔

کیسی ہے باباکی جان

ہارون نے جنت کو پیار کرتے ہوے پوچھا۔

میں ٹھیک باباآپ کیسے ہے

۔جنت نے سمجھداری سے پوچھا۔۔

آپ کے بابا بھی ٹھیک ہارون نے جنت کا چشما اتارتے ہوے کہا۔۔

چلو شروع ہو گیا دونوں باپ بیٹی کا پیار میرے لیے روحان اور روحاب ہی اچھے ہے ان کے پاس جا رہی میں روحا نے روٹھے پن سے کہا۔

جنت بیٹا جاو دیکھو

تمہارے بھای بہن کیا کر رہے ہے۔

ہارون نے جلدی سے جنت کو کمرے سے بھیجا۔

جی بابا۔

۔جنت کہتی بھاگ گی تھی۔۔

پنک روز میری جان کہاں جا رہی ہو

۔ہارون بے جلدی سے روحا کو اپنے حصار میں لیتے پوچھا جو خود بھی کمرے سے جا رہی تھی۔۔

روحان اور روحاب کو دیکھنے جا رہی تھی۔۔

روحانے روٹھے پن سے کہا۔۔

یار کتنی دفعہ کہاہے روحان سے دور رہا کرو مجھے جلیسی ہوتی ہے روحان سے جب تم اس سے پیار کرتی ہو۔

ہارون نے روحا کے گال چومتے ہوے کہا۔

ہارون بیٹاہے وہ ہم دونوں کا روحانے حیرت سے منہ کھولے کہا۔۔

تبھی چھوڑ دیتا ہو میں وہ ہمارا بیٹا ہے۔

ورنہ میں اسے تم سے دور ہاسٹل چھوڑ آتا۔

۔تم صرف میری ہو پنک روز میری عاشقی بس۔

۔تمہارے آس پاس صرف مجھے ہونا چاہے نہ کہ روحان کو۔

ہارون نے جنونی انداز سے کہا۔

ہارون بس کر دے بچے ہے ہمارے اور آپ

۔روحانے صدمے سے بولی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہارون پھر بہکے ہوئے انداز سے جھک رہا تھا جب روحا نے رک دیا۔۔

ہارون کبھی جو آپ کا رومینس کم ہو جایا کرے میں آپ کے سامنے آتی ہی نہیں

نہ آوگی نہ ہی آپ کو رومینس کا دورہ پڑے گا۔۔

روحا گھبرای شرمای کہتی کمرے سے بھاگ گی۔۔

ہاہاہاہاہا۔

آج بھی میری پنک روز شرماتی ہے مجھ سے ہائے میری معصوم سی پنک روز تمہارے بنا میں کچھ نہیں ہو۔

ہارون نے ہستے ہوئے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے بیڈ پر گرتے ہوئے کہا۔۔

روحا 7 سالہ روحان روحاب کو دیکھنے چلی گی تھی جو کھلینے میں مصروف تھے۔۔

)زینہ کی پیدائش سے ایک ماہ بعد روحا نے روحان اور روحاب کو جنم دیا۔۔

روحان روحاب سے 5 منٹ بڑا تھا

۔دونوں ہی بہت خوبصورت تھے۔روحان بالکل روحا جیسا تھا ڈارک براؤن آنکھیں

ڈارک براؤن بال روحاب بھی بالکل روحان جیسی تھی

۔وہ دونوں سنجیدہ طبیعت کے مالک تھے۔

روحاہارون اپنی زندگی میں اپنے بچوں کے ساتھ بے حد خوش تھے۔۔.)

عمارہ تیار کر دیا بچوں کو

اسامہ نے کمرے میں اتے ہوے پوچھا۔

جی کر دیا ہے۔

تحمل سے جواب دیا۔۔

ویسے عمارہ امار بالکل زیان کی کاربن کاپی ہے یار اس کی طرح سنجیدہ ہی رہتا ہے

۔مسکراتا بھی نہیں ہے۔

ابھی صرف چھ سال کا ہے

اور میں حیران ہوا اس کا سنجیدہ پن دیکھ کر۔

کسی 60 سال کے بابے جیسا ہے۔

اسامہ نے پریشان ہوتے کہا۔۔

امار زیادہ زیان بھای کے پاس رہ ہے اس لیے۔

عمارہ نے محبت سے زیان کا ذکر کیا۔۔

تبھی یہ ایسا ہے کتنی دفعہ کہتا تھا اس سنجیدہ انسان کو دیکھ کر مجھے دورے پڑتے ہے سنجیدہ ہونے کے

ہاے اب میرا بیٹا ایسا ہو گیا۔۔

اسامہ نے پریشانی سے کہا۔۔

زیان لالہ بہت اچھے ہے ہر وقت نہ پیچھے پڑ جایا کرے میرے لالہ کے عمارہ نے روٹھے پن سے کہا۔

ارے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس سے پہلے اسامہ کچھ کہتا جب کمرے میں چھ سالہ اریج نے آتے پکارہ۔

ارے میری بیٹی کتنی پیاری لگ رہی ہے۔

سامہ نے مسکراتے ہوے اریج کو پیار کرتے کہا۔

اریج اسامہ کی بالکل کاربن کاپی تھی۔آنکھیں عمارہ جیسی تھی گرے

ہم کب جارہے ہے مجھ سے ویٹ نہیں ہوتا۔

زینہ ویٹ کررہی ہوگی

۔اریج نے بے تابی سے کہا۔

لوپڑ گیااسے دورہ زینہ کے پاس جانے کا۔۔

8سالہ آذان نے کمرے میں داخل ہوتے کہا۔۔

آذان بالکل عمارہ جیساتھا گرے آنکھوں پر عادیتں اسامہ پر چلی گی تھی۔۔

اس کی طرح ہنسی مذاق کرنے میں مصروف رہنااس کامشغلا تھا۔۔۔

عمارہ نے دوجڑواں بچوں جنم دیا۔امار اوراریج۔اریج امار سے بڑی تھی۔

امار بالکل زیان تھا کوی بھی دیکھ لیتا وہ امار کو زیان کا ہی بیٹا سمجھتا

امار کا زیادہ وقت زیان کے ساتھ ہی گزرتا تھا

زینہ گڑی میں نے کتنی بار کا اس چشمیش سے دور رہا کرو

امار نے زینہ نے ذکر پر غصے سے کہا

اف لالہ بس کر دیا کرے ہر وقت میری بیسٹ فرینڈ کے پیچھے نہ پڑ جایا کرے

ارتج نے نروٹھے پن سے کہا

چلو تینوں باہر ہم آتے ہے

اسامہ نے سنجیدگی سے کہا

اور تینوں چلے گے

بڑا اتنا شرارتی اور چھوٹے کو دورہ پر ارہتا خاموشی کا

اسامہ نے افسوس سے سوچا

اسامہ امارہ اپنے تینوں بچوں ساتھ بہت خوش تھے ان کی جان بستی تھی اپنے بچوں میں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

برہان اپنی ان دونوں نمونیوں کو پکڑ لے کتنی مشکل سے تیار کیا ہے اب مجھے ہونے

دے تیار۔

پری نے غصے سے کہا۔

اف یار پری جان تم غصہ مت کیا کرو تمہارے یہ لال ٹماٹر جیسے گال دیکھ کر میں بے قابو

ہو جاتا ہوں۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

برہان نے پری کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہا۔۔

کچھ شرم کر لے تین بچوں کے باپ بن گے ہے۔

پری نے برہان کو شرم دالانی چاہی۔۔

ابھی سات اور رہتے ہے۔

برہان نے بے شرمی سے کہا۔۔

بس کر دے بے شرمی میں تو کورس کیا ہے آپ نے۔

پری نے غصے سے کہااور تیار ہونے چلی تھی۔۔

بابا کی جان مت تنگ کیا کرو ماما کو۔

برہان نے 8 سالہ پلوشہ اور 5 سالہ دانین کو پیار کرتے ہوئے کہا۔۔

پلوشہ بالکل روحا جیسی تھی

۔معصوم ڈری سمی سی

۔لیکن دانین بالکل ہانی جیسی تھی

۔شرارتی ہنسی مذاق کرنے والی۔

8 سالہ بلاج بھی بالکل ہانی جیسا شرارتی اور باتونی تھا

جلدی چلتے ہے زینہ ویٹ کر رہی ہو گی دانین اور بلاج نے ایک ساتھ کہا

برہان ان کی بات کا جواب دیے بنا خود تیار ہونے چلا گیا

پری برہان اپنی مکمل زندگی یں بہت خوش تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابر آپ تیار ہو جاے تب تک میں بچوں کو تیار کر دو۔

علیزے نے کام میں مصروف ہوتے کہا۔

یارا ابھی پرسوں آیا ہو میں

اور آج ہانی کے گھر جاکر تم آج رات خراب کر رہی ہو

۔تمھیں پتہ ہے نہ میں نے پھر پرسوں چلے جانا ہے۔

بابر نے علیزے کو اپنے حصار میں لیتے ہوے کہا۔

پیچھے ہو جاے بابر بچوں کو تیار کرنا ہے پہلے ہی لیٹ ہو گے۔

ہانی نے سب کے لیے پارٹی ارینج کی ہے۔

چلے تیار ہو جاے

۔علیزے نے بابر سے اپنا آپ چھڑواتے ہوے کہا۔

یہ سبحان کہاں ہے

۔بابر نے سبحان کو تلاش کرتے پوچھا۔۔

ادھر ہی ہو گا

۔۔علیزے نے حجاب کو تیار کرتے ہوے کہا۔

5 سالہ سبحان بابر کی فوجی کیپ پہن کر کھڑا تھا۔

میرا بیٹا کتنا پیارا لگ رہا ہے۔

بابر نے پیار کرتے ہوے کہا۔۔

اس کو ابھی سے شوق ہو گیا آرمی میں جانے کا

لیکن میں اسے آرمی نہیں جانے دو گی

۔میں نہیں چاہتی جو سب میں نے برداشت کیا وہ اگے اس کی بیوی برداشت کرے

۔میں ہر گزا اپنے بیٹے کو آرمی میں جانے نہیں دو گی۔علیزے نے دکھی ہوتے کہا

۔اور چلی گی۔

آپ بے فکر رہو سبحان بابا ہے نہ

وہ ماما کو سمجھا دے گے

۔بابر نے سبحان کو پیار کرتے ہوے کہا۔

سبحان بالکل علیزے جیسا تھا

لیکن سوچ اس کی ابھی سے سمجھداروں جیسی تھی

آخر فوجی کا بیٹا جو ہوا😁

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اومیری چھوٹی چشمش کتنی پیاری لگ رہی ہے۔

زیان نے 7 سالہ زینہ کو پیار کرتے ہوے کہا۔

کندھے سے کافی نیچھے جاتے کالے بال زیان جیسی انکھیں اور آنکھوں پر لگا چشما

زینہ بالکل زیان جیسی تھی

لیکن حیرکیتں بالکل ہانی جیسی شرارتی تھی۔۔

ماما کہاں ہے آپ کی زیان نے زینہ سے پوچھا۔

ماما تیار ہو رہی ہے

۔چلو اب نیچے جاو

دیکھو پھوپھو آ گی ہے۔

اذان امار ار تیج کے پاس جاو۔

زیان نے مسکراتے ہوے کہا۔۔

سچی بابا ار تیج آ گی میں ابھی جاتی ہو

لیکن وہ سنجیدہ انسان کیوں آیا مجھے ذرا پسند نہیں ہے۔

زینہ نے اپنی چھوٹی سے ناک چڑاتے ہوے کہا۔

ایسا نہیں کہتے بھای ہے وہ آپ ک

ا۔ہر گز نہیں وہ میرا بھای نہیں

جسے بات کرنے کا پتہ نہ ہو۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|B

اذان بھای میرے بھای ہے کتنے اچھے سے بات کرتے ہے

میں جارہی اس کے پاس

زینہ خوشی سے چلی گی۔

بالکل ماں جیسی ہے جو دل میں ہوتا صاف کہہ دیتی ہے یہ بھی نہیں سوچتی سامنے والے کے دل پر کیسی گزرتی ہے۔زیان نے افسوس سے سوچا۔

میری چشمیش تیار ہے

زیان نے ہانی کو اپنے حصار میں لیتے پوچھا

جی بالکل تحمل سے جواب دیا گیا

آج بھی پہلے سے زیادہ خوبصورت لگ رہی ہو

زیان نے ہانی کے بالوں کو چھوتے ہوے کہا

تھینک یو

ہانی نے خوشی سے جواب دیا

ویسے زیان سب کے کتنے بچے ہو گے

ہماری بس ایک ہی۔

ہانی نے افسودگی سے کہا

ہماری ایک ہی ہماری پوری دنیا ہے

زیان نے مسکراتے ہوے کہا

ڈاکٹر نے کہا تو تھا میں اب بالکل ٹھیک ہو

پھر بھی اپ نے میری نہ سنی

زیان ایک بیٹا ہی ہو جاتا کم سے کم بیٹی کے جانے کے بعد دونوں کو کسی کا اسراہ تو ہوتا

ہانی نے دکھی ہوتے کہا

میرے لیے تم سے بھر کر کچھ نہیں تم ٹھیک یہ کافی ہے تم میرے سامنے ہو میں روز

رب کا شکر ادا کرتا ہو

دوبارہ رسک نہیں لے سکتا میں

اور ہماری بیٹی کہیں نہیں جاے گی

اور ہمارہ بیٹاامارہے نہ بس تم کچھ نہ سوچو

زیان نے سنجید گی سے کہا

امار ہمارا ہی بیٹا مجھے بہت عزیز ہے وہ ہانی نے خوشی سے کہا

زیان اپ کی محبت آج تک بھی کم نہیں ہوی

ہانی نے مسکراتے ہوے پوچھا

یہ تو کبھی کم نہیں ہو گی بلکہ بڑھتی جاے گی جس کے پاس تم جیسی بیوی ہو گی اس کی محبت کم نہیں ہو گی

زیان نے مسکرا کر کہا

زیان ہانی اپنی چھوٹی سی دنیا میں بے حد خوش تھے

سب ہی آ چکے تھے۔

اپنے بچوں کے ساتھ پانچوں کپل بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔

ان کی زندگی مکمل ہو چکی تھی۔۔

اپنے بچوں کے ساتھ مکمل خوش تھے

لیکن ان سات سالوں میں ان کی محبت کم نہیں ہوی بلکہ بڑھتی چلی گی۔۔

وہ سب ایک دوسرے سے عاشقی کرتے تھے۔

ان کا ایک دوسرے کے بغیر کوی وجود نہ تھا۔

😘😘😘💕💕💕"----

ہم تیرے بن اب رہ نہیں سکتے تیرے بنا کیا وجود میرا

تجھ سے جدا اگر ہم ہو جاے گے تو خود سے ہی ہو جاے گے جدا۔

کیونکہ تم ہی ہو

اب تم ہی ہو

زندگی اب تم ہی ہو۔

چین بھی میرا درد بھی

میری عاشقی اب تم ہی ہو۔

تیرے لیے ہی جیا میں خود کو یوں دے دیا۔

تیری وفا نے مجھ کو سنبھالا

سارے غموں کو دل سے نکالا

۔تیرا ساتھ ہے میرا نصیب جوڑا

مجھ میں ادھورہ میں رہ گیا۔۔

تم ہی ہو اب تم ہی زندگی اب تم ہی ہو۔

چین میرا میرا درد بھی

میری عاشقی اب تم ہی ہو۔۔۔😘😘😘😘🙈🙈🙈💞💞💞..)

دانین جنت آپو پلوشہ آپو آپ کتنی پیاری لگ رہی ہے روحاب تم تو پری لگ رہی بالکل آنی جیسی

حجاب آپ بھی کیُوٹ لگ رہی اریج کے سوا سب پیارے لگ رہے

زینہ نے خوشی سے کہا

تم بھی بہت پیاری لگ رہی ہو پرنسیس

ان س نے خوشی سے کہا

یار زینی تم جلتی ہو مجھ سے تبھی ایسی بکواس کرتی ہو اریج نے مسکراتے ہوے کہا

زینی نے دن اتنے برے نہیں جو چڑیلوں سے جل جاے

تحمل سے جواب دیا گیا

چلو شروع ہو گیا ڈرامہ ان کا دانین نے افسوس سے کہا

زینہ اریج ایسے ہی لڑتی تھی لیکن ان دونوں کا ایک دوسرے کے بغیر ہر گز گزارا نہ تھا

وہ ڈرامہ شروع ہو گیا زینی اور ارو کا

اذان نے قہقہ لگاتے ہوے کہا

یار زینی کتنی کیوٹ لگ رہی

بلاج نے خوش ہوتے کہا

کبھی تو شرم کر لیا کرو بلاج

امار نے شرم دلانی چاہی

تمہں کتنی بار کہا سب کو بھای کہا کرو سمجھ نہیں اتی کیا

زینہ نے امار کو غصے سے کہا

زینہ کی آواز پر امار حیران ہو گیا اچانک کہا سے اگی

بھای ہو گے یہ سب تمہارے میرے نہیں میں سگے کو بھی بہیں نہیں کہتا مجھے کہنا پسند نہیں

تحمل سے جواب دیا گیا

لڑو اب دونوں ہم چلتے ہے سبحان نے افسوس سے کہا

چلو روحاب چلتے ہے اذان نے مسکراتے ہوے کہا

اور روحاب کو ساتھ لے گیا

زینہ اور امار لڑنے میں مصروف ہو گے

یہ دونوں نہیں سدھرے گے ہانی زیان نے افسوس سے سوچا

ختم شدہ

یہ ہمارا پہلا ناول تھا

۔یقین کرے ہمیں امید نہیں تھی ناول اتنا اچھا جاے گا😂😂دونوں بہنوں نے مل کر

ناول لکھنا شروع کیا

۔ہاہاہہاہہاہاہاہا

جب بھی ہمیں کوی سین یاد آتا ہم لکھ لیتی تھی

پہلے ملکل ایک کاپی ہر گز نہیں لکھا تھا😂😂😂

خیر سب نے پوچھا یہ ناول Real ہے کیا۔۔

جی یہ ناول بالکل Real تو نہیں ہے

۔لیکن اس میں بہت حد تک Reality تھی۔

سب پانچوں کپل کی جو کہانی ہے وہ ایک Reality ہی ہے

۔ہم نے اسے بہت اچھے سے بیان کر دیا

۔تھوڑا فنی تھوڑا رومانٹک تھوڑی حیقیت لکھی۔ Reality ko ہم نے ملکل اس طریقے سے ظاہر نہیں کیا جو حقیقت تھی

سب کردار میں ایک سبق تھا۔

آپ سمجھے یا نہیں

لیکن سب میں ایک سبق شامل کیا گیا تھا

۔۔جسے سمجھنے کی ضرورت تھی۔

"روحاہارون۔۔۔

روحاایسی لڑکی جس کے دماغ میں یہ ہی ڈر تھا کہ وہ منحوس ہے یہ ہمارا معاشرہ ہے کہ ہم جتنا بھی آگے بڑھ جاے پھر بھی وہی ہماری سوچ چھوٹی ہوتی ہے۔۔

ہارون چھ سال کا بچہ اسے جو بتایا گیا جو سمجھایا گیا وہی اس کے دماغ میں بیٹھ گیا۔۔

بچے کو کم عمری میں جو کہیے گے جو سناے گے وہ ویسا ہی کرتا جاے گا۔

روحاہارون دونوں ہی محبت کے بھوکے تھے

۔ہارون کو کبھی ملی ہی نہیں

اور روحا کے پاس تھی اپنی محبت لیکن اس کے دماغ میں ڈر بیٹھ گیا تھا وہ جس سے محبت کرے گی وہ دور چلا جاے گا۔۔

خیر دونوں نے ایک دوسرے سے مل کر ایک دوسرے کی محرومی کو دور کر دیا۔۔

ہارون جیسے شوہر قیسمت والوں کو ملتے ہے جو اپنی بیوی کو سمجھے اور اس کا مکمل خیال رکھے

۔اس کا ساتھ دے۔

روحا نے ہارون کو وہ ساری محبت دی جس کے لیے ہارون ساری زندگی ترسا رہا۔۔

پتہ نہیں کیوں ہم ایسے دقیانوسی الفاظ استعمال کرتے ہے سبز قدم بد بخت منحوس جیسے الفاظ یہ بولتے ہوے ہم بھول جاتے ہے کسی کے ذہین پر کیسا اثر پڑتا ہے۔۔

اللہ سب کو ہدایت دے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

،،حنین زیان۔۔۔

زیان ایک ایسا کردار جس نے اپنی آنکھوں کے سامنے وہ بے حیای دیکھی جو ایک نوجوان بھی دیکھتا تو اس کی روح کانپ جاتی

۔وہ تو پھر ایک بچہ تھا۔

اس کے ذہین پر برا اثر پڑا۔

اسے لوگوں کے ساتھ محبت کرنی چاہے ان کا ساتھ دینا چاہے

ناکہ اس سے دور جانا اور سمجھنے کی کوشش نہ کرنا۔۔

بہت سے لوگ ایسے ہے جو واقعی سنجیدہ ہوتے ہے جن کی سوچ مختلف ہوتی ہے ایسے

لوگوں کو پلیز سمجھنے کی کوشیش کیا کرے

ہانی ایسا کردار جس نے لاڈ پیار دیکھا

دکھ تکلیف کیا ہے اسے پتہ بھی نہ تھا

ایسے لوگوں کو برائ تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ہانی زیان نے ایک دوسرے کو سمجھا نہیں

وقت لگا انھں سمجھنے کے لیے۔

دونوں کو انتظار تھا پہل کون کرے گا۔۔

ایسا ضرور ہوتا ہے اب خود پہل نہیں کرتے دوسرے کا انتظار کرتے ہے ایسے دوسرا اہم

سے دور چلا جاتا ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خیر ہانی زیان نے دونوں نے ایک دوسرے کو اچھے سے سمجھا۔

حلانکہ حقیقت میں سمجھنے والے بہت کم ہوتے ہے اگر پہل نہ کی جاے تو ایک

دوسرے سے خود ہی دور ہو جاتے ہے

افسوس

یہ بھی کردار ایک حقیقت ہے

""پریسہ برہان

سارا قصور ہماری سوچ کا ہوتا ہے

ہمارے معاشرے میں یہ کہتے ہے لڑکا چاہے چالیس سال کا ہو چھوٹی لڑکی سے شادی

کر سکتا ہے

لیکن آگر لڑکی لڑکے سے دو سال بھی بڑی ہو تو مسلہ بن جاتا ہے۔

اس معاشرے کی باتیں شروع ہو جاتی ہے لوگوں کی بکواس سنے سے اچھا خود فصیلہ کرو

۔

برہان پری نے خود فصیلہ کیا

پہلے برہان بھی معاشرے کی وجہ سے آگے بڑھ نہ سکا اور پری معاشرے کی وجہ سے محبت چھپاتی رہی

لیکن دونوں نے ایک دوسرے کی زندگی کو مکمل کر دیا ایک دوسرے کی زندگی میں خوش رہے

یہ بھی حقیقت ہے ایسا ہوتا ہی ہے ہمارے معاشرے میں

"عمارہ۔اسامہ

عمارہ اسامہ نے ایک دوسرے سے محبت کی اور ایک دوسرے کو بتائے بنا ہی الگ ہو گئے

۔انہوں نے لوگوں کے آگے جھکنے سے بہتر اللہ کے سامنے جھکنا بہتر سمجھا۔۔

عمارہ نے اپنے اللہ سے دعا کی اور بنا کوی دکھ تکلیف کے دونوں کو آسانی سے محبت مل گی

--

وجہ انہوں نے اللہ سے مانگا تھا دوسروں سے نہیں۔دوسروں کے سامنے رونے کی

بجاے وہ اپنے اللہ کے سامنے روے اور ہمارا رب بہت مہربان ہے جو اس کے ساتھ

دل لگی کرتا ہے ہمارا رب اپنے بندے کو کبھی مایوس نہیں کرتا۔

بہتر یہ ہی کہ اپنے رب کے سامنے رو لو وہی سنے گا انسان تو مذاق بناے گے

iTs reality

""بابر علیزے۔

یہ دونوں کردار سب سے الگ تھے۔

ان دونوں کو لکھتے وقت سچی سمجھ نہیں اتا تھا کیا لکھو

ایک فوجی کے بارے میں لکھنا بہت مشکل ہے

ایک فوجی کے ساتھ اس کے گھر والوں کو بھی کمپرومائس کرنا پڑتا ہے

My crush i love pak army salut h sb foujio فوجی

ko

ALLAH SB ko apny hifzo iman my rhky

ameen

علیزے ڈرپوک دل کی کمروز لڑکی

بابر ایک فوجی

بابر نے اپنے وطن کے فرائض کو آگے رکھا۔۔

بیوی بچوں کو بعد میں پہلے وطن کی حفاظت کرنا ضروری سمجھا۔

بابر جیسے بہت سے لوگ اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ کر پہلے اپنے وطن کا سوچتے ہے۔

کچھ ایسی بیویاں بابر جسے شوہر سے جان چھڑوا لیتی ہے کہ ہمارا شوہر ہمیں ٹائم نہیں دیتا

یا ہم یہ سب برداشت نہیں کر سکتی

لیکن علیزے جیسی ڈرپوک لڑکی نے بابر کا ساتھ دے کر خود کو مضبوط بنایا۔

بابر نے اپنی بیوی کے حق بھی پورے کیے اور اپنے وطن کے بھی۔

ختم------------------------------

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہر بیوی شوہر کو نہی سمجھ سکتی اور ہر شوہر بیوی کو

یہ ایسا رشتہ ہے جو دونوں طرف سے کوشش کی جاۓ پھر ہی اچھے سے نبھایا جاتا ہے

صرف ایک کی کوشش سے کچھ نہیں ہو سکتا--------

****

❤ ختم شدہ ❤

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین